بڑھتی ہوئی فحاشی کی روک تھام کے لئے اہم قدم
بدکاری
سے متعلق
شرعی مسائل
مصنف
ابو احمد محمد انس رضا قادری
تخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیۃ
ایم اے اسلامیات، ایم اے پنجابی
ایم اے اردو
مکتبہ فیضانِ شریعت
داتا دربار مارکیٹ لاہور
0334-3298312

بدکاری

کے متعلق

شرعی مسائل

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

زنا کے عذابات ونقصانات، زانیہ سے نکاح، سالی، ساس، وغیرہ سے زنا پر شرعی حکم ماں، بہن، بیوی زنا کرے تو؟ لواطت، بیوی کی پیٹھ، جانوروں، مردہ سے بدفعلی، Oral Sex پر شرعی حکم، کافر و کافرہ سے زنا کا حکم، عورت کا عورت کے ساتھ Sex کرنا، بچہ یا چھوٹی بچی سے زنا کرنا، زنا کے ثبوت سے متعلق نظریات اور DNA ٹیسٹ کا شرعی تجزیہ، زنا کے اسباب، زنا کی روک تھام کے اقدام

مصنف

ابو احمد محمد انس رضا قادری

تخصُص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃُ العالمیۃ

ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے پنجابی، ایم۔اے اردو

ناشر

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب۔۔۔۔۔۔۔بدکاری کے متعلق شرعی مسائل

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔ابواحمد محمد انس رضا قادری بن محمد منیر

ناشر۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مکتبہ فیضان شریعت، داتا دربار مارکیٹ، لاہور

پروف ریڈنگ ونظر ثانی۔ مولانا محمد سعید قادری

مولانا محمد اظہر عطاری المدنی

قیمت۔۔۔۔۔۔۔۔۔240

اشاعتِ اول۔۔۔۔۔۔۔ربیع الاول 1435ھ، جنوری 2014ء

ناشر

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

0334-3298312

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ فیضان مدینہ، فیصل آباد
☆ مکتبہ اعلیٰ حضرت دربار مارکیٹ، لاہور
☆ کرمانوالہ بک شاپ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور ☆ نظامیہ کتاب گھر، اردو بازار، لاہور
☆ مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ شبیر برادرز، اردو بازار لاہور
☆ مکتبہ شمس وقمر، بھاٹی چوک، لاہور
☆ فرید بک سٹال، اردو بازار، لاہور
☆ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ رضا ورائٹی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ کتب خانہ امام احمد رضا خان، داتا دربار، لاہور
☆ مکتبہ علامہ فضل حق، داتا دربار مارکیٹ
☆ والضحی پبلی کیشنز، داتا دربار، مارکیٹ، لاہور
☆ مکتبہ قادری اینڈ ورائٹی ہاؤس
☆ مکتبہ لاثانی اینڈ سی ڈی سنٹر داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ منہاج کتب خانہ اینڈ سی ڈی سنٹر، لاہور
☆ میلاد پبلیشرز، داتا دربار لاہور
☆ دار العلم داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ دار النور، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
☆ نوریہ رضویہ، گنج بخش روڈ، لاہور،
☆ المعارف کتب خانہ، داتا دربار مارکیٹ
☆ مکتبہ جامعہ نعیمیہ، گڑھی شاہو، لاہور
☆ مکتبہ فیضان رضا، سرگودھا
☆ نعیمیہ بک سٹال، مکہ سنٹر، اردو بازار لاہور
☆ قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ، لاہور
☆ مکتبہ جمال کرم، دربار مارکیٹ، لاہور

فہرس

انتساب

پاکدامن، شرم وحیا کی پیکر ہستیوں حضرت عثمان غنی اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نام۔ وہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن سے فرشتے بھی حیا کرتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا"ألا أستحی من رجل تستحی منه الملائكة" ترجمہ: میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، جلد 4، صفحہ 1866، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

وہ شہزادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کی پاکدامنی کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"إن فاطمة حصنت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النار" ترجمہ: بیشک فاطمہ نے پاکدامنی اختیار کی تو اللہ عزوجل نے اس پر اور اس کی اولاد پر آگ کو حرام کردیا۔

(المعجم الکبیر، ومن مناقب فاطمة رضی اللہ عنہا، جلد22، صفحہ406، مکتبۃ ابن تیمیة، القاہرۃ)

پیش لفظ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ عزوجل نے انسان کو اشرف المخلوقات اور اچھی صورت پر پیدا فرمایا۔ انسان کی ہیئت کو خوبصورت بنایا، اسے اپنے ہاتھ سے کھانے کی قوت بخشی، عقل سلیم عطا فرمائی، اچھے برے کی تمیز سکھائی۔ اللہ عزوجل نے اپنی مخلوقات میں مختلف خصوصیات رکھی ہیں فرشتوں میں نورانیت رکھی، جانوروں، چرند پرند میں خوبصورتی، بہادری، وفاداری وغیرہ عطا فرمائی اور ان تمام مخلوقات کے خصائص کو انسان میں اکٹھا کر دیا اور اسے عقل سلیم عطا فرما کر مخلوق پر شرف بخشا۔ اگر انسان ان خواص کو بروئے کار لائے تو زمین پر چلتا پھرتا فرشتہ ہے اور اگر نفس کے ہاتھوں عاجز آجائے اور اچھے برے کی تمیز بھول جائے تو جانوروں سے بھی بدتر ہے کہ جانور بھی فطرتی طور پر نفع ونقصان کی تمیز رکھتے ہیں۔ جانوروں کا مقصد کھا پی کر، اپنی شہوت نکال کر، آخرت کے خوف سے بے خبر ہو کر زندگی گزارنا ہے۔ اگر انسان بھی ایسا ہو جائے کہ کھانا پینا اور بدفعلی کے ذریعے اپنی شہوانی خواہشات پوری کرنا اپنا مقصد بنالے تو یہ انسانی فطرت سے پھرنا اور جانوروں سے بھی بدتر ہونا ہے۔

انسانی فطرت حیا کو پسند کرتی ہے

انسانی فطرت شرم وحیا کو پسند کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت آدم علیہ

السلام اور حضرت حوا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جنتی لباس واپس لیا گیا تو انہوں نے فوراً جنتی پتوں سے اپنے جسم مبارک کو ڈھانپ لیا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں یوں ہے ﴿فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ﴾

ترجمہ کنز الایمان: پھر جب انہوں نے وہ پیڑ چکھا ان پر اُن کی شرم کی چیزیں کھل گئیں اور اپنے بدن پر جنت کے پتے چپٹانے لگے۔ (سورۃ الاعراف، سورۃ 7، آیت 22)

جب انسان کا فقط اپنے ستر کو ظاہر کرنا ایک غیر فطری فعل ہے تو پھر بے حیائی خصوصاً زنا کرنا کیسے فطری طور پر درست ہوسکتا ہے؟

جانوروں میں زنا کی ناپسندیدگی

زنا کئی جانوروں میں بھی ناپسند کیا جاتا ہے۔ غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب میں شمس الدین ابو العون محمد بن احمد السفارینی الحنبلی (المتوفی 1188ھ) لکھتے ہیں "ويكفي في قبح الزنا أن الله سبحانه وتعالى مع كمال رحمته شرع فيه أفحش القتلات وأصعبها وأفضحها، وأمر أن يشهد عباده المؤمنون تعذيب فاعله. ومن قبحه أن الله فطر عليه بعض الحيوان البهيم الذي لا عقل له، كما ذكر البخاري في صحيحه عن عمرو بن ميمون الأودي قال: رأيت في الجاهلية قردا زنى بقردة، فاجتمع عليهما القرود فرجموهما حتى ماتا، وكنت فيمن رجمهما" ترجمہ: زنا کے قبیح ہونے میں صرف اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عزوجل نے کمال رحمت کے باوجود زنا کی سزا (ایک صورت میں) نہایت بُرے، مشکل اور رسوا کن طریقے سے قتل کرنا رکھی ہے اور حکم دیا کہ مؤمنین بندے اس سزا کے وقت موجود ہوں۔ زنا کی قباحت میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل نے بعض جانوروں کی طبیعت میں زنا کی

نفرت رکھی ہے جبکہ جانوروں میں عقل وگویائی نہیں ہے جیسا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے لکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں بندر کو بندریہ سے وطی کرتے ہوئے دیکھا، ان دونوں کے پاس کئی بندر جمع ہوئے اور انہوں نے ان دونوں کو رجم کیا یہاں تک کہ وہ دونوں مر گئے اور میں بھی ان کو رجم کرنے والوں میں سے تھا۔

(غذاء الألباب في شرح منظومة الآداب، جلد2، صفحه 441، مؤسسة قرطبة، مصر)

یہاں ذہن میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بندروں میں زنا کی کیا صورت ہوگی؟ کیا ان میں بھی نکاح ہوتا ہے؟ تو بظاہر اس کا جواب یہ سمجھ آتا ہے کہ بندر یا بندریہ پہلی مرتبہ جس سے صحبت کرلیں اب اس کے علاوہ کسی اور سے صحبت کرنا زنا ہوگا۔ ایک کتاب میں یہی صورت میں نے کبوتر کے متعلق پڑھی ہے کہ کبوتر جس کبوتری سے صحبت کرتا ہے، اب پسند نہیں کرتا کہ کوئی دوسرا اس کبوتری سے صحبت کرے اور کبوتری بھی پسند نہیں کرتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

نعمتیں اور اس کے فطری تقاضے

اللہ عزوجل کی عطا کردہ جملہ نعمتیں اور انہیں استعمال کرنے کے احکامات فطرت کے عین مطابق ہیں۔ بنظر غائر دیکھا جائے تو اللہ عزوجل کے احکامات انہی نعمتوں کے تقاضوں پر مشتمل ہیں، جس چیز کا جو تقاضا تھا اس سے متعلق ویسا ہی حکم جاری فرمادیا جیسے شرمگاہ اس بات کی مقتضی تھی کہ چھپائی جائے اور اس کی حفاظت کی جائے، تو چھپانے اور حفاظت کرنے کا حکم ہوا اور اس کی حاجت پوری کرنے کے لئے بیوی اور لونڈی کو خاص فرما کر بقیہ جگہ اس کا استعمال حرام ٹھہرادیا چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جوان دو (زوجہ اور باندی) کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (سورۃ المؤمنون، سورۃ 23، آیت 5تا7)

جسمانی اعضاء میں سے اول تخلیق شرمگاہ

اللہ عزوجل نے انسان کے جسمانی اعضاء میں سے سب سے پہلے شرمگاہ کو تخلیق فرمایا اور حکم دیا کہ اسے حق کی جگہ استعمال کیا جائے۔ ذم الھوی میں جمال الدین ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی 597ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "عن عبد الله بن عمرو قال أول ما خلق الله من الإنسان فرجه فقال هذه أمانتي عندك فلا تضعها إلا في حقها" ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے سب سے پہلے انسان کے جسم میں سے شرمگاہ کو پیدا فرمایا، تو اللہ عزوجل نے فرمایا یہ میری تیرے پاس امانت ہے، اسے اس کے حق کے سوا کسی اور جگہ استعمال نہ کرنا۔

(ذم الھوی، صفحہ 188)

شرمگاہ کی اول تخلیق میں یہ حکمت ہوسکتی ہے کہ یہ سببِ زندگی ہے۔ انسان نطفہ کے روپ میں باپ کی شرمگاہ سے نکلتا ہے اور پیدائش ماں سے ہوتی ہے۔ انسان میں شہوت اس وجہ سے رکھی کہ اس کے یہ نسل بڑھانے میں ضروری ہے کہ بغیر شہوت کے صحبت ممکن نہیں، اب اس شہوت کو حلال جگہ پر رکھنا اور حرام سے بچانا آسان کام نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت پر شہوت کے فتنوں کا خوف

فرمایاچنانچہ روضۃ المحبین میں محمد بن ابی بکر ابن قیم الجوزیۃ (المتوفی 751ھ) لکھتے ہیں''قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أنه قال:لا یؤمن أحدکم حتی یکون هواه تبعا لما جئت به وصح عنه أنه قال:أخوف ما أخاف علیکم شهوات الغی فی بطونکم وفروجکم ومضلات الهوی ''ترجمہ:تحقیق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا ہے جب تک وہ اپنی خواہشات کو اس کے تابع نہ کرلیں جو احکام میں لے کر آیا ہوں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز کا میں تم پر زیادہ خوف کرتا ہوں وہ تمہارے پیٹوں اور شرمگاہوں میں موجود شہوات اور خواہشات کی گمراہی ہے۔

(روضة المحبین ونزهة المشتاقین،صفحہ 477،دار الکتب العلمیة، بیروت)

شہوت اور شیطانی وار

شیطان جو انسان کا سب سے بڑا دشمن ہے اور اس نے قسم کھا کر کہا تھا﴿قَالَ رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَھُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّھُمْ اَجْمَعِیْنَ O اِلَّا عِبَادَکَ مِنْھُمُ الْمُخْلَصِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان:بولا اے رب میرے قسم اس کی کہ تو نے مجھے گمراہ کیا میں انہیں زمین میں بھلاوے دوں گا اور ضرور میں ان سب کو بے راہ کردوں گا مگر جو ان میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں۔ (سورۃ الحجر،سورۃ15،آیت39،40)

اس شیطان کا بہت مضبوط جال شرمگاہ ہے،جس کے سبب وہ شہوت کے ہاتھوں عاجز آئے ہوئے غلاموں کو پھانستا ہے اور راہِ راست سے بھٹکاتا ہے۔الترغیب والترھیب میں ہے''عن أبی موسی رضی اللہ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:إن إبلیس یبعث جنوده إلی المسلمین فقال:أیکم أضل رجلاً ألبسته

التاج، فإذا رجعوا قال لبعضهم ما صنعت؟ قال :ألقيت بينه وبين أخيه عداوةً، قال :ما صنعت شيئاً سوف يصالحه، ثم يقول للآخر :ما صنعت؟ قال :ما زلت به حتى طلق امرأته، قال :ما صنعت شيئاً سوف يتزوج أخرى، فقال للآخر :ما صنعت؟ قال :لم أزل به حتى شرب الخمر، قال :أنت أنت، ثم يقول للآخر :ما صنعت؟ فيقول :ما زلت به حتى زنى، قال :أنت أنت، ثم يقول للآخر :فأنت ما صنعت؟ قال :ما زلت به حتى قتل، فيقول :أنت أنت'' ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک شیطان اپنے شیطانی لشکر کو مسلمانوں کی طرف بھیجتا ہے اور کہتا ہے کہ جو تم میں سے زیادہ کسی شخص کو گمراہ کرے گا میں اسے تاج پہناؤں گا۔ جب یہ لشکر (لوگوں کو گمراہ کرکے) واپس آتا ہے تو شیطان ان میں سے بعض سے پوچھتا ہے تو نے کیا کیا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے دو بھائیوں میں عداوت ڈال دی۔ شیطان کہتا ہے تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا وہ بھائی دوبارہ عنقریب صلح کرلیں گے۔ پھر دوسرے سے پوچھتا ہے تم نے کیا کیا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے شوہر کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کے اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ شیطان کہتا ہے تم نے بھی کوئی بڑا کام نہیں کیا وہ شخص کسی دوسری عورت سے نکاح کرلے گا۔ مزید اور سے پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں شخص سے دور نہیں ہوا یہاں تک کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تم تم (یعنی تم نے بڑا کام کیا) پھر اور سے پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ شخص نے زنا کرلیا۔ شیطان اسے بھی کہتا ہے تم تم۔ پھر اور سے پوچھتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں نے قتل کروادیا شیطان اسے بھی کہتا ہے تم تم۔

(الترغیب والترہیب ،باب الزای ،باب الترہیب من الزنا، جلد2، صفحہ 237، دار الحدیث ،القاہرۃ)

اسی طرح کی ایک روایت الکبائر میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ) نقل کرتے ہیں "ثم یجیء الآخر فیقول لم أزل بفلان حتی زنی فیقول إبلیس نعم ما فعلت فیدنیه منه ویضع التاج علی رأسه" ترجمہ: پھر دوسرے کے پاس آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس نے زنا کرلیا۔ شیطان کہتا ہے یہ تونے بڑا کام کیا۔ تو اسے اپنے قریب کرتا ہے اور اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔

(الکبائر، صفحہ 50، دار الندوة الجدیدة، بیروت)

کہا جاتا ہے کہ قوم لوط میں لواطت کا موجد بھی شیطان تھا چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "رونق التفاسیر میں امام کلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول مروی ہے: سب سے پہلے قوم لوط کا کام جس نے کیا وہ ابلیس تھا۔ اللہ تعالیٰ کی اس پر لعنت ہو۔ وہ ایک خوبصورت ہجڑے کی شکل میں ان کے پاس گیا اور ان کو اپنے ساتھ بدکاری کی ترغیب دی۔ انہوں نے اس کے ساتھ بدکاری کی۔ اس کے بعد ہر مسافر کے بارے میں ان کی یہ عادت بن گئی۔"

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 182، مکتبہ اسلامیات، لاہور)

شیطان ہر شخص کو زنا پر لگانے کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے، پہلے عورتوں سے باتیں کرنے میں دل کو تسکین پہنچاتا ہے، پھر کسی عورت کی یاد کو دل میں تازہ رکھتا ہے اور اس کے خیالات میں دل و دماغ کو لگاتا ہے، پھر رفتہ رفتہ اس کے اتنا قریب کردیتا ہے کہ بندہ زنا کرلیتا ہے۔ اگر کوئی دینی ذہن کا ہو تو اس کے ساتھ بھی ایسا کھیل کھیلتا ہے کہ بندہ سمجھتا ہے کہ میں نیک کام کررہا ہوں جبکہ وہ بدکاری کی طرف جارہا ہوتا ہے جیسے کسی مظلوم عورت کا دکھ سننے کے بہانے اور اس کو شرعی مسائل بتانے کے بہانے قریب کرے گا، رفتہ رفتہ اس عورت کی مظلومیت اس شخص پر اتنی اثر انداز ہوتی ہے کہ خود اپنی جان پر ظلم کر بیٹھتا ہے۔ کبھی اسکے روحانی علاج کے بہانے اس فتنہ میں مبتلا کرے گا۔ الغرض شیطان

ایسے ایسے وار کرتا ہے کہ بڑے بڑے عاجز آجاتے ہیں۔میرے پاس ایک عامل کسی شرعی مسئلہ کے حوالے سے آیا اور اس نے خود اپنا واقعہ بتایا جس کا تعلق اس کے شرعی مسئلہ کے ساتھ تھا کہ وہ خود شادی شدہ تھا اور ایک امیر زمیندار شخص کی نوجوان بیٹی کا روحانی علاج کرنے گیا جس کے متعلق کہا جاتا تھا کہ اس پر جنات کے اثرات ہیں۔لڑکی کے گھر والوں کا پردے کے متعلق ذہن نہیں تھا یہی وجہ تھی کہ عامل اور لڑکی کو اکیلا چھوڑ دیتے تھے۔عامل نوجوان لڑکی کا علاج کرتے کرتے خود زنا کا مریض بن گیا۔جب لڑکی کے بھائی کو شک ہوا تو اس نے عامل سے کہا کہ اب ہماری بچی ٹھیک ہے، آپ آئندہ نہ آیا کریں۔عامل پر یہ سن کر پہاڑ ٹوٹ پڑا۔اب شیطان نے عامل اور لڑکی کے دماغ میں جو خیال ڈالا وہ یہ تھا کہ لڑکی نے کچھ دنوں بعد جان بوجھ کر یہ ظاہر کرنا شروع کر دیا کہ اس پر اثرات ہیں، پھر لڑکی نے کہا کہ مجھے خواب میں اشارہ ہوا کہ فلاں عامل کے پاس جاؤ۔فلاں عامل سے مراد وہی اس کا پرانا عامل نہیں تھا بلکہ کوئی اور تھا۔گھر والے اس اشارے کو روحانیت سمجھتے ہوئے اس عامل کے پاس لڑکی کو لے گئے۔جبکہ یہ اشارہ درحقیقت زنا کا کام جاری رکھنے کی پلاننگ تھی۔وہ اس طرح کہ زانی عامل نے لڑکی سے یہ سب کرنے کو کہا اور جس نئے عامل کا اشارہ تھا وہ اس زانی عامل کا دوست تھا۔یہ زانی اس کے پاس گیا اور اسے کہا کہ جب لڑکی والے تمہارے پاس علاج کرنے آئیں تو ان کا پتہ پوچھ کر میرے حوالے سے کہنا کہ آپ کے علاقے میں تو ایک بہت بڑا عامل رہتا ہے، آپ اسے چھوڑ کر میرے پاس کیا لینے آئے ہیں؟ یعنی اس عامل نے لڑکی کے گھر والوں کو بیوقوف بناتے ہوئے اسی زانی عامل کے جھوٹے فضائل بیان کر دیئے اور دوبارہ زنا پر لگا دیا۔پھر یہ زنا آہستہ آہستہ خطرناک صورت اختیار کر گیا۔

شیطان کے اس طرح کے مکر وفریب کا تذکرہ کرتے ہوئے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک راہب (عبادت گزار) تھا۔ شیطان ایک لڑکی پر حملہ آور ہوا اور اس کا گلا دبانے لگا اور اس کے گھر والوں کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اس لڑکی کا علاج اس راہب کے پاس ہے۔ وہ لوگ لڑکی کو لے کر راہب کے پاس آئے۔ راہب نے لڑکی کو اپنے پاس رکھنے سے انکار کر دیا۔ وہ اصرار کرتے رہے، آخر کار وہ رضامند ہو گیا۔ وہ چند روز اس کے پاس بغرض علاج رہی، تو شیطان راہب کے پاس آیا اور لڑکی کے ساتھ زنا پر اسے آمادہ کیا اور لگاتار اس کی شش میں رہا۔ آخر راہب نے لڑکی کے ساتھ زنا کر لیا اور لڑکی حاملہ ہو گئی۔ پھر شیطان نے راہب کے دل میں یہ بات ڈالی کہ لڑکی کے گھر والے آئیں گے تو تو ذلیل ہو گا، اس لئے لڑکی کو قتل کر دے۔ راہب نے اسے قتل کر دیا اور اسے دفن کر دیا۔ لڑکی کے گھر والے راہب کے پاس آئے اور لڑکی کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا وہ (طبعی موت) فوت ہو چکی ہے۔ انہوں نے اسے پکڑ لیا تا کہ اسے قتل کر دیں۔ اب شیطان راہب کے پاس آیا اور کہا: میں نے ہی اس لڑکی کا گلا دبایا تھا اور میں نے ہی اس کے گھر والوں کو تیری طرف آنے کی بات سمجھائی تھی۔ اب تو میری اطاعت کر بچ جائے گا اور میں تجھے ان سے چھڑا دوں گا۔ اس نے پوچھا: کیا کروں؟ شیطان نے کہا: مجھے دو بار سجدہ کرو۔ اس نے اسے دو سجدے کر دیئے۔ اب شیطان نے کہا: میں تجھ سے بیزار ہوں (یعنی جاؤ مرو) اللہ تعالیٰ نے اس بات کو (قرآن میں) بیان فرمایا ﴿كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: شیطان کی کہاوت جب اس نے آدمی سے کہا کفر کر پھر جب اس نے کفر کر لیا بولا میں تجھ سے الگ ہوں۔“

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 669، مکتبہ اسلامیات، لاہور)

اسی طرح کے شیطانی منصوبے استعمال کرکے آج بھی کئی لوگ زنا پر لگے ہوئے ہیں، لیکن جب ان کا انجام سامنے آتا ہے اس وقت سوائے تباہی کے کچھ باقی نہیں رہتا۔

شرمگاہ کی حفاظت پر انعامات

جو شیطان کے مکروفریب میں نہ آیا اور شہوت کو اپنا غلام بنالیا وہ مجاہد ہوا۔ روضۃ المحبین میں ابن قیم لکھتا ہے ”فی المسند من حدیث فضالة بن عبید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم: المجاهد من جاهد نفسه فی ذات الله والعاجز من أتبع نفسه هواها وتمنی علی الله “ مسند میں حدیثِ فضالہ بن عبید میں ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجاہد وہ ہے جو اللہ عزوجل کے لئے اپنے نفس سے جہاد کرے اور عاجز وہ ہے جو اپنے نفس وخواہش کی اتباع کرے اور اللہ عزوجل پر (اچھے کی) امید رکھے۔

(روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین، صفحہ 399، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

جب اللہ عزوجل نے کامل مؤمنین کی صفات کا ذکر کیا وہاں اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والوں کو شامل کیا چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(سورۃ المؤمنون، سورۃ 23، آیت 1، 5)

احادیث مبارکہ میں بھی شرمگاہ کی حفاظت پر بشارتیں ہیں۔ شعب الایمان کی حدیث پاک ہے ”عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا شباب قریش، احفظوا فروجکم لا تزنوا، ألا من حفظ فرجه فله الجنة “ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اے قریش کے نوجوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور زنا نہ کرو۔ آگاہ ہو جاؤ جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اس کے لئے جنت ہے۔

(شعب الایمان، تحریم الفروج، جلد7، صفحہ302، مکتبۃ الرشد، ریاض)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شرمگاہ کی حفاظت پر جنت کی ضمانت دی ہے چنانچہ صحیح بخاری کی حدیث پاک ہے"عن سهل بن سعد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :من يضمن لى ما بين لحييه وما بين رجليه أضمن له الجنة "ترجمہ: سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مجھے اس کی ضمانت دے جو اسکے جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ) تو میں اس کے لئے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، جلد8، صفحہ100، دار طوق النجاۃ، مصر)

ابن قیم لکھتا ہے"عن يزيد بن ميسرة قال إن الله تعالى يقول أيها الشاب التارك شهوته لى المتبذل شبابه من أجلى أنت عندى كبعض ملائكتى وذكر إبراهيم بن الجنيد أن رجلا راود امرأة عن نفسها فقالت له أنت قد سمعت القرآن والحديث فأنت أعلم قال فأغلقى الأبواب فأغلقتها فلما دنا منها قالت بقى باب لم أغلقه قال أى باب قالت الباب الذى بينك وبين الله فلم يتعرض لها "ترجمہ: حضرت یزید بن میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے فرمایا: اے نوجوان جو اپنی شہوت کو میرے لئے ترک کردے، اپنی جوانی میری تابعداری میں گزار دے تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسے میرے بعض فرشتے ہیں۔ حضرت ابراہیم بن جنید نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے ایک عورت کو بدفعلی کے لئے آمادہ کیا تو اس عورت نے کہا

تحقیق تم نے قرآن وحدیث سے سنا ہے اور تم زیادہ جانتے ہو۔آدمی نے کہا کہ سب دروازے بند کردو،تو عورت نے سب دروازے بند کردیئے۔جب مرد عورت کے قریب ہوا،عورت نے کہا کہ ایک دروازہ ابھی باقی ہے۔مرد نے کہا کون سا؟ تو عورت نے کہا: وہ دروازہ جو تیرے اور تیرے رب کے درمیان ہے۔مرد نے عورت سے زنا کا ارادہ ترک کردیا۔

(روضة المحبين ونزہة المشتاقين،صفحه395،دار الكتب العلمية، بيروت)

قدرت ہونے کے باوجود خوف خدا کے سبب زنا کو ترک کرنے والا کل قیامت کو عرش کے سایہ میں ہوگا چنانچہ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے"عن أبی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم قال:سبعة يظلهم الله فی ظله، يوم لا ظل إلا ظله: الإمام العادل، وشاب نشأ فی عبادة ربه، ورجل قلبه معلق فی المساجد، ورجلان تحابا فی الله اجتمعا عليه وتفرقا عليه، ورجل طلبته امرأة ذات منصب وجمال، فقال :إنی أخاف الله، ورجل تصدق، أخفی حتی لا تعلم شماله ما تنفق يمينه، ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه "ترجمہ:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات شخص ہے کہ جنہیں اس دن اللہ عزوجل اپنے سایہ (رحمت) میں رکھے گا کہ جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا (یعنی قیامت والے دن):

(1)ایک وہ شخص جو عادل بادشاہ ہو۔(2)وہ شخص کہ جو اپنے رب کی عبادت میں جوان ہوا(3)وہ شخص کہ جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے(4)وہ دو شخص کے اللہ عزوجل کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اللہ عزوجل کی محبت میں جدا ہوئے(5)وہ شخص کہ جسے ذات ومنصب والی عورت نے (بدکاری کے لئے) بلایا اور اس شخص نے کہا کہ میں اللہ عزوجل

سے ڈرتا ہوں (6) وہ شخص جو خفیہ صدقہ کرے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلے کہ دائیں نے کیا صدقہ کیا ہے (7) وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا اور اس کی آنکھیں تر ہو گئیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ وفضل المساجد، جلد1، صفحہ133، دار طوق النجاۃ، مصر)

روضۃ المحبین میں ہے"وقال أبو هريرة وابن عباس رضى الله عنهم خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل وفاته فقال فى خطبته: من قدر على امرأة أو جارية حراما فتركها مخافة من الله أمنه الله يوم الفزع الأكبر وحرمه على النار وأدخله الجنة" ترجمہ: ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے وصال سے قبل اپنے خطبہ میں فرمایا: جو کسی عورت یا لونڈی پر حرام طریقے سے قدرت پائے اور اسے اللہ عزوجل کے خوف سے چھوڑ دے تو اللہ عزوجل اس شخص کو غم کے فزع الاکبر (یعنی بڑی گھبراہٹ) کے دن (قیامت) سے امن دے گا اور اس پر جہنم کو حرام فرما دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

(روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین، صفحہ452، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

جس طرح ستر کی حفاظت دخول جنت کا سبب تو اسی طرح اس سے بے پرواہی کا برتاؤ دخول جہنم کا سبب ہے چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے"عن أبى هريرة قال سئل النبى صلى الله عليه وسلم ما أكثر ما يدخل الجنة؟ قال :التقوى، وحسن الخلق، وسئل ما أكثر ما يدخل النار؟ قال:الأجوفان :الفم والفرج"ترجمہ: حضرت ابوہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل جنت میں جانے کا زیادہ سبب ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: تقویٰ اور

حسن اخلاق۔سوال ہوا کہ کون سا عمل جہنم میں لے جانے کا زیادہ سبب ہے؟حضور علیہ السلام نے فرمایا منہ اور شرمگاہ۔

(سنن ابن ماجه، کتاب الزہد،باب ذکر الذنوب،جلد 2،صفحه 1418،دار إحياء الكتب العربية، فيصل عيسى البابى الحلبى)

زنا کی کثرت قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی زنا کی کثرت ہونا بھی ہے۔مصنف عبدالرزاق، ترمذی اور بخاری میں ہے حضور صلی اللہ علہ وآلہ وسلم زنا کے عام ہونے کے متعلق پیشین گوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں"عن أنس بن مالك، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن من أشراط الساعة :أن يرفع العلم ويثبت الجهل، ويشرب الخمر، ويظهر الزنا "ترجمہ:حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی شرائط میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہل ظاہر ہوگا،شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر ہوگا۔

(صحيح بخارى ، كتاب العلم ،باب رفع العلم وظهور الجهل ،جلد 1،صفحه 27،دار طوق النجاة،مصر)

آج زنا ہر خطے میں کثرت سے ہو رہا ہے، سلطنتیں اسلامیہ اور غیر اسلامیہ میں کوئی خطہ بھی اس خبیث ولعین فعل سے پاک ومحفوظ نہ رہا اگرچہ یورپین ممالک میں سرعام قانونی طور پر اس کے جرم نہ ہونے کی وجہ سے کچھ زیادہ دکھائی دیتا ہے مگر آج نام کی سلطنتیں اسلامیہ میں بسنے والے،خود کو مسلمان کہنے وکہلانے والے بھی اس کے جراثیم وتعفن سے پاک نہ رہے، بلکہ بعض سلطنتیں اسلامیہ صرف ریپ کو زنا کہنے کا قانون پاس کروانے کی کوشش میں ہیں۔یہ سب انگریزوں کی اتباع ہے کہ ان کے قانون کے مطابق یہ حرام فعل

صرف اسی صورت میں ناجائز ہے جب دونوں میں سے ایک کی رضامندی نہ ہو۔ زنا کو حلال سمجھنا قرب قیامت کی واضح نشانی ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستكون أربع فتن :فتنة يستحل فيها الدم، والثانية يستحل فيها الدم والمال، والثالثة يستحل فيها الدم والمال والفرج " ترجمہ: چار فتنے ہوں گے ایک خون کو حلال سمجھا جائے گا، دوسرا خون و مال کو حلال سمجھا جائے گا، تیسرا خون مال اور زنا کو حلال سمجھا جائے گا۔

(المعجم الكبير، باب العين، أبو معبد عن الحسن عن عمران بن حصين، جلد 18، صفحہ 180، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

زبردستی زنا (Rape) پر انٹرنیشنل رپورٹ

انٹرنیٹ کی مشہور ویب سائیٹ ویکیپیڈیا میں 2003 سے لے کر 2010 تک ہونے والے زبردستی زنا Rape کی رپورٹ موجود ہے اس میں سے چند مشہور ممالک کا حال پیش خدمت ہے:۔

Country	2003	2004	2005	2006	2007	2008	2009	2010
America	93883	95089	94347	94472	92610	90750	89241	84767
England	13272	14013	14443	13774	12673	13096	15084	15934
Japan	2472	2176	2076	1948	1766	1582	1402	1289
India			18233	18359	19348	20737	21467	21397	22172
Israeel			1319	1223	1291	1270	1243	
Sweden	2235	2261	3787	4208	4749	5446	5937	5960

یہ یورپین ممالک کا حال ہے۔ یہ رپورٹ فقط زبردستی زنا کی ہے، اگر دونوں راضی ہوں تو یہ ان کے نزدیک زنا ہی نہیں۔ زنا وریپ میں سرفہرست امریکہ ہے۔ امریکہ

کے واشنگٹن، ڈی۔سی کی اگست 2012 کی رپورٹ ہے کہ جنوری سے لے کر اگست تک
دس سے پندرہ ہزار زبردستی زنا سے ہونے والے حمل ضائع کئے گئے ہیں پوری عبارت
باحوالہ ملاحظہ ہو:۔

Statement on Rape and Pregnancy

August 20, 2012

Washington, DC -- Each year in the US, 10,000–15,000 abortions occur among women whose pregnancies are a result of reported rape or incest.

(www.acog.org/About_ACOG/News_Room/News_Releases/2012/Statement_on_Rape_and) Pregnancy

اسی طرح جو جتنا بڑا یورپین ملک ہے اس میں زنا اور ریپ اتنا ہی زیادہ ہے۔ اس
کے برعکس اسلامی ممالک جن میں کوئی ایک بھی ملک اسلامی سزاؤں کو نافذ کیے ہوئے نہیں
ہے لیکن کچھ اسلامی روایات ہونے کے سبب زنا اور ریپ کی تعداد یورپین ممالک کی بنسبت
کافی کم ہے۔ چند ممالک کی رپورٹ پیش خدمت ہے:۔

Country	2003	2004	2005	2006	2007	2008	2009	2010
U.A.E	44	52	62	72				
Qatar	11	13						
Kuwait		98	108	125	137	120	119	
Eahrain	19	27	25	17	21	36		

Jordan	78 110
Oman	132 183

ان عرب ممالک میں سے کویت کی خستہ خالت اس وجہ سے ہے کہ اس پر امریکہ ڈھیرے لگائے بیٹھا ہے اور وہاں کے عربی انہیں راضی کرنے پر لگے ہیں۔ جن جن اسلامی ممالک میں ان انگریزوں کا اثر رسوخ زیادہ ہے وہاں بے حیائی کا یہی حال ہے۔ ترکی جو مسلمان ملک ہے، جو کبھی اسلام کا قلعہ تھا، اب جب یہ یورپین ممالک میں شامل ہو چکا ہے تو اس میں ہونے والے زبردستی زنا کی تعداد ملاحظہ ہو۔

Country	2003	2004	2005	2006	2007	2008	2009	2010
Turkey	1604	1638	1694	1783	1148	1071		

(http://en.wikipedia.org/wiki/Rape_statistics)

ہم جنسی (Same Sex)

آج جہاں زنا کے متعلق احادیث کی پیشین گوئیوں کی تصدیق ہو رہی وہاں ہم جنسی کے متعلق موجود احادیث کی بھی تصدیق ہونا شروع ہوگئی ہے کہ یورپین ممالک میں زنا کے ساتھ ساتھ ہم جنسی کو فروغ دیا جا رہا ہے یعنی مرد کا مرد سے ناجائز تعلقات قائم رکھنے اور عورت کا عورت سے ناجائز تعلقات کو قانونی طور پر جائز کیا جا رہا ہے۔ یہی وبا پاکستان میں بھی آہستہ آہستہ پھیل رہی ہے اور بعض بے حیا اس کی تائید کر رہے ہے۔ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بھی پیشین گوئی فرمائی تھی۔ مجمع الزوائد میں ہے"عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذا استحلت أمتى ستاً فعليهم الدمار إذا ظهر فيهم التلاعن وشربوا الخمور ولبسوا الحرير

واتخذوا القیان واکتفی الرجال بالرجال والنساء بالنساء ”ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب میری امت چھ (حرام) چیزوں کو حلال سمجھ لی گی اس وقت ان کی ہلاکت ہوگی۔ جب ایک دوسرے کو لعنت کریں، شرابیں پیئے، ریشم پہنیں، گانے باجوں کو اختیار کریں، مرد مرد کی حاجت پوری کرنے کے لئے کافی ہو (یعنی مرد عورتوں سے شادی نہ کریں بلکہ مردوں سے حاجت پوری کریں) عورت عورت کی حاجت پوری کرنے کے لئے کافی ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب ثان فی امارت الساعة، جلد7، صفحہ 640، دار الفکر، بیروت)

یہاں تک مروی ہے کہ قربِ قیامت مرد ہجڑوں سے نکاح کریں گے۔ پاکستان میں جو تاریخی زلزلہ آیا تھا اس کے چند ماہ پہلے اخبار میں آیا تھا کہ صوبہ خیبر پختونخواہ میں ایک شخص نے ایک لڑکے سے باقاعدہ نکاح کیا تھا اور اس لڑکے کے گھر والے بھی اس سے نکاح سے راضی تھے۔ معاذ اللہ عزوجل۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان رجال لهم أرحام منكوسة، ينكحون كما تنكح النساء، فاقتلوا الفاعل والمفعول به“ ترجمہ: رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں مردوں کے لئے ہجڑے ہوں گے وہ ان سے نکاح کریں گے جیسے عورتوں سے نکاح کیا جاتا ہے پس جس نے نکاح کیا اور جس سے نکاح ہوا دونوں کو قتل کردو۔ (ذم اللواط، جلد2، صفحہ 159)

آئندہ دور میں یہ فتنہ بھی عام ہوگا کہ مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے نکاح جائز ہے۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو اس فتنے سے بچائے۔

موضوع اختیار کرنے کا سبب

عصر حاضر میں میڈیا کی تیزی کے سبب بے حیائی میں اضافہ ہورہا ہے۔ ہر فلم، ڈرامے، اشتہارات میں عشق معشوقی عام ہے، موبائل کی تشہیر میں لڑکا لڑکی کی دوستی دکھائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دیکھا دیکھی نوجوان نسل کی یہی خواہش ہے کہ کوئی اس سے بھی عشق ومحبت کرے اور وہ اپنی جوانی، وقت، مال اس فعل میں برباد کردے۔

بے دین لیڈر، این۔جی۔اوز اور رنگین طبیعت والے لوگ بے حیائی کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ پردہ اور چاردیوارای کو قدیم الخیال سمجھا جاتا ہے۔ اپنی زندگی جس طرح چاہو گزارنے کا ذہن دیا جارہا ہے۔ کئی جاہل دیندار لوگوں کا حلیہ اختیار کر کے شرعی مسائل کو توڑ موڑ کر پیش کرتے ہیں اور بے حیائی کو شرعی طور پر جائز قرار دینے کی کوشش کرتے ہیں اور علمائے کرام پر طعن وتشنیع کرتے ہوئے انہیں کم علم ثابت کرتے ہیں۔

اسلامی سزاؤں پر کبھی ڈھکے چھپے اور کبھی واضح انداز میں تنقید کی جارہی ہے۔ لڑکا لڑکی کی دوستی، عشق معشوقی اور باہمی رضامندی سے ہونے والی بدکاری کو نہ صرف جائز سمجھا جارہا ہے بلکہ اسے جائز ثابت کیا جارہا ہے۔

کوئی ناخوشگوار واقعہ ہوجائے جیسے مردہ عورت سے زنا، چھوٹی بچی سے زنا، زبردستی زنا، لڑکوں سے بدکاری وغیرہ تو شرعی احکام کی طرف رجوع کرنے کی بجائے اپنی عقلیں لڑائی جاتی ہیں۔ جہاں شرعی سزا موت ہوتی ہے وہاں اعتراض کیا جاتا ہے اور جہاں شرعی سزا موت نہیں ہوتی وہاں پھانسی دینے پر زور دیا جاتا ہے۔

عورتوں کو مردوں کے ساتھ شانہ بشانہ چلنے کا ذہن دیا جارہا ہے اور بے حیائی پر مشتمل پروگرام کر کے اسے معاذ اللہ معاشرتی ترقی سمجھا جاتا ہے۔

ایسے حالات میں علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ پردہ، حیا، زنا وغیرہ کے

متعلق لوگوں کو شرعی احکام سے روشناس کروائیں اور زنا کے عذابات و نقصانات کو بتائیں، اس کے اسباب اور اس سے بچنے کی تدابیر بتائیں اور صاحب اقتدار لوگوں پر لازم ہے کہ وہ اسلامی احکام کو قانونی طور پر نافذ کریں۔ اگر استطاعت کے باوجود بے حیائی و زنا کی روک تھام نہ کی گئی تو سخت قابلِ گرفت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”والذی نفسی بیدہ لیخرجن من أمتی من قبورھم فی صورۃ القردۃ والخنازیر بمداھنتھم فی المعاصی، وکفھم عن النھی وھم یستطیعون“ ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میری امت میں سے کچھ لوگ ضرور اپنی قبروں میں سے اس حال میں اٹھائیں جائیں گے کہ ان کی صورتیں بندروں اور خنزیروں جیسی ہوں گی لوگوں کے گناہوں کے معاملہ میں مداہنت کرنے کے سبب (یعنی صاحب جلال کے رتبہ کی وجہ سے یا اس کا قرب پانے کے لئے گناہ کے گناہ ہونے کے انکار کرنا) اور استطاعت ہونے کے باوجود گناہوں سے منع نہ کرنے کے سبب۔

(کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال،الفصل الثانی :فی تعدید الأخلاق المحمودۃ علی ترتیب الحروف المعجمۃ،جلد3،صفحہ83، مؤسسۃ الرسالۃ،بیروت)

الحمدللہ عزوجل! علمائے کرام اپنی ذمہ داری پوری کرر ہے ہیں اور حیا، پردہ وغیرہ پر بیانات وکتب موجود ہیں۔ راقم الحروف نے بھی اپنی استطاعت کے مطابق اس موضوع پر مختصر اور جامع طور پر لکھنے کی کوشش کی ہے۔ وقت کی ضرورت کے تحت میں نے زنا، لواطت، مشت زنی وغیرہ کے تمام مسائل پر کھلے اور واضح انداز میں لکھا ہے تاکہ مسلمان ان کے متعلق احکامات سے آگاہ ہوں۔ بدکاری کے اخروی نقصانات کے ساتھ ساتھ دنیاوی نقصانات کو بھی ذکر کیا گیا ہے، جو مختلف ذرائع سے اکٹھے کرکے لکھے گئے ہیں۔ اگر کوئی ایک بھی اس کتاب کو پڑھ کر اس بُرے فعل سے بچ جائے تو ہوسکتا ہے یہ میری نجات کا

ذریعہ بن جائے۔الزہد والرقائق لابن المبارک میں ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن المبارک (المتوفی 181ھ) رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"یھدی اللہ بك رجلا واحدا، خیر لك من الدنیا وما فیھا"ترجمہ: تیری وجہ سے اللہ عزوجل ایک آدمی کو ہدایت دیدے یہ تیرے لئے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

(الزہد لابن المبارك ،باب فضل ذکر اللہ عز وجل،صفحہ484،دار الکتب العلمیۃ ،بیروت)

اپنی طرف سے تمام مسائل کو کافی غور وحوض کے ساتھ لکھا ہے، پھر بھی اگر کوئی مسئلہ غلط لکھ دیا گیا ہو تو ضرور میری رہنمائی فرمادیجئے گا،ان شاءاللہ عزوجل شکریہ کے ساتھ رجوع کرنے والا پائیں گے۔

المتخصص فی الفقہ الاسلامی
ابو احمد محمد انس رضا قادری
04 ربیع الاول 1435ھ،05 جنوری 2014ء

باب اول: زنا کے عذابات ونقصانات

فصل اول: زنا کے اخروی عذابات

زنا کے اخروی عذابات پر کثیر احادیث ہیں۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں:۔

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ذم الھوی میں لکھتے ہیں ’’عن الهيثم بن مالك الطائی عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من ذنب بعد الشرك أعظم عند الله من نطفة وضعها رجل فی رحم لا یحل له ‘‘ترجمہ: حضرت ہیثم بن مالک طائی سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اللہ عزوجل کے نزدیک یہ ہے کہ آدمی اپنا نطفہ ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ (ذم الھوی، صفحہ 190)

زانیوں کو جہنم میں آگ کے تندور میں برہنہ ڈالا جائے گا

صحیح بخاری شریف کی حدیث پاک حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر بیان فرماتے تھے کہ تم میں سے کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جس نے کوئی خواب دیکھا ہوتا وہ بیان کر دیتا۔ آپ نے ایک صبح فرمایا کہ میرے پاس رات دو آنے والے فرشتے آئے اور مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا کہ چلئے میں ان دونوں کے ساتھ چلا ہم ایک شخص کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور

دوسرا اس کے پاس پتھر لیے کھڑا تھا وہ اس کے سر پر پتھر پھینک کر مارتا جس سے اس کا سر پھٹ جاتا اور پتھر لڑھک کر دور چلا جاتا وہ پتھر مارنے والا اسکے پیچھے جاتا اس پتھر کو پکڑتا اور پتھر لے کر ابھی واپس نہیں ہونے پاتا کہ اس لیٹے ہوئے کا سر ٹھیک ہو جاتا جیسا کہ پہلے تھا پھر پتھر مارنے والا اس کے پاس لوٹ کر آتا اور اس طرح کرتا جیسا کہ پہلے کیا تھا، میں نے ان دونوں سے پوچھا سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیں۔ ہم چلے تو ایک آدمی کے پاس پہنچے جو پیٹھ کے بل چت لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی اس کے پاس لوہے کا ایک ٹکڑا لیے کھڑا تھا اور اس ٹکڑے سے اس کی بانچھ کو گدی تک اور نتھنے کو گدی تک اور ایک آنکھ کو گدی تک چیرتا تھا۔ عوف کا بیان ہے کہ ابورجاء اکثر اس طرح کہا کرتے تھے کہ وہ ایک طرف سے چیر کر دوسری طرف چیرتا تھا اور اس جانب سے چیرنے سے فارغ بھی نہ ہو پاتا کہ وہ جانب پہلے کی طرح اچھی ہو جاتی ہے پھر اسی طرح کرتا جیسا کہ پہلی طرح کیا تھا میں نے کہا کہ سبحان اللہ! یہ دونوں کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیں

”فأتينا على مثل التنور قال فأحسب أنه كان يقول فإذا فيه لغط و أصوات قال فاطلعنا فيه، فإذا فيه رجال و نساء عراة، وإذا هم يأتيهم لهب من أسفل منهم، فإذا أتاهم ذلك اللهب ضوضوا“ ہم چلے تو ایک تنور کے پاس پہنچے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے خیال ہے کہ میں نے وہاں شور وغل کی آواز سنی ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ نظر آئیں جن کے نیچے ان کے پاس آگ کی لپٹ آتی جب ان کے پاس لپٹ آتی تو وہ زور سے چیخنے لگتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیں ہم آگے بڑھے تو ایک نہر کے پاس پہنچے، میں نے خیال کیا کہ اس کا رنگ خون کی طرح سرخ تھا اور نہر میں ایک آدمی کو دیکھا جو تیر رہا تھا اور نہر کے

کنارے پر ایک آدمی کھڑا تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے جب وہ تیرنے والا تیر کر اس کے پاس آتا تو اس کے سامنے اپنا منہ کھول دیتا تو وہ اس کے منہ میں ایک پتھر ڈال دیتا پھر وہ تیرنے لگتا اور اس کے پاس لوٹ کر آتا اور جب بھی لوٹ کر آتا تو منہ کھول دیتا اور وہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیں آگے چلیں ہم آگے بڑھے تو ایک شخص کے پاس پہنچے جو کہ نہایت کریہہ المنظر تھا جیسے کہ تم بہت ہی بدصورت آدمی کو دیکھو اور اس کے پاس آگ تھی وہ اس کو جلا رہا تھا اور اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ آگے چلئے آگے چلئے، ہم بڑھے تو ایک باغ میں پہنچے جہاں فصل ربیع کے ہر قسم کے پھول لگے ہوئے تھے اور اس کے درمیان ایک شخص تھا جس کا قد اتنا طویل تھا کہ اس کے سر کی لمبائی کے سبب میں انہیں دیکھ نہیں سکا اور ان کے چاروں طرف بہت سے لڑکے نظر آئے کہ اتنے کبھی نہیں دیکھے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کون ہیں۔ ان دونوں نے کہا کہ آگے چلئے ہم آگے بڑھے تو ایک بڑے باغ کے پاس پہنچے کہ اس سے بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے ہم چڑھے تو ایک شہر نظر آیا جس میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی لگی ہوئی تھی ہم اس شہر کے دروازے کے پاس پہنچے اور کھولنے کے لیے کہا تو دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا ہم اندر گئے تو وہاں ہمیں کچھ لوگ نظر آئے جن کے نصف بدن تو بہت ہی خوبصورت تھے جیسا کہ تم کسی آدمی کو خوبصورت دیکھتے ہو اور نصف بہت ہی بدصورت تھے جیسا کہ تم کسی کو بدصورت دیکھتے ہو ان دونوں نے ان لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں گر جاؤ ایک نہر عرض میں بہہ رہی تھی اس کا پانی خالص سفید تھا چنانچہ وہ لوگ گئے اور اس میں گر پڑے پھر وہ لوگ ہمارے پاس آئے تو

ان کی بدصورتی جاتی رہی تھی اور بہت ہی خوبصورت ہو گئے تھے ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مقام ہے میں نے اپنی نگاہ بلند کی تو یہ بالکل سفید ابر کی طرح ایک محل تھا، ان دونوں نے کہا کہ یہ آپ کا محل ہے میں نے ان دونوں سے کہا کہ اللہ تم دونوں کو برکت عطا فرمائے، مجھے چھوڑ دو کہ میں اس کے اندر داخل ہو جاؤں ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو نہیں مگر آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے آپ نے فرمایا کہ میں نے ان دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب عجیب چیزیں دیکھی ہیں تو کیا چیزیں تھیں جو میں نے دیکھی ہیں ان دونوں نے کہا کہ ابھی بیان کئے دیتے ہیں پہلا آدمی وہ جس کے پاس آپ آئے اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ شخص ہے جو قرآن یاد کر کے چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز سے بے پرواہی کرتا ہے اور وہ شخص جس کا نتھنا اس کی گدی تک چیرا جا رہا تھا وہ شخص ہے جو صبح صبح اپنے گھر سے نکل کر افواہیں پھیلاتا تھا جو ساری دنیا میں پھیل جاتی تھیں "وأما الرجال والنساء العراة الذين فی مثل بناء التنور، فإنهم الزناة والزوانی" اور برہنہ مرد اور عورتیں جو تنور میں دیکھیں تھیں تو وہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں تھیں اور وہ شخص جو نہر میں تیر رہا تھا اور آپ اس پر سے گزرے تھے اور وہ پتھر کا لقمہ بنا رہا تھا وہ سود کھانے والا اور وہ بدصورت آدمی جو آپ کو آگ کے پاس نظر آیا اور جو آگ بھڑکا کر اس کے چاروں طرف دوڑ رہا تھا وہ مالک داروغہ دوزخ ہے اور وہ دراز قد آدمی جو باغ میں آپ کو نظر آئے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور وہ بچے جو ان کے چاروں طرف آپ نے دیکھے وہی بچے تھے جو فطرت اسلام پر مرے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض صحابہ نے بیان کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اور مشرکین کے بچے (یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کے پاس جو بچے تھے ان میں فقط مسلمانوں کے بچے تھے یا مشرکین کے بچے جو نا سمجھی کی

عمر میں فوت ہو گئے تھے وہ بھی تھے؟) تو رسول اللہ نے فرمایا اور مشرکین کے بچے (یعنی آخرت کے حکم میں یہ مشرکین کے ناسمجھ بچے مسلمانوں کے بچوں کی طرح جنتی ہیں۔امام قسطلانی اور دیگر بعض علماء نے اس کا یہی مطلب بیان کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ مشرکین کے بچے جنتی نہیں اور بعض نے کہا ہے کہ مشرکین کے بچے جنت کے خدام ہوں گے، الغرض اس مسئلہ میں کئی اقوال ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے توقف فرمایا ہے۔) وہ لوگ جن کا نصف حصہ بہت خوبصورت اور نصف بہت بدصورت تھا وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے کام کیے۔(یعنی اچھے بھی اور برے بھی) اللہ نے ان کی خطاؤں کو معاف کر دیا۔

(صحیح بخاری ، کتاب التعبیر ،باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، جلد 9، صفحہ 44، دار طوق النجاۃ، مصر)

زانی کی مبارک رات میں بھی مغفرت نہیں

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے "عن عثمان بن أبی العاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال إذا کان لیلة النصف من شعبان نادی مناد:هل من مستغفر فأغفر له، هل من سائل فأعطیه فلا یسأل أحد شیئا إلا أعطی إلا زانیة بفرجها أو مشرك "ترجمہ:حضرت عثمان بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پندرہویں شعبان کی رات منادی اعلان کرتا ہے: ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کردوں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کردوں۔جو بھی (جو اس رات) مانگتا ہے اسے عطا کر دیا جاتا ہے سوائے زانیہ اور مشرک کے۔

(شعب الایمان، کتاب الصیام، ماجاء فی لیلة النصف من شعبان، جلد 5، صفحہ 362، مکتبة الرشد، ریاض)

زانی کا جنت میں داخلہ ممنوع

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”إن اللہ عز و جل لما خلق الجنة جعل غرسها سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة إلا بالله ثم قال:لها قد أفلح المؤمنون تكلمي يا جنتي قالت:أنت الله لا إله إلا أنت الحي القيوم قد سعد من دخلني قال:الله عز و جل بعزتي حلفت وبعلوي على خلقي لا يدخلك مصر على الزنا ولا مدمن خمر ولا قتات وهو النمام “ترجمہ:اللہ عزوجل نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس کے لئے ”سبحان اللہ“، ”الحمد للہ“، ”لا الہ اللہ“، ”اللہ اکبر“، ”ولا حول ولا قوۃ الا باللہ“ (یہ تسبیحات) اس کا پودا رکھیں۔اللہ عزوجل نے جنت کے لئے فرمایا: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔اے جنت میرے ساتھ کلام کر۔جنت نے کہا تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو خود زندہ اور دوسروں کو زندہ رکھنے والا ہے۔خوش بخت ہے جو مجھ میں داخل ہوا۔اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا مجھے میری عزت کی قسم اور میری مخلوق سے اعلیٰ ہونے کی قسم میں تجھ میں زنا پر مصر (یعنی زنا پر اڑے رہنے والے) اور عادی شرابی اور چغل خور کو داخل نہیں کروں گا۔

(کنز العمال، کتاب الایمان، الباب الرابع فی التسبیح، جلد 1، صفحہ 712، مؤسسة الرسالة، بیروت)

ایک روایت میں ہے ”عن عمر بن الخطاب فی قوله تعالى ﴿أحشروا الذين ظلموا وأزواجهم﴾ قال:أمثالهم الذين هم مثلهم يجيء أصحاب الربا مع أصحاب الربا وأصحاب الزنا مع أصحاب الزنا وأصحاب الخمر مع أصحاب الخمر أزواج في الجنة وأزواج في النار “ترجمہ:حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ہانکو ظالموں اور ان کے جوڑوں کو۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہی ظالموں اور ان کے جوڑوں میں سے یہ بھی ہیں: سود خود سود خوروں کے ساتھ جہنم میں جائے گا اور زانی زانی کے ساتھ اور شرابی شرابی کی ساتھ جہنم میں جائے گا۔ جوڑے جنت میں ہیں اور جوڑے جہنم میں ہیں۔

(کنز العمال، کتاب التفسیر، سورۃ الصافات، جلد2، صفحہ 595، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

زانیوں کے چہرے آگ سے بھڑک رہے ہوں گے

مجمع الزوائد کی حدیث پاک ہے" عن عبد اللہ بن بسر عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال: إن الزناۃ یأتون تشتعل وجوھھم نارا " ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زانی اس حال میں لائے جائیں گے کہ ان کے چہرے آگ سے بھڑک رہے ہوں گے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الحدود، باب ذم الزنا، جلد6، صفحہ 388، دار الفکر، بیروت)

زانی پر جہنم کے بچھو مسلط کئے جائیں گے

الکبائر میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 748ھ) نقل کرتے ہیں" قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ما من ذنب بعد الشرك باللہ أعظم عند اللہ من نطفة وضعها رجل فی فرج لا یحل له وقال أیضا علیه الصلاة و السلام فی جهنم واد فیه حیات کل حیة ثخن رقبة البعیر تلسع تارك الصلاة فیغلی سمها فی جسمه سبعین سنة ثم یتهری لحمه وإن فی جهنم وادیا اسمه جب الحزن فیه حیات وعقارب کل عقرب بقدر البغل لها سبعون شوكة فی كل شوكة راویة سم ثم تضرب الزانی وتفرغ سمها فی جسمه یجد مرارة وجعها ألف

سنة ثم يتهرى لحمه ويسيل من فرجه القيح و الصديد "ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ سوائے اس کے اور نہیں کہ آدمی ایسی جگہ اپنا نطفہ رکھے جو اس کے لئے حلال نہیں ہے۔ اسی طرح حضور علیہ السلام نے فرمایا: جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ ہیں، ہر سانپ کی موٹائی اونٹ کی گردن برابر ہے۔ وہ سانپ نماز نہ پڑھنے والے کو ڈسے گا، جس کے زہر کا اثر ستر سال اس کے جسم میں جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا جسم پک جائے گا۔ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام "جُبُ الحزن" ہے، اس میں سانپ اور بچھو ہیں، ہر بچھو خچر جتنا ہے جس کے ستر ڈنک ہیں، ہر ڈنک میں زہر ہے، یہ زانی کو ڈسے گا اور زانی کے جسم سے اس کا زہر بہے گا، زانی اس درد کی تلخی ایک ہزار سال تک پائے گا، پھر اس کا جسم پک جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور کچ لہو بہے گا۔ (الکبائر، صفحہ 53، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

زانی کی قبر میں تین ہزار آگ کے دروازے کھلنا

نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس میں عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری (المتوفی 894ھ) لکھتے ہیں "قال ابن عباس و أبو هريرة رضى الله عنهما قال النبى صلى الله عليه و سلم من زنى بامرأة مسلمة حرة أو أمة فتح الله عليه فى قبره ثلثمائة ألف باب من النار يخرج عليه منها حيات و عقارب و شهب من النار فهو يعذب إلى يوم القيامة "ترجمہ: حضرت ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مسلمان آزاد عورت یا لونڈی سے زنا کیا اللہ عزوجل اس کی قبر میں تین ہزار آگ کے دروازے کھول دے گا۔ اس آگ میں سے سانپ اور بچھو اور انگارے نکلیں گے اور انہیں قیامت تک عذاب دیں گے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، جلد1، صفحہ102، المطبعہ الکاستلیۃ، مصر)

یادرہے کہ کافرہ عورت یا لونڈی سے بھی زنا حرام ہے۔

زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو

التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار میں زین الدین عبد الرحمٰن الدمشقی الحنبلی (المتوفی795ھ) لکھتے ہیں ”عن ابن بریدة، عن أبیه عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم:إن ریح فروج أهل الزنا لیؤذی أهل النار“ ترجمہ:حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو اہل نار کو اذیت دے گی۔

(التخویف من النار والتعریف بحال دار البوار، صفحہ192، مکتبة المؤید، دمشق)

مسند البزار میں ہے” إن فروج الزناة لتؤذی أهل النار بنتن ریحها“ ترجمہ:زانیوں کی شرمگاہوں سے نکلنے والی بدبو سے جہنمی ایذا پائیں گے۔

(مسند البزار، مسند بریدة، جلد10، صفحہ310، مکتبة العلوم والحکم، المدینة المنورة)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں”عن مکحول قال یروح أهل الجنة برائحة فیقولون ربنا ما وجدنا ریحا منذ دخلنا الجنة أطیب من هذه فیقول هذه رائحة أفواه الصوام ویروح أهل النار رائحة فیقولون ربنا ما وجدنا منذ دخلنا النار أنتن من هذه فیقول هذه ریح فروج الزناة “ترجمہ:حضرت مکحول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:اہل جنت کو ایک خوشبو آئے گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب جب سے ہم جنت میں داخل ہوئے ہیں ایک بہت اچھی خوشبو پاتے ہیں۔اللہ عزوجل فرمائے گا یہ خوشبو روزے داروں کے منہ کی ہے۔اور اہل نار ایک بدبو پائیں گے تو عرض کریں گے اے ہمارے رب جب سے ہم دوزخ میں داخل ہوئے ہیں اس بدبو سے زیادہ اور کوئی بدبو نہیں

پاتے تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ یہ زانیوں کے شرمگاہوں کی بدبو ہے۔

(ذم الهوى، صفحه 191)

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں ''عن غزوان بن جرير عن أبيه أنهم تذاكروا عند علي بن أبي طالب رضي الله عنه الفواحش فقال لهم هل تدرون أي الزنى أعظم قالوا يا أمير المؤمنين كله عظيم قال ولكن سأخبركم بأعظم الزنى عند الله هو أن يزني الرجل بزوجة الرجل المسلم فيصير زانيا وقد أفسد على الرجل زوجته ثم قال عند ذلك إن الناس يرسل عليهم يوم القيامة ريح منتنة حتى يتأذى منها كل بر وفاجر حتى إذا بلغت منهم كل مبلغ وألمت أن تمسك بأنفاس الأمم كلهم ناداهم مناد يسمعهم الصوت ويقول لهم هل تدرون ما هذه الريح التي قد آذتكم فيقولون لا ندري والله إلا أنها قد بلغت منا كل مبلغ فيقال ألا إنها ريح فروج الزناة الذين لقوا الله بزناهم ولم يتوبوا منه'' ترجمہ: غزوان بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب کے حضور فحاشیوں کا ذکر کیا تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ سب سے بڑا زنا کیا ہے؟ انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! ہر زنا بڑا گناہ ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لیکن میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بڑا زنا اللہ عزوجل کے نزدیک کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ کوئی شخص مسلمان کی بیوی سے زنا کرے اور زانی ہو جائے اور مسلمان کی بیوی کو اسکے شوہر سے دور کرے۔ پھر فرمایا بے شک قیامت والے دن لوگوں پر ایک بدبو بھیجی جائے گی یہاں تک کہ اس بدبو سے ہر اچھے اور برے لوگ اذیت پائیں گے اور ہر تمام امتیں اس بدبو کی تکلیف کے سبب اپنے سانس روک لیں گی۔ منادی انہیں

پکاریں گے اور یہ ان کی آوازوں کو سنیں گے اور ان سے کہیں گے کیا تم جانتے ہو کہ یہ بدبو کس چیز کی ہے جس سے تم کو اذیت دی گئی ہے۔لوگ کہیں گے کہ اللہ عزوجل کی قسم ہم نہیں جانتے۔ان سے کہا جائے گا کہ یہ بدبو زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے کہ جو اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ زانی تھے اور انہوں نے زنا سے توبہ نہیں کی تھی۔

(روضة المحبين ونزبة المشتاقين،صفحه356،دار الكتب العلمية، بيروت)

زانیوں پر اللہ عزوجل کا غضب

الکبائر میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی748ھ)نقل کرتے ہیں"وورد أيضا أن من وضع يده على امرأة لا تحل له بشهوة جاء يوم القيامة مغلولة يده إلى عنقه فإن قبلها قرضت شفتاه فى النار فإن زنى بها نطقت فخذه وشهدت عليه يوم القيامة وقالت أنا للحرام ركبت فينظر الله تعالى إليه بعين الغضب فيقع لحم وجهه فيكابر ويقول ما فعلت فيشهد عليه لسانه فيقول أنا بما لا يحل نطقت وتقول يداه أنا للحرام تناولت وتقول عيناه أنا للحرام نظرت وتقول رجلاه أنا لما لا يحل مشيت ويقول فرجه أنا فعلت ويقول الحافظ من الملائكة وأنا سمعت ويقول الآخر وأنا كتبت ويقول الله تعالى وأنا اطلعت وسترت ثم يقول الله تعالى يا ملائكتي خذوه ومن عذابي أذيقوه فقد اشتد غضبي على قل حياؤه مني وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل ﴿**يوم تشهد عليهم ألسنتهم وأيديهم وأرجلهم بما كانوا يعملون**﴾ "ترجمہ:اسی طرح وارد ہے کہ جس نے ایسی عورت کو شہوت سے چھوا جو اس کے لئے حلال نہیں تو وہ شخص قیامت والے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ فالج زدہ ہو کر اس کی گردن کے ساتھ بندھا

ہوگا، اگر اجنبیہ عورت کا بوسہ لیا ہوگا تو اس کے ہونٹ آگ میں قینچی سے کاٹے جائیں گے۔ اگر اس سے زنا کیا ہوگا تو ران قیامت والے دن گواہی دے گی کہ میں حرام پر سوار ہوئی، تو اللہ عزوجل زانی کی طرف غضب کی نگاہ سے دیکھے گا کہ زانی کے چہرے کا گوشت گر جائے گا، زانی انکار کرے گا اور کہے گا میں نے ایسا نہیں کیا، تو اس پر اس کی زبان گواہی دے گی اور کہے گی میں مجھ سے وہ بولا گیا جو حلال نہیں تھا اور ہاتھ بولیں گے ہم سے وہ کھایا جو حرام تھا، آنکھیں کہیں گی ہم سے وہ دیکھا گیا جو حرام تھا، پاؤں کہیں گے کہ ہم اس طرف بڑھے جس طرف بڑھنا حلال نہیں تھا اور شرمگاہ کہے گی مجھ سے (حرام) کام لیا گیا۔ محافظ فرشتے کہیں گے میں نے یہ (گناہ) سنا اور دوسرا فرشتہ کہے گا میں نے لکھا۔ اللہ عزوجل فرمائے گا میں اس پر مطلع تھا اور میں نے اس کی پردہ پوشی کی۔ پھر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا میرے فرشتو! اسے میرے عذاب میں پکڑو اور اسے اس کا مزہ چکھاؤ، تحقیق کہ میرا غضب ہر اس پر شدید ہوا جو مجھ سے نہیں ڈرا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک میں ہے: جس دن ان پر گواہی دیں گی ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں جو کچھ کرتے تھے۔

(الکبائر، صفحہ 54، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں "عن أبی هريرة و ابن عباس قالا خطب النبی صلى الله عليه وسلم فقال فی خطبته و من قدر على امرأة أو جارية حراما فواقعها حرم الله عليه الجنة و أدخله النار و من أبصر امرأة نظرة حراما ملأ الله عينيه نارا ثم أمر به إلى النار و من صافح امرأة حراما جاء يوم القيامة مغلولا يده إلى عنقه ثم يؤمر به إلى النار و من فاكهها حبس بكل كلمة كلمها فی الدنيا ألف عام و أی امرأة طاوعت الرجل حراما فالتزمها أو قبلها أو

باشرها أو فاكهها أو واقعها فعليها من الوزر مثل ما على الرجل ''ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور اپنے خطبے میں فرمایا: جو کسی عورت یا لونڈی پر حرام طریقے سے قادر ہو اور اس سے زنا کرے۔ اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرمائے گا اور جہنم میں داخل کرے گا۔ جو کسی عورت کو حرام نظر (یعنی شہوت کی نظر سے) دیکھے گا، اللہ عزوجل اس کی آنکھوں میں آگ بھر دے گا پھر اس شخص کو آگ کی طرف لیجانے کا حکم دے گا۔ جو کسی غیر محرم عورت سے مصافحہ کرے گا، قیامت والے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا وہ ہاتھ فالج زدہ ہو کر اس کی گردن پر لٹکا ہوگا پھر اسے آگ کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا۔ جو کسی غیر محرم عورت سے بات کرے گا، ہر کلمہ کے بدلہ دنیا کہ ہزار سال برابر قید کیا جائے گا۔ جو عورت مرد کے ساتھ حرام فعل میں شریک ہو اسے پکڑے یا اس کا بوسہ لے یا مباشرت کرے یا اس باتیں کرے یا اس سے بدفعلی کرے تو اس عورت پر بھی مرد کی مثل گناہ ہے۔

(ذم الهوى، صفحه 192)

ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں'' ان اعمال امتی تعرض علّی فی کلّ یوم جمعة واشتد غضب الله على الزناة ''ترجمہ: بے شک ہر جمعہ کے دن میری امت کے اعمال مجھ پر ہوتے ہیں اور زانیوں پر خدا کا سخت غضب ہے۔

(حلية الاولياء، ترجمه عمران القصير، جلد6، صفحه 179، السعادة بجوار محافظة، مصر)

زنا کے دوران ایمان جسم سے نکل جاتا ہے

زنا کے دواران ایمان کی نورانیت زانی کے جسم سے نکل جاتی ہے کیونکہ زنا ایک

لعین وخبیث وناپاک عمل اور ایمان کی نوانیت انتہائی نفیس وشاندار چیز لہٰذا یہ گوارانہ کیا گیا کہ ایک وقت میں نفیس ولعین جمع ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ”من زنی و شرب الخمر نزع اللّٰہ منہ الایمان کما یخلع الانسان القمیص من راسه“ ترجمہ: جوزنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کُرتا کھینچ لے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، جلد1، صفحہ73، دار الکتب العلمیة، بیروت)

زانی کے لئے آگ کا کوڑا

مسند احمد کی حدیث پاک ہے ”عن أبی ذر، قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: من زنی أمة لم یرها تزنی جلده الله یوم القیامة بسوط من نار“ ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو کسی لونڈی سے زنا کرے اور کسی نے اس لونڈی کو زنا کرتے دیکھا نہیں۔ تو اللہ عز وجل قیامت والے دن اس شخص کو آگ کا کوڑا مارے گا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، حدیث أبی ذر الغفاری رضی الله عنه، جلد35، صفحه302، مؤسسة الرسالة، بیروت)

زنا پر جہنم کی زرہ

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفۃ القلوب میں فرماتے ہیں: ”منقول ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب! جو زنا کرے، اس کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں اسے جہنم کی ایک زرہ پہناؤں گا کہ اگر اسے بلند و بالا پہاڑ پر ڈالا جائے تو وہ راکھ بن جائے۔“

(مکاشفة القلوب، صفحه 181، مکتبه اسلامیات، لاہور)

فصل دوم: زنا کے دنیاوی نقصانات

کئی گناہ ایسے ہیں کہ جن کی سزا آخرت میں ملے گی اگرچہ اس کے اثرات دنیا میں بھی ملتے ہیں جیسے ضروری نہیں کہ چوری کرنے والے کے ہاتھ ٹوٹ جائیں گے، بدنگاہی کرنے والے کی بصارت زائل ہو جائے گی وغیرہ۔ لیکن زنا ایک ایسا گناہ ہے کہ اس کے نقصانات دنیا میں بھی ہوتے ہیں جن پر احادیث وارد ہیں۔ چند نقصانات پیش خدمت ہیں:۔

☆ زنا ہر قسم کے شر کو اکٹھا کرنے کا موجب ہوتا ہے، جس میں سے قلت دین، خشیت الٰہی کا مفقود ہو جانا، مروت ختم ہو جانا، غیرت کا کم ہو جانا، اور عزت و شرف کا دفن ہو جانا۔

☆ زنا حیا کا قاتل ہے، اس سے زانی کے چہرے پر بے حیائی و بے شرمی کا پردہ پڑ جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے زانی مرد و عورت ایک دوسرے کو بہت جلد پہچان لیتے ہیں۔

☆ زنا سے دل و چہرے کی سیاہی و ظلمت میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کو ان کے چہروں سے کراہیت ہوتی ہے۔

☆ مرتکب زنا کی حرمت ختم ہو جاتی ہے، اللہ اور بندوں کی نظر میں گر جاتا ہے۔

☆ زانی سے نیکی، پاکبازی اور عدل کا نام سلب کر لیا جاتا ہے اور فاسق، فاجر، زانی اور خائن کا نام دے دیا جاتا ہے۔

☆ زانی کے دل میں اللہ تعالیٰ وحشت ڈال دیتا ہے اور وہ وحشت کی ایسی مثال بن جاتا ہے کہ وہ اس کے چہرے پر چھا جاتی ہے۔ اس کے برعکس پاکدامن کے چہرے پر

حلاوت اور دل میں انس ہوتا ہے، جو بھی اس کے ساتھ بیٹھے اس سے مانوس ہو جاتا ہے، اور زانی ان سب کے برعکس ہوتا ہے۔

☆ زانی کو لوگ شک کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کوئی بھی شخص اس کی اور اس کی اولاد کی عزت وحرمت کی گارنٹی نہیں دیتا۔

☆ زنا کے نقصانات میں سے یہ بھی ہے کہ زانی کے جسم سے گندی قسم کی بو آتی ہے۔ جسے ہر قلب سلیم کا حامل سونگھ لیتا ہے۔

☆ دل کی تنگی و پریشانی میں مبتلا ہوتا ہے، محبوبہ کی ناراضگی کا ڈر، پکڑے جانے کا ڈر اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔

☆ زانی یا تو کم عقل ہوتا ہے یا بے غیرت ہوتا ہے۔ کم عقل یوں ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ کسی کو میری کرتوت کا کچھ پتہ نہیں ہے جبکہ سارا محلہ اس کے گندے فعل پر باخبر ہوتا ہے۔ بے غیرت یوں ہوتا ہے کہ اسے پرواہ نہیں ہوتی کہ کون اس کے بارے میں کیا سوچے گا، اسے فقط اپنی شہوت نکالنے کی دھن ہوتی ہے۔

☆ زنا انسان کو قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، حرام کمائی، مخلوق پر ظلم اور اہل و عیال کو ضائع کرنے پر جری و بہادر بنا دیتا ہے۔ کبھی حرام طریقے سے خون بہانے کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور کبھی علم یا بغیر علم جادو اور شرک کی طرف جانے میں اس کا معاون و مددگار ہوتا ہے۔ اور یہ نافرمانی گناہوں کی کئی اقسام کو پہلے یا بعد میں لائے بغیر مکمل نہیں ہوتی ہے اور بعد میں کئی گناہوں کو جنم دیتی ہے، یہی برائی پہلے اور بعد میں گناہوں کے لشکر لے کر آتی ہے۔ اور یہی برائی دنیا و آخرت کے شر کو لاتی ہے اور دنیا و آخرت کی بھلائی سے روکتی ہے۔

☆ زنا سے لڑکی کی عزت جاتی رہتی ہے اور عیب کی چادر اسے لپیٹ لیتی ہے،

اسی پر بس نہیں بلکہ یہ ذلت اسکے خاندان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور جب یہ بے شرمی اس کے اہل، خاوند، اور رشتہ داروں پر داخل ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے ان کے سروں کو جھکا کر رکھ دیتی ہے۔

☆ زنا کے الزام کا عیب کفر کے الزام کے عیب سے زیادہ دیر باقی رہنے والا ہے، کیونکہ کفر کا الزام سچا ہونے پر اگر وہ سچی توبہ کرے تو اس توبہ سے کفر کی گندگی شرعی طور پر دور ہو جاتی ہے، اس کا عیب صاف ہو جاتا ہے، لوگوں کے دلوں میں اس کے متعلق کوئی بات نہیں رہتی، تو وہ ایسے لوگوں کی مانند ہو جاتا ہے جیسے وہ اسلام پر (یعنی مسلمان کے گھر) ہی پیدا ہوا ہے۔ جبکہ زنا کی صورتحال اس کے الٹ ہے کہ وہ اس برائی کے ارتکاب سے توبہ کرے، یا اگر اسے پاک کر دیا جائے اور قیامت کے دن کا مواخذہ مؤخر کر دیا جائے تو بھی لوگوں کے دلوں میں اس کا اثر باقی رہتا ہے، ان لوگوں کے مقابلہ میں اس کی عزت وتوقیر میں کمی آ جاتی ہے جو شروع سے ہی عفت وپاکدامنی میں پلے بڑھے ہوں۔ آپ ذرا اس عورت کو دیکھئے کہ جس کی زنا کی طرف نسبت ہو لوگ اس کی توبہ ظاہر ہونے کے باوجود بھی اس کے ساتھ شادی کرنے سے اجتناب کرتے ہیں، جبکہ مشرکہ عورت سے نکاح میں رغبت رکھتے ہیں جب وہ اسلام لے آئے، تو اس کے اسلام لانے کی وجہ سے وہ اس سے نکاح میں راغب ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ کسی بھی پیغمبر کی بیوی زانیہ ہو چنانچہ تفسیر طبری، تفسیر بغوی، تفسیر ابن کثیر، تفسیر سفیان ثوری اور تفسیر عبد الرزاق میں ہے " عن ابن عباس قال ما بغت امرأة نبی قط "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کسی بھی نبی کی بیوی نے زنا نہیں کیا۔

(تفسیر عبد الرزاق، جلد2، صفحہ195، دار الکتب العلمیة، بیروت)

☆ زنا دشمنیاں پیدا کرتا ہے اور زانی مرد و عورت کے خاندانوں میں انتقام کی آگ بھڑکاتا ہے۔ کیونکہ جب کسی کی غیرت کو روندا جاتا ہے تو اس کا دل جوش غیرت سے بھر جاتا ہے پھر یہ قتل و غارت اور لڑائیوں کے پھوٹنے کا سبب بن جاتا ہے۔ کیونکہ عورت کی ہتک عزت کا عیب اور رسوائی خاوند اور رشتہ داروں کو اس طرف کھینچتی ہے۔ اگر کسی آدمی کو یہ خبر ملے کہ اس کی عورت یا کسی رشتہ دار کو قتل کر دیا گیا ہے یہ سننا آسان ہے اس خبر سے کہ اس کی بیوی نے زنا کیا ہے۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر میں کسی آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ دیکھوں تو اسے قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ بات پہنچی تو فرمایا کیا تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو، اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ باغیرت ہے۔ اور اسی غیرت کی بنا پر اللہ عزوجل نے ظاہری و باطنی برائیوں کو حرام قرار دیا ہے۔

☆ زانی قتل ہو کر بھی لوگوں کی لعن طعن کا شکار ہوتا ہے کہ ہر کوئی قاتل کو غیرت والا سمجھ رہا ہوتا ہے اور اسے بے غیرت سمجھتا ہے۔

☆ اگر زنا سے قتل و غارت نہ ہو پھر بھی زنا کا حمل ساقط کروانا عام ہے اور چار ماہ کے بعد چونکہ بچے میں جان پڑ جاتی ہے اس وقت بچہ ضائع کرنا گویا قتل کرنا ہے۔

☆ زنا سے صحت پر بھی برے اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کا علاج اور کنٹرول کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی تو زانی کو زندگی میں ایڈز، سیلان، زہری اور اس جیسی دوسری جنسی بیماریوں کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

☆ زنا امت کی تباہی کا سبب ہے۔ اپنی مخلوق کے متعلق اللہ عزوجل کی یہ جاری شدہ سنت ہے کہ زنا کے عام ہونے پر اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اور اس کا غضب شدید ہو

جاتا ہے، اس غضب کے بدلے زمین پر اس کا عذاب لازمی ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن آسمانی اور زمینی آفات آتی ہیں۔

☆ زنا کے بہت بڑا معاملہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام سزاؤں میں سب سے زیادہ عبرتناک سزا زنا کی رکھی ہے جو سرعام ہوتی ہے۔

مزید زنا کی دنیاوی نحوست پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ ہوں:۔

زنا تنگ دستی لاتا ہے

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے ”عن ابن عمر قال:قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الزنا یورث الفقر “ترجمہ:حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زنا فقر لاتا ہے۔

(شعب الإیمان،تحریم الفروج،جلد7،صفحہ296،مکتبۃ الرشد،ریاض)

حدیث قدسی ہے ”عن عبد اللہ بن عمر قال أوحی اللہ عز و جل إلی موسی علیہ السلام أنا قاتل القتالین و مفقر الزناۃ“ ترجمہ:حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں قاتلوں کو ختم کرنے والا اور زانیوں کو فقر دینے والا ہوں۔ (ذم الہوی،صفحہ192)

اس کی تصدیق کئی مرتبہ دیکھی سنی گئی ہے کہ زنا کی نحوست سے زانی کا آہستہ آہستہ ذریعہ معاش تباہ ہو جاتا ہے اور وہ فقیر بن جاتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی معشوقہ کے پیچھے لگا رہتا ہے، اپنے نوکری وکاروبار پر توجہ نہیں دیتا اور جو کچھ کمایا ہوتا ہے وہ عشق معشوقی میں خرچ کر دیتا ہے۔

زنا کے تین دنیاوی واخروی نقصانات

حلیۃ الاولیاء میں ہے ”عن حذیفة رضی الله تعالی عنه قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم:إیاکم والزنا؛ فإن فیه ست خصال، ثلاثا فی الدنیا، وثلاثا فی الآخرة، فأما اللواتی فی الدنیا :فإنه یذهب بالبهاء، ویورث الفقر، وینقص الرزق، وأما اللواتی فی الآخرة :فإنه یورث سخط الرب، وسوء الحساب، والخلود فی النار“ ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زنا سے بچو! بے شک اس کے چھ نقصانات ہیں۔تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔جو دنیا میں ہوں گے وہ یہ ہے کہ زنا زانی کی خوبصورتی لے جاتا ہے،فقیری لاحق ہوجاتی ہے اور رزق کم ہوجاتا ہے۔جوآخرت میں نقصان ہوں گے وہ یہ ہیں کہ رب تعالیٰ کا اس پر غضب ہوگا،بُرا حساب ہوگا اور جہنم میں رہے گا۔

(حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء،شقیق بن سلمة ومنهم الواله الذابل، المجتهد الناحل، شقیق بن سلمة، أبو وائل،جلد4،صفحہ111،السعادة بجوار محافظة، مصر)

زنا تمام برائیوں کا مجموعہ ہے

غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب میں شمس الدین ابوالعون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی (المتوفی1188ھ) لکھتے ہیں”الزنا یجمع خلال الشر کلها من قلة الدین وذهاب الورع، وفساد المروءة وقلة الغیرة، فلا تجد زانیا معه ورع، ولا وفاء بعهد، ولا صدق فی حدیث، ولا محافظة علی صدیق، ولا غیرة تامة علی أهله، فالغدر والکذب والخیانة وقلة الحیاء وعدم المراقبة وعدم الأنفة للحرم وذهاب الغیرة من القلب من شعبه وموجباته، ومن موجباته

غضب الرب۔۔ومنها سواد الوجه وظلمته وما يعلوه من الكآبة والمقت الذى يبدو عليه للناظرين.ومنها ظلمة القلب، وطمس نوره، وهو الذى أوجب طمس نور الوجه، وغشيان الظلمة له، ومنها الفقر اللازم، وفى أثر يقول الله تعالى:إن الله مهلك الطغاة، ومفقر الزناة.ومنها أنه يذهب حرمة فاعله ويسقط من عين ربه ومن أعين عباده المؤمنين.ومنها أنه يسلبه أحسن الأسماء، وهو اسم العفة والبر والعدالة، ويعطيه أضدادها كاسم الفاجر والفاسق والزانى والخائن.ومنها أنه يسلبه اسم الإيمان كما مر، فيسلب اسم الإيمان المطلق دون مطلق الإيمان ”اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ زنا تمام برائیوں کا مجموعہ ہے جیسے دین کی کمی، تقویٰ کا چلے جانا، مروت کا فساد اور غیرت کی کمی۔زانی میں تقویٰ نہیں پایا جائے گا، اس کے وعدے میں وفا نہیں ہوگی، اس کی بات میں سچائی نہیں ہوگی، سچائی پر قائم نہیں رہے گا، اپنے اہل وعیال کے حق میں مکمل غیرت نہیں کرے گا (یعنی بیوی، بہن، بیٹی کے بے پردہ ہونے وغیرہ پر غیرت نہیں کرے گا۔) زانی میں دھوکہ ہوگا، جھوٹ ہوگا، خیانت ہوگی، حیاء کی کمی ہوگی، زانی کے دل سے غیرت چلی جاتی ہے، زنا رب تعالیٰ کے غضب کا موجب ہے، زانی کے چہرے سے نور ختم ہوجاتا ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے، اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے، زانی کو فقر وفاقہ لاحق ہوتا ہے، زانی کی عزت اللہ عزوجل اور لوگوں کی نظر میں ختم ہوجاتی ہے، زانی کے اچھے نام ختم ہوکر بُرے نام پڑ جاتے ہیں، زانی کا ایمان کامل سلب ہوجاتا ہے۔

(غذاء الألباب فى شرح منظومة الآداب، جلد2، صفحہ 441، مؤسسة قرطبة، مصر)

کثرتِ زنا کثرتِ اموات کا باعث ہے

زنا کے کچھ نقصانات ایسے ہیں جس کا اثر زانی کی ذات کے ساتھ خاص ہوتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ اس کا وبال پورے معاشرے پر ہوتا ہے۔ جب زنا کی کثرت ہو جائے تو پورے معاشرے پر آزمائش آتی ہے چنانچہ الکبائر میں ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی (المتوفی 748ھ) لکھتے ہیں "قال صلی الله علیه و سلم ما ظهر فی قوم الربا إلا ظهر فیهم الجنون و لا ظهر فی قوم الزنا إلا ظهر فیهم الموت و ما بخس قوم الکیل و الوزن إلا منعهم الله القطر" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس قوم میں سود عام ہو جائے اس میں جنون عام ہو جاتا ہے اور جس قوم میں زنا عام ہو جائے اس میں اموات عام ہو جاتی ہیں جو قوم تول میں کمی کرتی ہے اللہ عزوجل اس پر بارش کو بند کر دیتا ہے۔ (الکبائر، صفحہ 63، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

ذم الہوی میں جمال الدین ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن محمد الجوزی (المتوفی 597ھ) فرماتے ہیں "عن عطاء الخراسانی قال إذا ظهر الزنا کثر الموت و إذا أکل الربا کان الخسف و الزلزلة و إذا جار الحکام قحط المطر و إذا منعت الزکاة هلکت الماشیة" ترجمہ: حضرت عطاء خراسانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب زنا عام ہو جائے تو اموات کی کثرت ہو جاتی ہے اور جب سود کھانا عام ہو جائے تو زمین میں دھنسنا اور زلزلوں کی کثرت ہو جاتی ہے، جب حکام ظلم کریں تو بارش کا قحط ہو جاتا ہے اور جب زکوۃ نہ دی جائے تو معیشت تباہ ہو جاتی ہے۔ (ذم الہوی، صفحہ 194)

فحاشی کا عام ہونا طاعون جیسی بیماریوں کا موجب ہے

زنا و بے حیائی عام ہونے پر ایڈز کے ساتھ ساتھ دیگر کئی مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں چنانچہ ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے "عن عبد الله بن عمر، قال: أقبل علینا رسول

الله صلى الله عليه وسلم، فقال يا معشر المهاجرين خمس إذا ابتليتم بهن، وأعوذ بالله أن تدركوهن :لم تظهر الفاحشة في قوم قط، حتى يعلنوا بها، إلا فشا فيهم الطاعون، والأوجاع التي لم تكن مضت في أسلافهم الذين مضوا، ولم ينقصوا المكيال والميزان، إلا أخذوا بالسنين، وشدة المئونة، وجور السلطان عليهم، ولم يمنعوا زكاة أموالهم، إلا منعوا القطر من السماء، ولولا البهائم لم يمطروا، ولم ينقضوا عهد الله، وعهد رسوله، إلا سلط الله عليهم عدوا من غيرهم، فأخذوا بعض ما في أيديهم، وما لم تحكم أئمتهم بكتاب الله، ويتخيروا مما أنزل الله، إلا جعل الله بأسهم بينهم ''ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم وستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی زکوۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برسے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ انکے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور باہمی

اختلافات میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب العقوبات، جلد 2، صفحہ 1332، دار إحیاء الکتب العربیۃ، الحلبی)

زنا کی نحوست سے پورا لشکر تتر بتر ہونا

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قوم جبارین سے جنگ کا قصد کیا اور سرزمین شام میں نزول فرمایا تو بلعم باعورا کی قوم اس کے پاس آئی اور اس سے کہنے لگی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت تیز مزاج ہیں اور ان کے ساتھ کثیر لشکر ہے وہ یہاں آئے ہیں ہمیں ہمارے بلاد سے نکالیں گے اور قتل کریں گے اور بجائے ہمارے بنی اسرائیل کو اس سرزمین میں آباد کریں گے، تیرے پاس اسمِ اعظم ہے اور تیری دعا قبول ہوتی ہے تو نکل اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر اللہ تعالیٰ انہیں یہاں سے ہٹا دے۔ بلعم باعورا نے کہا تمہارا برا ہو حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان کے ساتھ فرشتے ہیں اور ایمان دار لوگ ہیں، میں کیسے ان کے خلاف دعا کروں؟ میں جانتا ہوں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کا مرتبہ ہے اگر میں ایسا کروں تو میری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ مگر قوم اس سے اصرار کرتی رہی اور بہت الحاح وزاری کے ساتھ انہوں نے اپنا یہ سوال جاری رکھا تو بلعم باعورا نے کہا کہ میں اپنے ربّ کی مرضی معلوم کرلوں اور اس کا یہی طریقہ تھا کہ جب کبھی کوئی دعا کرتا پہلے مرضی الٰہی معلوم کرلیتا اور خواب میں اس کا جواب مل جاتا چنانچہ اس مرتبہ بھی اس کو یہی جواب ملا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہیوں کے خلاف دعا نہ کرنا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ میں نے اپنے ربّ سے اجازت چاہی تھی مگر میرے ربّ نے ان پر دعا کرنے کی ممانعت فرمادی۔ تب قوم نے اس کو ہدیئے اور نذرانے دیئے جو اس نے قبول کئے اور قوم نے اپنا سوال جاری رکھا تو پھر دوسری مرتبہ بلعم باعورا نے ربّ تبارک وتعالیٰ سے اجازت

چاہی اس کا کچھ جواب نہ ملا، اس نے قوم سے کہہ دیا کہ مجھے اس مرتبہ کچھ جواب ہی نہ ملا قوم کے لوگ کہنے لگے کہ اگر اللہ کو منظور نہ ہوتا تو وہ پہلے کی طرح دوبارہ بھی منع فرماتا اور قوم کا اِلحاح واصرار اور بھی زیادہ ہوا حتیٰ کہ انہوں نے اس کو فتنہ میں ڈال دیا اور آخر کار وہ بددعا کرنے کے لئے پہاڑ پر چڑھا تو جو بددعا کرتا اللہ تعالیٰ اس کی زبان کو اس کی قوم کی طرف پھیر دیتا تھا اور اپنی قوم کے لئے جو دعائے خیر کرتا تھا بجائے قوم کے بنی اسرائیل کا نام اس کی زبان پر آتا تھا۔ قوم نے کہا اے بلعم یہ کیا کر رہا ہے؟ بنی اسرائیل کے لئے دعا کرتا ہے ہمارے لئے بددعا، کہا یہ میرے اختیار کی بات نہیں، میری زبان میرے قبضہ میں نہیں ہے اور اس کی زبان کتے کی طرح باہر نکل پڑی تو اس نے اپنی قوم سے کہا میری دنیا و آخرت دونوں برباد ہوگئیں۔ اسی کا تذکرہ اللہ عزوجل قرآن پاک میں کچھ اس طرح کیا ہے ﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِىْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ○ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہوگیا۔ اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کُتے کی طرح ہے تو اس پر حملہ کرے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔

(سورۃ الاعراف، سورۃ 7، آیت 175، 176)

جب بلعم بن باعورا مردود ہو گیا تو اس نے قوم کو یہ مشورہ دیا کہ اپنی عورتوں کا بناؤ سنگار کر کے موسیٰ علیہ السلام کے لشکر میں چھوڑ دو اگر بنی اسرائیل نے ان سے زنا کر لیا تو ہلاک ہو جائیں گے۔ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان عورتوں سے زنا کیا تو اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لشکر پر طاعون بیماری کو بھیج دیا جس کے سبب ایک دن میں موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے ستر ہزار شخص فوت ہو گئے اور پورا لشکر تتر بتر ہو گیا۔

(ماخوذ از، خزائن العرفان، تفسیر ابن عطیہ، نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس وغیرہ)

زنا سے ہونے والی حرامی اولاد باعثِ فتنہ ہے

زنا سے ہونے والی حرامی اولاد معاشرے کے لئے فتنہ ہوتی ہے کہ ان میں حرام کے جراثیم ہوتے ہیں جو معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں جیسے لوگوں پر ظلم کرنے والے کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا "لا یبغی علی الناس إلا ولد بغی أو فیه عرق منه" ترجمہ: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد اور وہ جس میں اس کی کوئی رگ ہو۔

(شعب الإیمان، تحریم اعراض الناس، جلد 9، صفحہ 53، مکتبۃ الرشد، الریاض)

اہل بیت کا ادب نہ کرنے والوں کے متعلق حضور علیہ السلام نے فرمایا "من لم یعرف حق عترتی، والأنصار، والعرب فهو لأحد ثلاث: إما منافقا، وإما لزنية، وإما لغير أي حملته أمه على غير طهور" ترجمہ: جو میری اولاد اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین میں سے ایک ہے۔ منافق ہے یا زانیہ کا بچہ یا ایسا شخص جسے اس کی ماں نے بحالت حیض حمل میں لیا۔

(شعب الإیمان، فصل فی الصلوۃ علی النبی، جلد 3، صفحہ 162، مکتبۃ الرشد، الریاض)

جب اہل بیت کا بے ادب حرامی ہو سکتا ہے تو انبیا علیہم السلام کا گستاخ بدرجہ اولیٰ حرامی ہو سکتا ہے۔

کئی مسلمان کہلانے والی ایکٹرس، ماڈلز، سیاسی لیڈر بے حیائی کو کوئی عیب نہیں سمجھتیں بلکہ ایک ایکٹرس کے بارے میں مشہور ہوا کہ اس نے کہا ہے کہ مرد عورت کا بوسہ لے تو اسمیں کیا حرج ہے۔ انہی ذہنیت کے لوگوں کے متعلق یحیٰ بن خالد نے فرمایا ''اذارایت الرجل بذی اللسان وقاحا دل علی انہ مدخول فی نسبہ'' ترجمہ: جب تو کسی کو دیکھے کہ فحش بکنے والا بے حیاء ہے تو جان لے کہ اس کی اصل میں خطا ہے۔

(التیسیر شرح الجامع الصغیر ،حرف اذا، جلد1، صفحہ 438، مکتبہ الامام الشافعی ، الریاض)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''حدیث صحیح میں اولاد زنا (یعنی حرامی) کی نسبت اس قدر وارد ہے کہ ''ولدالزنا شر الثلثۃ رواہ الامام محمد وابوداؤد والحاکم والبیہقی فی السنن عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ بسند حسن'' حرام کا بچہ اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔ اس کو امام محمد، ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے سنن میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سند حسن کے ساتھ روایت کیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ بھی وہی حرکات اختیار کرے، خود دوسری حدیث میں اس مطلب کی تصریح ارشاد ہوئی کہ ''ولدالزنا شر الثلثۃ اذا عمل بعمل ابویہ رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بسند حسن'' حرامی اپنے ماں باپ سے بھی بدتر ہے جبکہ ان کی طرح وہی کام کرے۔ اس کو طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن روایت کیا ہے۔

یا یہ معنی کہ یہ عادتوں خصلتوں میں غالباً ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم و عمل اس کی اصلاح نہ کریں کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی پیدا ہوتی ہے ''شمشیر نیک زاھن بد چوں کند کسے'' ناقص لوہے سے اچھی تلوار کوئی کیسے بنائے۔

اور یہی مطلب ہے اس حدیث کا کہ "فرخ الزنا لایدخل الجنة رواہ ابن عدی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند ضعیف" زنا کا چوزہ جنت میں نہ جائے گا۔ اس کو ابن عدی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

یعنی غالبا اس سے وہ افعال صادر ہوں گے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے، بالجملہ یہ مطلب کسی طرح نہیں کہ ان کے گناہ کا عذاب اس پر ہو یا بے گناہ وعید کا مستحق ہو، مگر اس امر نکاح میں شرع مطہر نے کفاءت کا بھی لحاظ فرمایا ہے دختروں کے لئے مطلقا بالغہ ہوں خواہ نابالغہ اور پسروں کے لئے جبکہ نابالغ ہوں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 723، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فصل سوم: مراتبِ زنا

ویسے تو زنا کے متعلق شدید وعید آئی ہیں لیکن اس کے درجات بھی ہیں کہ بعض سے زنا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے۔

کنوارے اور شادی شدہ کا زنا کرنا

کنوارے کی بنسبت شادی شدہ کا زنا کرنا زیادہ گناہ ہے۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) میں لکھتے ہیں "أن من زنی بامرأة كانت متزوجة كان عليها وعليه فى القبر نصف عذاب هذه الأمة فإذا كان يوم القيامة يحكم الله سبحانه وتعالى زوجها فى حسناته هذا إن كان بغير علمه فإن علم وسكت حرم الله عليه الجنة لأن الله تعالى كتب على باب الجنة أنت حرام على الديوث وهو الذى يعلم بالفاحشة فى أهله ويسكت ولا

یغار " ترجمہ: بے شک جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور زانی پر اس امت کے عذاب میں سے نصف عذابِ قبر ہوگا۔ جب قیامت کا دن آئے گا تو اس عورت کے شوہر کو اللہ عزوجل حکم دے گا کہ اس کی بیوی سے زنا کرنیوالے کی نیکیاں لے لے۔ یہ حکم اس صورت میں ہوگا کہ اس کی بیوی سے زنا اس کی لاعلمی میں ہو۔ اگر شوہر کو پتہ تھا پھر بھی خاموش رہا تو ایسے شخص پر اللہ عزوجل نے جنت کو حرام فرمایا۔ جنت کے دروازے پر لکھا ہے کہ جنت دیوث پر حرام ہے۔ دیوث وہ ہے کہ جسے اپنے اہل کی فحاشی کو پتہ ہو پھر بھی وہ اس پر خاموش رہے اور اسے غیرت نہ آئے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ222، دار الفکر، بیروت)

پڑوسی کی بیوی سے بدکاری کرنا

پڑوسی کی بیوی سے زنا اجنبی عورت سے زیادہ سخت ہے۔ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے "عن عمرو بن شرحبیل قال قال عبد اللہ قال رجل یا رسول اللہ أی الذنب أکبر عند اللہ قال أن تدعو للہ ندا وھو خلقك قال ثم أی قال أن تقتل ولدك مخافة أن یطعم معك قال ثم أی قال أن تزانی حلیلة جارك " ترجمہ: حضرت عمرو بن شرجیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کونسا گناہ بڑا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل جس نے تجھے پیدا کیا اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا۔ اس نے عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر دینا کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گا۔ عرض کیا پھر کونسا گناہ بڑا ہے فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب کون الشرك أقبح الذنوب وبیان أعظمها بعده، جلد1، صفحہ90، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

مسند احمد کی حدیث پاک حضرت مقداد بن اسود سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے پوچھا"ما تقولون فی الزنا؟ قالوا :حرمه الله ورسوله، فهو حرام إلى يوم القيامة، قال :فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحابه:لأن يزني الرجل بعشرة نسوة، أيسر عليه من أن يزني بامرأة جاره، قال :فقال:ما تقولون فی السرقة؟ قالوا :حرمها الله ورسوله فهی حرام، قال:أن يسرق الرجل من عشرة أبيات، أيسر عليه من أن يسرق من جاره "ترجمہ:تم زنا کے متعلق کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی زنا کو اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام فرمایا ہے اور یہ قیامت تک حرام ہے۔حضور علیہ السلام نے صحابہ سے فرمایا: آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اس سے آسان ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا تم چوری کے متعلق کیا کہتے ہو؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حرام فرمایا ہے۔حضور علیہ السلام نے فرمایا: آدمی کا دس گھروں میں چوری کرنا اس سے آسان ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کے گھر چوری کرے۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،بقية حديث المقداد بن الأسود ،جلد 39،صفحہ 277، مؤسسة الرسالة،بیروت)

پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا اس لئے زیادہ قبیح کہا گیا کہ پڑوسی سے ایسی توقع نہیں ہوتی،اس سے بندہ مطمئن ہوتا ہے اور اس سے امن کی امید ہوتی ہے۔شریعت نے اس پر احسان واکرام کرنے کا حکم دیا ہے۔اسی طرح استاد یا پیر کی بیٹی سے زنا زیادہ سخت ہے۔

رشتہ دار سے زنا کرنا

اسی طرح ہر وہ رشتہ جس سے یہ توقع نہ ہو اس کا ایسا عمل زیادہ قبیح ہے کہ یہاں اعتماد کے رشتے کو ٹھیس پہنچانا اور کئی حقوق کی پامالی کرنا ہے۔ لہٰذا غیر کی بنسبت اپنے گھر میں سے کسی غیر محرم عورت جیسے چچی، ممانی، کزن وغیرہ سے زنا زیادہ گناہ ہے اور معاذ اللہ محرم عورت جیسے ساس، بہن، ماں، بیٹی سے زنا اعظم گناہ ہے۔ الکبائر میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی 748ھ) نقل کرتے ہیں" وأعظم الزنا الزنا بالأم والأخت وامرأة الأب وبالمحارم "ترجمہ: اعظم زنا اپنی والدہ، بہن اور باپ کی بیوی اور دیگر محارم سے زنا کرنا ہے۔ (الکبائر، صفحہ 54، دار الندوة الجديدة، بيروت)

محرم عورت سے زنا کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا چنانچہ مصنف عبد الرزاق کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" لا يدخل الجنة من زنى بذات محرم "ترجمہ: جس نے محرم سے زنا کیا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(المصنف، كتاب الطلاق، باب الرجل يزني بام امرأته، وابنتها، وأختها، جلد 7، صفحہ 199، المجلس العلمي، الهند)

بوڑھے آدمی کا زنا کرنا

جوان کی بہ نسبت بوڑھے کا زنا کرنا زیادہ شدید ہے۔ مسند البزار میں ہے" عن عبد الله بن بريدة عن أبيه رضى الله عنه إن السماوات السبع والأرضين السبع والجبال ليلعن الشيخ الزاني "ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ کہ سات آسمان اور سات زمینیں اور پہاڑ بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں۔

(مسند البزار، مسند بريدة بن الحصيب رضى الله عنه، جلد 10، صفحہ 310، مكتبة العلوم والحكم، المدينة المنورة)

وجہ اس کی یہ ہے کہ بوڑھے نے اپنی پوری زندگی گزار دی اور کمال عقل پالی، زندگی میں کئی تجربات ہوئے، معاشرے میں ہونے والے زنا کے انجام دیکھے، شہوت کم ہوگئی، اب آگے صرف موت ہے اس کے باوجود بجائے رب تعالیٰ سے ڈرنے اور موت کی تیاری کرنے کی بجائے زنا جیسے لعنتی کام میں مبتلا ہونا اس کے غافل ہونے پر دلیل ہے جبکہ جوان آدمی بوڑھے کی بنسبت سمجھدار نہیں ہوتا اور شہوت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

عالم کا زنا کرنا

اسی طرح جاہل کی بنسبت عالم کا ایسا کرنا زیادہ قبیح ہے۔ الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) لکھتے ہیں "أن الزنا له مراتب:فهو بأجنبية لا زوج لها عظيم، وأعظم منه بأجنبية لها زوج، وأعظم منه بمحرم، وزنا الثيب أقبح من البكر بدليل اختلاف حديهما، وزنا الشيخ لكمال عقله أقبح من زنا الشاب، والحر والعالم لهما أقبح من القن والجاهل"

ترجمہ: زنا کے مراتب ہیں: اجنبیہ عورت جس کا شوہر نہیں اس سے زنا عظیم ہے اور جس کا شوہر ہے اس سے زنا زیادہ عظیم گناہ ہے اور اس سے بھی زیادہ محرم عورت سے زنا کرنا ہے۔ شادی شدہ کا زنا کنوارے سے زیادہ قبیح ہے، وجہ یہ ہے کہ دونوں کی سزاؤں میں فرق ہے (یعنی شادی شدہ زانی کی سزا زیادہ سخت ہے۔) بوڑھا کہ اس کو زیادہ عقل ہوتی ہے اس کا زنا کرنا جوان کی بنسبت زیادہ قبیح ہے اور آزاد اور عالم کا زنا کرنا غلام اور جاہل سے زیادہ قبیح ہے۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ 226، دار الفکر، بیروت)

مبارک گھڑی و مبارک جگہ پر بدکاری کرنا

پھر اگر یہ زنا کسی مبارک جگہ یا گھڑی میں کیا جائے تو اور زیادہ حرام ہوتا ہے جیسے

مکہ، مدینہ اور رمضان شریف کے مہینے میں چنانچہ الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے ''فإن اقترن بذلك أن يكون في شهر حرام، أو بلد حرام، أو وقت معظم عند الله كأوقات الصلوات وأوقات الإجابة تضاعف الإثم'' ترجمہ: اگر زنا حرام مہینوں میں یا حرمت والے شہر میں یا ان اوقات میں کیا جائے تو اوقات اللہ عزوجل کے ہاں معظم ہیں جیسے نماز کے اوقات یا قبولیت کے اوقات تو اس کا گناہ اور بڑھ جاتا ہے۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد24، صفحہ19، دار الصفوة، مصر)

فصل چہارم: لواطت (Homosexuality) کا عذاب

مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا لواطت کہلاتا ہے جسے اغلام بازی، لونڈے بازی، Gay بھی کہا جاتا ہے۔ قرآن وحدیث میں لواطت کی شدید مذمت کی گئی ہے اور اس پر سخت وعید وارد ہیں۔

لواطت زنا سے بھی بدتر ہے

البحر الرائق میں ہے'' أن اللواطة محرمة عقلا وشرعا وطبعا بخلاف الزنا وأنه ليس بحرام طبعا فكانت أشد حرمة منه وفي فتح القدير وهل تكون اللواطة في الجنة أي هل يجوز كونها فيها والصحيح أنها لا تكون فيها؛ لأنه تعالى سماه خبيثة فقال تعالى ﴿كانت تعمل الخبائث﴾ والجنة منزهة عنها ملخصا'' ترجمہ: بے شک لواطت عقلاً اور شرعاً اور طبعاً حرام ہے بخلاف زنا کے کہ زنا طبعا حرام نہیں ہے۔ تو لواطت کی حرمت زنا سے زیادہ سخت ہے۔ فتح القدیر میں ہے کہ جنت میں (جو حوریں ملیں گی ان سے) لواطت جائز ہوگی؟ صحیح یہ ہے کہ جنت میں لواطت نہیں ہوگی (اگرچہ حوروں سے صحبت ہوگی۔) اللہ عزوجل نے لواطت کا نام خبیث رکھا اور

فرمایا وہ بستی (یعنی قوم لوط) گندے کام کرتی تھی۔ اور جنت خباثت سے منزہ ہے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، وطء امرأة أجنبية فی دبرہا، جلد5، صفحہ17، دار الکتاب الإسلامی)

جانور بھی لواطت نہیں کرتے

یہ ایسا قبیح فعل ہے کہ سوائے گدھے اور خنزیر کے جانور بھی نہیں کرتے۔ شعب الایمان کی روایت ہے"عن عرفط العبدی قال سمعت ابن سيرين، يقول ليس شیء من الدواب يعمل عمل قوم لوط إلا الخنزير والحمار" ترجمہ: عرفط العبدی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ جانورں میں کوئی بھی جانور لواطت نہیں کرتا سوائے خزیر اور گدھے کے۔

(شعب الإيمان، تحريم الفروج، جلد7، صفحہ287، مکتبة الرشد، ریاض)

لواطت کرنے والے پر لعنتوں کی برسات

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے"عن أبی هريرة، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :لعن الله سبعة من خلقه من فوق سبع سمواته، وردد اللعنة على واحد منهم ثلاثا، ولعن كل واحد منهم لعنة تكفيه، فقال :ملعون من عمل عمل قوم لوط، ملعون من عمل عمل قوم لوط، ملعون من عمل عمل قوم لوط، ملعون من ذبح لغير الله، ملعون من أتى شيئا من البهائم، ملعون من عق والديه، ملعون من جمع بين المرأة وبين ابنتها، ملعون من غير حدود الأرض، ملعون من ادعى إلى غير مواليه" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اپنی مخلوق میں سے سات بندوں پر لعنت فرمائی سات آسمانوں کے اوپر سے اور ان میں سے ایک پر وہ لعنت تین مرتبہ لوٹائی،

حالانکہ ان میں سے ہر ایک پر اس نے ایسی لعنت کی تھی کہ وہ ایک لعنت ہی ان کو کافی تھی۔پھر آپ نے فرمایا: وہ ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے، وہ ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے، وہ ملعون ہے جو قوم لوط والا عمل کرے، ملعون ہے وہ جو غیر اللہ کیلئے ذبح کرے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کا نام لے کر جانور ذبح کیا جائے) ملعون ہے وہ جو جانوروں سے بدکاری کرے، ملعون ہے وہ جو والدین کی نافرمانی کرے، ملعون ہے وہ جو کسی عورت اور اس کی بیٹی دونوں کو (نکاح میں) جمع کرے، ملعون ہے وہ جو زمین کی حد میں تبدیلی کرے (یعنی زمین کی حد کو زیادہ کر کے اپنے بھائی کی زمین پر قبضہ کرلے) ملعون ہے وہ جو اپنے موالی کے غیر کی طرف خود کو منسوب کرے۔

(المعجم الأوسط ،باب الميم ،من اسمه :معاذ،جلد8،صفحہ234،دار الحرمين ،القاہرة)

دوسری روایت میں ہے"لعن الله من عمل عمل قوم لوط، ولعن الله من عمل عمل قوم لوط، ولعن الله من عمل عمل قوم لوط "ترجمہ: اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی جو قوم لوط کا عمل کرے، اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی جو قوم لوط کا عمل کرے، اللہ عزوجل نے لعنت فرمائی جو قوم لوط کا عمل کرے۔

(المعجم الكبير،باب العين ،عكرمة عن ابن عباس،جلد11،صفحہ218، مكتبة ابن تيمية،القاہرة)

لواطت کرنے والے پر رب تعالیٰ کا غضب

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے"عن أبی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال:أربعة يصبحون فی غضب الله ويمسون فی سخط الله۔ قيل:من هم يا رسول الله؟ قال:المتشبهون من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال، والذی يأتی البهيمة، والذی يأتی الرجل "ترجمہ: حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ہیں جو صبح اور رات اللہ عزوجل کے غضب میں کرتے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ چار کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی جو عورتوں کی مشابہت کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں کی مشابہت کرتی ہیں، جو جانور سے وطی کرے اور وہ جو آدمی سے وطی کرے۔

(شعب الایمان، تحریم الفروج، جلد7، صفحہ278، مکتبۃ الرشد، ریاض)

الکبائر میں محمد بن احمد الذہبی (المتوفی748ھ) لکھتے ہیں "روی أنه إذا رکب الذکر الذکر اهتز عرش الرحمن خوفا من غضب الله تعالی و تکاد السماوات أن تقع علی الأرض فتمسك الملائکة بأطرافها و تقرأ قل هو الله أحد إلی آخرها حتی یسکن غضب الله عز و جل وجاء عن النبی صلی الله علیه و سلم أنه قال سبعة یلعنهم الله تعالی ولا ینظر إلیهم یوم القیامة ویقول ادخلوا النار مع الداخلین الفاعل والمفعول به یعنی اللواط و ناکح البهیمة و ناکح الأم و ابنتها و ناکح یده إلا أن یتوبوا" ترجمہ: مروی ہے کہ جب مرد آپس میں لواطت کرتے ہیں تو رحمٰن کا عرش رب تعالیٰ کے غضب سے کانپتا ہے، قریب ہوتا کہ وہ ان پر گر جائے۔ فرشتے عرش کو اطراف سے پکڑے رکھتے ہیں اور ایک ایک کر کے سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے ہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل کا غضب تھم جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا سات ایسے شخص ہیں جن پر قیامت والے دن رب تعالیٰ لعنت فرمائے گا اور ان کی طرف نظر نہیں فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان کو جہنمیوں کے ساتھ جہنم میں داخل کردو (وہ سات یہ ہیں) لواطت کرنے والا اور کروانے والا، جانور سے وطی کرنے

والا، اپنی ماں اور بیٹی سے زنا کرنے والا اور مشت زنی کرنے والا۔ مگر یہ کہ وہ (مرنے سے پہلے) توبہ کرلیں۔ (الكبائر، صفحه 50، دار الندوة الجديدة، بيروت)

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے ”عن أنس بن مالك، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: سبعة لا ينظر الله عز وجل إليهم يوم القيامة، ولا يزكيهم، ولا يجمعهم مع العالمين، يدخلهم النار أول الداخلين إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، فمن تاب تاب الله عليه الناكح يده، والفاعل والمفعول به، والمدمن بالخمر، والضارب أبويه حتى يستغيثا، والمؤذي جيرانه حتى يلعنوه، والناكح حليلة جاره “ترجمہ: حضرت انس بن مالک سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سات شخص وہ ہیں جن کی طرف اللہ عزوجل قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالمین کے ساتھ جمع کرے گا اور انہیں سب سے پہلے جہنم میں داخل کرے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، تو جو توبہ کرے اللہ عزوجل توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (وہ سات شخص درج ذیل ہیں:) مشت زنی کرنے والا، لواطت کرنے والا اور کروانے والا، عادی شرابی، والدین کو مارنے والا یہاں تک کہ والدین استغاثہ کریں، پڑوسیوں کو تنگ کرنے والا یہاں تک کہ وہ اس پر لعنت کریں اور اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(شعب الإيمان، تحريم الفروج---، جلد 7، صفحه 329، مكتبة الرشد، الرياض)

لواطت کرنے والا قبر کے اندر خنزیر کی شکل میں

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”قال ابن عباس رضي الله عنهما أن اللوطي إذا مات من غير توبة فإنه يمسخ في قبره خنزيرا “ترجمہ: حضرت ابن

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اگر لواطت کرنے والا بغیر توبہ مرجائے تو اسے قبر میں خنزیر بنادیا جائے گا۔ (الکبائر، صفحہ 57، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

لوطی لواطت کی حالت میں قبر سے نکلے گا

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "عن ابن عباس قال من خرج من الدنیا علی حال خرج من قبرہ علی تلك الحال حتی إن اللوطی یخرج یعلق ذکرہ علی دبر صاحبہ مفتضحین علی رءوس الخلائق یوم القیامۃ "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جو جس حال میں دنیا سے جائے گا قبر سے اسی حال میں نکلے گا۔ یہاں تک کہ لوطی قبر سے اس حالت میں اٹھے گا کہ اس کی شرمگاہ دوسرے کی شرمگاہ میں داخل ہوگی اور قیامت والے دن پوری مخلوق کے سامنے رسوا ہونگے۔

(ذم الھوی، صفحہ 209)

لوطی قیامت والے دن بندر اور خنزیر کی شکل میں

ذم الھویٰ میں ہے "عن عبد اللہ بن عمرو قال یحشر اللوطیون یوم القیامۃ فی صورۃ القردۃ و الخنازیر" ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوطی کا قیامت والے دن بندر اور خنزیر کی شکل میں حشر ہوگا۔

(ذم الھوی، صفحہ 209)

لواطت کرنے والے کا حشر قوم لوط کے ساتھ

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں "عن أنس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات من أمتی یعمل عمل قوم لوط نقلہ اللہ إلیھم حتی یحشر معھم "ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس حال میں مرا کہ قوم لوط جیسا عمل کرتا ہو تو اللہ عزوجل اس شخص کو اس قوم لوط کی طرف منتقل کر دے گا اور انہیں کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔

(ذم الھوی، صفحہ 208)

کنز العمال میں ہے ''من مات وھو یعمل عمل قوم لوط سار به قبره حتى يصير معهم ويحشر يوم القيامة معهم '' ترجمہ: جو اس حال میں مرا کہ قوم لوط جیسا عمل کرتا ہو تو اس کی قبر قوم لوط کی طرف منتقل ہو جائے گی، یہاں کہ قیامت والے دن قوم لوط کے ساتھ اس کا حشر ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، الاکمال من الفرع الخامس فی حد اللواطة وإتيان البهيمة، جلد5، صفحہ 506، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

لوطی جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبیا کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ جو اغلام بازی کرے گا، وہ جنت کی بو بھی نہیں پائے گا، حالانکہ اس کی بو پانچسو (500) برس کی مسافت سے آتی ہے۔''

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 181، مکتبہ اسلامیات، لاہور)

لواطت اور اس کی نجاست

شعب الایمان کی حدیث پاک ہے ''عن مجاهد قال لو أن الذى يعمل ذلك العمل يعنى عمل قوم لوط اغتسل بكل قطرة من السماء، وكل قطرة فى الأرض لم يزل نجسا '' ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ لواطت کے بعد اگر آسمان وزمین کے پانی کے ساتھ غسل کیا جائے تب بھی اس کی نجاست ختم نہیں ہو گی۔

(شعب الإيمان، تحريم الفروج، جلد7، صفحہ 287، مکتبۃ الرشد، ریاض)

الدینار من حدیث المشائخ الکبار میں شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن احمد الذہبی (المتوفی 748ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم ابن شماس فرماتے ہیں" سمعت الفضیل بن عیاض یقول لو أن لوطیا اغتسل بکل قطرة من السماء لقی الله غیر طاهر "ترجمہ: میں نے فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: اگر لوطی آسمان کے تمام قطرات سے بھی غسل کرے تب بھی وہ رب تعالیٰ سے ناپاکی کی حالت میں ملے گا۔ (الدینار من حدیث المشایخ الکبار،صفحہ48، مکتبۃ القرآن،القاہرۃ)

زمین کا لواطت پر چلانا

ذم اللواط میں ابوبکر محمد بن الحسین الآجری البغدادی (المتوفی 360ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت عباس دوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا" بلغنی أن الأرض تعج من ذکر علی ذکر "ترجمہ: مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ جب مرد مرد کے ساتھ بدفعلی کرتا ہے تو زمین اس پر چلاتی ہے۔ (ذم اللواط،صفحہ33، مکتبۃ القرآن، القاہرۃ)

لواطت کرنے والے کے فرض ونوافل قبول نہیں

علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں" عن أبی هریرة و ابن عباس قالا خطبنا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال فی خطبته من نکح امرأة فی دبرها أو غلاما أو رجلا حشر یوم القیامة أنتن من الجیفة ینادی به الناس حتی یدخله الله نار جهنم ویحبط الله عمله ولا یقبل منه صرفا ولا عدلا ویجعل فی تابوت من النار ویسمر علیه بمسامیر من حدید من نار "ترجمہ: حضرت ابوہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: جو عورت کی دبر (پچھلے مقام) یا غلام یا آدمی کی دبر میں

جماع کرے تو اس حال میں قیامت والے دن آئے گا کہ اس سے مردار سے بھی زیادہ بدبو آئے گی، لوگوں میں سے پکارا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل اسے جہنم میں داخل کرے گا اور اللہ عزوجل اس کے اعمال کو ضائع فرمادے گا اور اس کے فرض ونوافل قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کو آگ کے تابوت میں رکھا جائے گا اور اس پر آگ کے کیل ٹھونکے جائیں گے۔

(ذم الهویٰ، صفحہ 207)

لواطت کی تاریخ، عذاب اور ترہیب کے متعلق جاننے کے لئے امیر اہل سنت سیدی ومرشدی حضرت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی مختصر وجامع اور دل پر اثر کرنے والی کتاب ''قوم لوط کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کریں۔

لواطت کے دنیاوی نقصانات

☆ لواطت نکاح کی رغبت کو ختم کردیتی ہے جبکہ نکاح افزائش نسل کا سبب ہے۔

☆ لواطت کے سبب مرد عورت کے قابل نہیں رہتا کہ مرد اپنی مردانہ طاقت ختم کر بیٹھتا ہے۔

☆ لواطت کرنے والے کی بیوی اس سے متنفر ہوجاتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ لواطت کرنے والا بیوی سے بھی لواطت کرتا ہے تو یہ عورت کے لئے نفرت کا باعث ہوتا ہے۔

☆ لواطت منتقل ہونے والی عادت ہے کہ جس مرد سے بدفعلی کی جاتی ہے وہ آگے دوسروں سے بھی بدفعلی کرتا ہے۔

☆ لواطت اعصابی کمزوری کا باعث ہے کہ اس سے عضو خاص سمیت جسم کے کئی اعضا متاثر ہوتے ہیں۔

☆ ایک ڈاکٹر کے مطابق وہ امراض جو لواطت جنسی سے منتقل ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں :۔ایڈز، یہ ایک ایسا مرض ہے جس سے قوت مناعت جاتی رہتی ہے جس سے عادتاً موت واقع ہوجاتی ہے۔ جگر کی بیماری، زہری کا مرض، مرض سیلان، جرثومی میلان کی جلن، ٹائیفائڈ، ایمیاء کا مرض، انتڑیوں میں کیڑے پڑنا، خارش (چنبل)، زیرناف جوؤں کا پڑنا، سائٹومگلک وائرس جو سرطان کا باعث بنتا ہے، تناسلی امراض۔

☆ لواطت کروانے والے کو کمر درد کی شدید تکلیف ہوجاتی ہے جو بڑھ کر کینسر تک پہنچ جاتی ہے۔

☆ لوطی کی عقل دیگر معاملات میں مفلوج ہوجاتی ہے کہ وہ ساری عقل مفعول کو قابو کرنے پر ہی لڑاتا ہے۔

☆ لواطت کا نشہ بڑھاپے میں بھی ختم نہیں ہوتا کہ بوڑھا شخص بھی اپنی شہوت کو بہانے سے گلے مل کر یا پیار دے کر پورا کرتا ہے۔

☆ لوطی کو زانی سے بھی زیادہ لعن طعن کی جاتی ہے اور اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اگر کوئی رنگے ہاتھوں پکڑا جائے تو اسے خوب ذلیل وخوار کیا جاتا ہے، بلکہ یہاں تک سننے میں آیا ہے کہ اس کا منہ کالا کر کے، گدھے پر بٹھا کر گلی محلے میں پھرایا جاتا ہے۔

لواطت کے نقصانات کو یورپ کے کفار ڈاکٹروں نے بھی تسلیم کیا ہے اور اپنی تحقیقات میں واضح کیا ہے کہ لواطت کے ذریعے ایک بیماری HIV بڑھ رہی ہے۔ ایچ آئی وی کا مطلب ہے ''انسانی قوت مدافعت میں کمی کا وائرس'' یہ ایک ایسا وائرس (جرثومہ) ہے جو جسم کے مدافعتی نظام پر حملہ کرتا ہے۔ ایک عرصے کے بعد ایچ آئی وی جسم کو اس حد

تک کمزور کردیتا ہے کہ معمولی بیماری کے خلاف بھی مدافعت کی سکت نہیں رہتی اور آخر کار متاثرہ شخص میں بیماری کی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ان علامات کے مجموعے کو ایڈز کہتے ہیں۔انٹرنیٹ میں ایک اس کے نقصانات پر کئی تحقیقات کی گئی ہیں یہی وجہ ہے کہ یورپین ممالک میں بھی اس کی قانونی کی اجازت نہیں کہ اس سے کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔جن میں ایڈز، کینسر کے ساتھ ساتھ عمر میں کمی ہونے کی بھی صراحت کی گئی ہے۔

لواطت کی تباہ کاریوں کے متعلق چندرپورٹس پیش خدمت ہیں:۔

CDC رپورٹ کے مطابق امریکہ میں لواطت کرنے والوں میں 61 فیصد HIV کی بیماری ہے، جن میں زیادہ تر 13 سال سے لے کر 29 سال تک کے نوجوان ہیں۔یہی HIV وائرس AIDS کا باعث بنتا ہے۔CDC کی رپورٹ کے مطابق امریکہ کے 21 بڑے شہروں میں 19% لواطت میں مبتلا لوگ HIV جیسی بیماری کا شکار ہیں اور 44% لوگ اس بیماری سے بے خبر ہیں (جبکہ وہ بھی اس بیماری میں مبتلا ہیں۔)پوری تفصیلی رپورٹ یہ ہے:۔

Disease2% of U.S. population is gay yet it accounts for 61% of HIV infection: "Men who have sex with men [MSM] remain the group most heavily affected by new HIV infections. While the CDC estimates that MSM represent only 2 percent of the U.S. population, they accounted for the majority (61 percent; 29,300) of all new HIV infections in 2009.

Young MSM (ages 13 to 29) were most severely affected, representing more than one quarter of all new HIV infections nationally (27 percent; 12,900 in 2009)(Center for Disease Control, cdc.gov/nchhstp/newsroom/HIVIncidencePressRelease.html)

"A recent CDC study found that in 2008 one in five (19%) MSM in 21 major US cities were infected with HIV, and nearly half (44%) were unaware of their infection. (http://www.cdc.gov/hiv/topics/msm/index.htm)

U.K میں 25 فیصد ایچ آئی وی بیماری ہے اور یونائیٹڈ کنگڈم میں چھیاسی ہزار پانچ سو لوگ اس بیماری میں مبتلا ہیں۔

25% of HIV infected in U.K. unaware of their infection: "Of the estimated 86,500 people living with HIV in the United Kingdom, about 25 percent are not aware they are infected, the Health Protection Agency said recently." (The Body, thebody.com/content/art59714.html)

(http://carm.org/is-homosexuality-dangerous)

AMFAR کے مطابق زنا کے مقابلے میں لواطت کرنے سے AIDS کی

بیماری کا خطرہ 10 گنا زیادہ ہوتا ہے۔72 فیصد ایچ آئی وی ایڈز انفیکشن لواطت کے سبب ہوتا ہے اور ہائپا ٹائیٹس B اور C بھی لواطت کے سبب پھیلتا ہے۔پوری رپورٹ یوں ہے:۔

HIV/AIDS. Despite efforts by gay activists to disassociate homosexuality from the spread of AIDS, homosexual behavior, particularly among males, is associated with an increased risk of HIV. Although HIV can be transmitted through both vaginal and anal intercourse, receptive anal sex without a condom is at least 10 times more risky for contracting HIV than vaginal sex without a condom, according to amfAR.

Not surprisingly, MSM experience the majority of HIV/AIDS diagnoses. According to the CDC, MSM accounted for 72 percent of all HIV infections among men in 2005 (this includes men who have sex with men and inject drugs). Among all individuals diagnosed with HIV/AIDS in 2005, MSM accounted for 53 percent of cases.

Recent studies in cities across the U.S. show an alarming increase in HIV infection among homosexual men, particularly in young MSM. The CDC reports that the number of HIV/AIDS diagnoses for MSM (including MSM who inject drugs) increased by 13 percent from 2001 to 2005.[xxxviii]

In May 2007, the U.S. Food and Drug Administration (FDA) renewed its 15-year policy banning men who have had sex with men at any time since 1977 from donating blood. The FDA's explanation for the policy includes the following facts:"Men who have had sex with men since 1977 have an HIV prevalence 60 times higher than the general population, 800 times higher than first time blood donors, and 8000 times higher than repeat blood donors."

"MSM also have an increased risk of having other infections that can be transmitted to others by

blood transfusion. For example, infection with the Hepatitis B virus is about five to six times more common and Hepatitis C virus infections are about two times more common in men who have sex with men than in the general population.

اس پوری رپورٹ کا خلاصہ یوں ہے کہ CDC کی رپورٹ کے مطابق لواطت کی وجہ سے HIV اور AIDS کی بیماری بہت خطرناک حد تک بڑھ رہی ہے۔ 2007ء میں امریکہ کے ادارے FDA(Food and Drug Administration) نے اپنی 15 سالہ پالیسی کو تبدیل کرتے ہوئے لواطت میں مبتلا لوگوں پر Blood donate کرنے کی پابندی لگادی۔ FDA's نے اس پابندی کی وجہ یہ بتائی کہ جو ایک بار بھی لواطت کر لیتا ہے تو اس سے AIDS کی بیماری عام لوگوں کی نسبت 60 گنا زیادہ پھیلتی ہے۔ لواطت کی وجہ سے بہت سی دوسری بیماریاں بھی پھیلتی ہیں جیسے لواطت کرنے والوں میں Hepatitis-B کی بیماری عام لوگوں کی نسبت 5 سے 6 گنا زیادہ پائی جاتی ہیں اور Hepatitis-C کی بیماری تقریباً 2 گنا زیادہ پائی جاتی ہے۔

(http://www.ncfamily.org/FNC/0707S3.html)

ہولی وڈ اور یورپین میڈیا جو لواطت کو تقویت دینے والا ہے اور یہ ثابت کر رہا ہے کہ لواطت کا کوئی نقصان نہیں بلکہ یہ صحت کے لئے اچھی ہے (جیسا کہ جاہل میڈیا کی یہ عادت قبیحہ پاکستان میں بھی رائج ہے کہ اپنی جہالت میں حرام کو حلال ٹھہرا کر اسے فائدہ بخش سمجھتے ہیں۔) جبکہ یورپین ڈاکٹروں نے میڈیا کی اس بات کی سخت تردید کی ہے اور

کہا ہے کہ لواطت کئی خطرناک بیماری کی موجب ہے۔ چنانچہ ایک رپورٹ میں پی ایچ ڈی ہولڈر Timothy J. Dailey لکھتا ہے کہ لواطت STDs (امراضِ خبیثہ، معاشرتی بیماریاں) Hepatitis، HPV (ویں لیول کا ہائی پیچ وائرس) syphilis (آتشک گرمی:۔اس کا سبب ٹریپونیما پیلیڈم ہے۔ مرض لگنے کے چار یا پانچ ہفتوں میں عضو خاص کے اندر پھنسی نکلتی ہے اور سارا جسم دانوں سے بھر جاتا ہے 15 تا 30 سال میں سب اعصاب بیکار ہو جاتے ہیں۔) gonorrhea (سوزاک۔ گنوریا۔ پیشاب کی نالی کی مُتعدّی سوزش والی بیماری جو بقہ سوزاک سے پیدا ہوتی ہے۔) اور ایڈز جیسے بیماریوں کا موجب ہے۔ پوری رپورٹ یوں ہے:۔

"The Negative Health Effects dflomosexuality"

Timothy J. Dailey, Ph. D.

Powered by Translate

Summary:

Hollywood and the media relentlessly propagate the image of the fit, healthy, and well-adjusted homosexual. The reality is at polar opposites to this caricature: homosexual and lesbian relationships are typically characterized by instability, promiscuity, and unhealthy and risky sex practices, factors that greatly increase the incidence

of serious and incurable sexually transmitted diseases (STDs), including hepatitis, HPV, syphilis, gonorrhea, and AIDS.

Homosexual activists attempt to portray their lifestyle as normal and healthy, and insist that homosexual relationships are the equivalent in every way to their heterosexual counterparts. Hollywood and the media relentlessly propagate the image of the fit, healthy, and well-adjusted homosexual. The reality is quite opposite to this caricature which was recently conceded by the homosexual newspaper New York Blade News:

Reports at a national conference about sexually transmitted diseases indicate that gay men are in the highest risk group for several of the most serious diseases. . . . Scientists believe that the increased number of sexually tranmitted diseases (STD) cases is the result of an increase in risky sexual practices by a growing number of gay men

who believe HIV is no longer a life-threatening illness.

Instability and promiscuity typically characterize homosexual relationships. These two factors increase the incidence of serious and incurable stds. In addition, some homosexual behaviors put practitioners at higher risk for a variety of ailments, as catalogued by the following research data...

اس رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ لواطت پسندوں نے یہ باور کروانے کی کوشش کی ہے کہ لواطت کرنے والوں کی زندگی نارمل اور صحت مند گزرتی ہے اور لواطت کے تعلقات شادی کے تعلقات کی طرح ہی ہوتے ہیں۔ Hollywood میڈیا بھی بے رحمی سے اسی بات کی اشاعت کر رہا ہے لیکن حقیقت بالکل اس کے الٹ ہے۔

حال ہی میں New York کے ایک اخبار نے تسلیم کیا ہے کہ قومی مشاورت کی رپورٹ کے مطابق لواطت کرنے والوں میں بہت سی خطرناک بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ سائنسدانوں کا اس بات پر یقین ہے کہ جنسی بیماریاں لواطت ہی سے پھیلتی ہیں۔ ہم جنسی تعلقات سے لاعلاج بیماریاں پھیلتی ہیں اور لواطت میں مبتلا کچھ لوگ تو بہت سی تکلیف دہ امراض کے خطرے سے دوچار ہیں۔

(http://www.orthodoxytoday.org/articles4/DaileyHomosexuality.php)

امریکن کینسر سوسائٹی نے اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ لواطت کرنے سے پیٹھ کا

کینسر ہو جاتا ہے۔

Anal Cancer. Homosexual men are also at an increased risk for anal cancer. According to the American Cancer Society, risk factors for anal cancer include: Human papilloma virus (HPV), which causes anal and/or genital warts; multiple Due to sexual partners; and anal intercourse. concerns about anal cancer, some health professionals now recommend anal Pap Smears for MSM. (http://www.ncfamily.org/FNC/0707S3.html)

بعض ڈاکٹروں نے تصریح کی کہ ہم جنسی پاگل پن کا بھی سبب ہے۔ پوری رپورٹ یوں ہے:۔

Higher Risk of Mental Health Problems for Homosexuals

By JANE COLLINGWOOD

Homosexual people tend to experience more mental health problems than heterosexual people, research indicates. Discrimination may contribute to the higher risk, believes lead researcher Dr. Apu

Chakraborty of University College London, UK.

His team looked at rates of mental disorder among 7,403 adults living in the UK, whose details were obtained from the Adult Psychiatric Morbidity Survey 2007. Rates of depression, anxiety, obsessive compulsive disorder, phobia, self-harm, suicidal thoughts, and alcohol and drug dependence were significantly higher in homosexual respondents.

Four percent had a depressive episode in the last week, compared to two percent of heterosexual people. The rate of alcohol dependence was ten percent versus five percent, and for self-harming it was nine percent versus five percent.

The proportion of homosexual people who described themselves as being fairly or very happy was 30 percent, versus 40 percent for heterosexual people.

Dr. Chakraborty believes the findings are "very

worrying." He said, "This study is the first time the mental health and well-being of gay, lesbian and bisexual people has been examined in a random sample of the population.

"Our study confirms earlier work carried out in the UK, USA and Holland which suggests that non-heterosexual people are at higher risk of mental disorder, suicidal ideation, substance misuse and self-harm than heterosexual people."

اس رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ ڈاکٹرز کی ٹیم نے برطانیہ میں رہنے والے 7403 پاگل افراد پر سروے کیا تو پتہ چلا کہ یہ لوگ لواطت کرتے تھے۔ سروے سے یہ بھی پتہ چلا کہ لواطت کرنے سے انسان کو ذہنی پریشانی، چڑچڑاپن اور دیگر دماغی امراض پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ خودکشی کرنے کی کوشش کرتا رہتا ہے اور نشہ آور ادویات استعمال کرنے لگتا ہے۔ لواطت کرنے والے لوگ ذہنی پریشانی اور دماغی امراض کا شکار عام لوگوں کی نسبت 4 گنا زیادہ ہوتے ہیں، لیکن ان میں 30% لوگ حقیقت پر پردہ ڈالتے ہوئے اپنی زندگی نارمل بتاتے ہیں (شائد شرمندگی سے بچنے کے لئے)۔ ڈاکٹر چکرابرٹی کا کہنا ہے کہ لواطت، بدفعلی اور مشت زنی کے اوپر یہ پہلی تحقیق ہے جس میں بہت ہی پریشان کن نتائج اخذ کئے گئے ہیں۔ ڈاکٹر چکرابرٹی کی تحقیق نے بھی برطانیہ، امریکہ اور ہالینڈ جیسے ممالک میں کی جانے والی تحقیق کی تائید کی ہے کی لواطت اور مشت زنی سے انسان بالآخر

پاگل ہو جاتا ہے اور وہ خودکشی کر لیتا ہے۔

(http://psychcentral.com/lib/2011/higher-risk-of-mental-health-problems-for-homosexuals/)

ڈاکٹرز کا کہنا ہے کہ لواطت انسان کی بیس سال کی عمر کم کر دیتی ہے چنانچہ لکھا ہے:۔

If you are a homosexual then you shorten your life by at least 20 years.

(http://erikbrewer.wordpress.com/2009/12/07/homosexuality-is-dangerous-for-your-health/)

ایک عیسائی نے ایک مضمون میں لواطت کی تباہ کاریوں کے بارے میں اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ لواطت آپ کی صحت کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔ جو لوگ لواطت کو پسند کرتے ہیں وہ اس گناہ کی غلامی سے اپنے آپ کو آزاد کروا کر اللہ کے فرمانبردار بندے بن جائیں کیونکہ بائبل میں لکھا ہے کہ جو لوگ لواطت جیسے شیطانی کام کرتے ہیں وہ اپنے ہی ہاتھوں اپنی جانوں کو گنوا رہے ہیں۔ آج کی طب نے بھی بائبل کی اس بات کو صحیح ثابت کر دیا ہے۔ لواطت کی سزا موت ہی ہے کیونکہ انسان لواطت کر کے خود ہی اپنے آپکو اس گڑھے میں دھکیل رہا ہوتا ہے۔ جو لوگ لواطت کو ایک اچھا عمل ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ لوگوں کو تباہی اور موت کی مشورہ دے رہے ہیں۔ پورا مضمون یوں ہے:۔

Homosexuality is dangerous for your health

In this article I would like to demonstrate how homosexuals destroy their health and their lives because of their dangerous lifestyle choice. I want

to help people who are homosexual as well as those who are considering becoming homosexual to choose wisely, that is to choose to be obedient to God instead of a slave to the sin of homosexuality. In this modern era, people discuss the topic of homosexuality almost on a daily basis. It is interesting to see how so many people contort themselves into pretzels in order to hide the disastrous effects of homosexuality and try to promote the positive (as if there is anything positive about it). Even though there is nothing positive about homosexuality, many want to convince everyone that it is ok to be homosexual, even cool, hip, and modern. The truth about homosexuality is that it is evil, leaving a wake of destruction in its unholy path. The Bible says that those who practice the devious sin of homosexuality receive in their own bodies the punishment for their actions. Now the medical field has the evidence to prove what the

Bible has been saying all along. I do not wish death upon anyone, especially upon homosexuals, but death is the exact payment for the homosexual lifestyle (not brought upon by another person directly). Because I do not wish death upon anyone I am motivated by the love of God to share the truth, the Word of God about homosexuality and its dangers. People who promote homosexuality are evil because they support a lifestyle that kills and destroys.

(http://erikbrewer.wordpress.com/2009/12/07/homosexuality-is-dangerous-for-your-health/)

المختصر یہ کہ لواطت دینی، دنیاوی، طبی ہر صورت میں تباہ کن ہے، کسی مذہب میں اس کی اجازت نہیں ہے۔

عورت کا عورت کے ساتھ Sex کرنا

مردوں کی طرح عورتوں کا بھی باہم سیکس کو "اَلسُّحَاق" کہا جاتا ہے اور اس کی تاریخ بھی قوم لوط سے ملتی ہے جیسا کہ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں فرمایا ہے۔ یعنی قوم لوط کے مرد مردوں سے بدفعلی کرتے تھے اور عورتیں عورتوں سے۔ لواطت کی طرح "سحاق" بھی ناجائز وحرام ہے اور حضور علیہ السلام نے اسے زنا قرار دیا ہے۔ السنن الکبری للبیہقی کی حدیث پاک ہے "عن أبی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم:إذا أتى الرجل الرجل فهما زانيان، وإذا أتت المرأة المرأة فهما زانيتان ''ترجمہ:حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اگر مرد مرد کے ساتھ بدفعلی کرے تو دونوں زانی ہیں اور عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرے تو دونوں زانیہ ہیں۔

(السنن الکبری، کتاب الحدود، باب ما جاء فی حد اللوطی، جلد 8، صفحہ 406، دار الکتب العلمیة، بیروت)

الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) میں لکھتے ہیں''(مساحقة النساء وهو أن تفعل المرأة بالمرأة مثل صورة ما يفعل بها الرجل) كذا ذكره بعضهم واستدل له بقوله صلى الله عليه وسلم :السحاق زنا النساء بينهن وقوله :ثلاثة لا يقبل الله منهم شهادة أن لا إله إلا الله :الراكب والمركوب، والراكبة والمركوبة، والإمام الجائر ''ترجمہ:مساحقۃ النساء یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بدفعلی کرے جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں جیسا کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے،انہوں نے حضور علیہ السلام کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے:عورتوں کا آپس میں سحاق زنا ہے۔حضور علیہ السلام کا قول ہے:اللہ عزوجل تین لوگوں کی شہادت لا الہ الا اللہ قبول نہیں کرتا،(وہ تین یہ ہیں)بدکاری کرنے والا اور کروانے والا، بدکاری کرنے والی اور کروانے والی اور ظالم حکمران۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ 235، دار الفکر، بیروت)

امردپسندی

بے ریش خوبصورت لڑکوں کو امرد کہا جاتا ہے۔چونکہ لواطت کرنے والے ایسے لڑکوں کو شہوت سے دیکھتے ہیں،انہیں چھوتے ہیں اور ان سے لواطت کرنے کی کوشش

کرتے ہیں اسلئے بزرگوں نے امردوں سے دور رہنے اور ان کی طرف دیکھنے سے منع کیا ہے کہ کہیں انسان ہلاک نہ ہوجائے۔شعب الایمان کی حدیث پاک ہے"عن أبي سهل قال:سيكون فى هذه الأمة قوم يقال لهم اللوطيون، على ثلاثة أصناف صنف ينظرون وصنف يصافحون وصنف يعملون ذلك العمل "ترجمہ:حضرت ابوسہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:عنقریب اس امت میں ایک قوم آئے گی جسے لوطیہ کہا جائے گا۔وہ لوگ تین طرح کے ہوں گے: وہ جو (شہوت کے ساتھ) امردوں کو دیکھیں گے۔ایک وہ ہوں گے جوان سے ہاتھ ملائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جوان سے لواطت کریں گے۔ (شعب الإيمان،تحريم الفروج،جلد7،صفحه 287،مكتبة الرشد،رياض)

اسی طرح امرد لڑکوں کے لئے بھی عذاب ہے اگر وہ اپنی حفاظت نہیں کرتے اور لوگوں سے وطی کرواتے ہیں۔الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) لکھتے ہیں"روى أن عيسى صلى الله على نبينا وعليه وسلم مر فى سياحته على نار تتوقد على رجل فأخذ ماء ليطفئها عنه فانقلبت النار صبيا وانقلب الرجل نارا، فتعجب عيسى من ذلك، فقال يا رب ردهما إلى حالهما فى الدنيا لأسألهما عن خبرهما فأحياهما الله تعالى فإذا هما رجل وصبي، فقال لهما عيسى صلى الله على نبينا وعليه وسلم، ما خبركما وما أمركما؟ فقال الرجل :يا روح الله إني كنت فى الدنيا مبتلى بحب هذا الصبي فحملتني الشهوة أن فعلت به الفاحشة فلما مت ومات الصبي صير الله الصبي نارا يحرقني مرة وصيرني نارا أحرقه أخرى فهذا عذابنا إلى يوم القيامة "ترجمہ:مروی ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے سفر کے

دوران ایک مرد کو دیکھا اس پر آگ جل رہی ہے۔آپ علیہ السلام نے پانی لے کر آگ بجھانا چاہی تو آگ نے امرد کی صورت اختیار کر لی اور آدمی آگ کی صورت میں بدل گیا۔حضرت عیسی علیہ السلام کو اس سے تعجب ہوا تو آپ نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ عزوجل! ان دونوں کو ان کی دنیا کی حالت پر لوٹا دے تاکہ میں ان (سے ان کے احوال) کی خبر پوچھوں۔اللہ عزوجل نے دونوں کو زندہ کیا وہ ایک شخص اور امرد تھا۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تم دونوں کی کیا خبر ہے اور تمہارا کیا معاملہ ہے؟ مرد کہنے لگا: یا روح اللہ علیہ السلام! میں دنیا میں اس بچہ کی محبت میں گرفتار ہوا اور شہوت نے مجھے ابھارا کہ میں اس سے بدفعلی کروں۔جب ہم دونوں مر گئے۔اب باری باری آگ بن کر ایک دوسرے کو جلاتے ہیں اور یہ ہمارا عذاب قیامت تک ہے۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ233، دار الفکر بیروت)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''قاضی امام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے سنا: ہر عورت کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے۔مگر ہر لڑکے کے ساتھ اٹھارہ (18) شیطان ہوتے ہیں۔مروی ہے کہ جس نے ایک لڑکے کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا۔اللہ تعالیٰ اسے پانچ سو برس تک عذاب دے گا اور جس نے کسی عورت کا شہوت کے ساتھ بوسہ لیا، گویا اس نے ستر کنواری عورتوں سے زنا کیا اور جس نے ایک کنواری عورت سے زنا کیا، گویا اس نے ستر ہزار شادی شدہ عورتوں سے زنا کیا۔''

(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 182، مکتبہ اسلامیات، لاہور)

امرد سے خلوت کرنے سے بھی بچنا چاہئے اور اگر خلوت میں فتنے کا خوف ہو تو خلوت کرنا ناجائز ہے۔امرد پسندی کے عذاب و احکام کے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخ طریقت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''قوم

لوط کی تباہ کاریاں'' کا مطالعہ کریں۔

فصل پنجم: مشت زنی (Masturbation) کا عذاب

یہ انزال کا غیر طبعی طریقہ ہے جس میں انسان ہاتھ سے یا کسی اور مصنوعی طریقہ سے انزال کرتا ہے اور اپنی خواہش نفسانی کو پورا کرتا ہے۔ اس عادت بد کو خود لذتی اور ہینڈ پریکٹس کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ مردوں کی طرح عورتیں بھی اسی فعلِ بد میں مبتلا ہیں۔ مشت زنی کا سبب بری صحبت، عشقیہ ناول، موبائل پر عشقیہ باتیں، کیبل یا انٹرنیٹ کا غلط استعمال خصوصا گندی فلمیں وغیرہ ہے۔ مشت زنی کے دنیاوی واخروی نقصانات ہیں۔ پہلے اخروی نقصانات پیش خدمت ہیں:۔

مشت زنی کرنے والا لعنتی ہے

مشت زنی یعنی اپنے ہاتھ سے انزال کرنا ناجائز وحرام اور لعنتی فعل ہے۔ حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ناکح الید ملعون" ترجمہ: ہاتھ سے نکاح کرنے والا (یعنی مشت زنی کرنے والا) ملعون ہے۔

(البحر الرائق، باب ما یفسد الصوم وما لا یفسدہ، جلد2، صفحہ293، دار الکتاب الاسلامی)

یہ حدیث موضوع نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل علم حضرات کا خیال ہے۔

مشت زنی کرنے والے پر رب تعالیٰ کی نظرِ رحمت نہ ہونا

مشت زنی پر شدید وعید وارد ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی کی حدیث پاک ہے

"عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال سبعة لا ينظر الله عز وجل إليهم يوم القيامة، ولا يزكيهم، ولا يجمعهم مع العالمين يدخلهم النار أول الداخلين إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، فمن تاب تاب الله عليه

الناكح يده، والفاعل والمفعول به، والمدمن بالخمر، والضارب أبويه حتى يستغيثا، والمؤذى جيرانه حتى يلعنوه، والناكح حليلة جاره " ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات افراد ہیں جن کی طرف اللہ عزوجل قیامت والے دن نظر رحمت نہ فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور نہ انہیں عالمین کے ساتھ جمع کرے گا اور انہیں سب سے اول دوزخ میں ڈالے گا، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں، مگر یہ کہ وہ توبہ کرلیں۔ تو جس نے توبہ کرلی تو اللہ عزوجل ان کو توبہ قبول فرمانے والا ہے۔ (وہ چھ افراد یہ ہیں) ہاتھ سے نکاح کرنے والا ہے (یعنی مشت زنی کرنے والا)، لواطت کرنے والے، لواطت کروانے والا، عادی شرابی، والدین ایسا مارنے والا کے وہ مدد مانگتے ہیں، اپنے پڑوسیوں کو ایسی ایذا دینے والا کہ وہ اس پر لعنت کریں، اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والا۔

(شعب الإيمان، تحريم الفروج وما يجب من التعفف عنها، جلد 7، صفحه 329، مكتبة الرشد، رياض)

مشت زنی پر امت کو عذاب

روح المعانی میں ہے "عن سعيد بن جبير عذب الله تعالى أمة كانوا يعبثون بمذاكيرهم" ترجمہ: حضرت سعید بن جیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اللہ عزوجل نے ایک امت کو عذاب دیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیلتی تھی (یعنی مشت زنی کرتی تھی۔)

(روح المعانی، جلد 9، صفحه 214، دار الكتب العلمية، بيروت)

البدر المنیر میں ابن الملقن لکھتے ہیں "عن أبى سعيد الخدرى أهلك الله عز وجل أمة كانوا يعبثون بذكورهم " ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ

عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل نے ایک امت کو ہلاک کیا جو اپنی شرمگاہوں سے کھیلتی تھی۔

(البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والأثار الواقعة فی الشرح الکبیر،جلد7،صفحہ 662، دار الھجرة ،الریاض)

مشت زنی کرنے والوں کا قیامت والے دن حال

شعب الایمان میں ہے ''عن أنس بن مالك قال یجیء الناکح یدہ یوم القیامة ویدہ حبلی ''ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مشت زنی کرنے والا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ حاملہ ہوگا۔

(شعب الإیمان،تحریم الفروج،جلد7،صفحہ330،مکتبة الرشد،ریاض)

روح المعانی میں ہے ''عن عطاء سمعت قوما یحشرون وأیدیھم حبالی وأظن أنھم الذین یستمنون بأیدیھم ''ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سنا ہے محشر کے میدان میں ایک قوم آئے گی جس کے ہاتھ حاملہ ہوں گے میں گمان کرتا ہوں وہ قوم مشت زنی کرنے والی ہوگی۔

(روح المعانی ،جلد9 ،صفحہ214،دار الکتب العلمیة ،بیروت)

مشت زنی کے دنیاوی نقصانات

مشت زنی کے دنیاوی بھی بہت نقصانات ہیں جیسے کمزوری، لاغری اور شادی کے قابل نہ رہنا، مادہ منویہ کا ناقص وخراب ہونا وغیرہ مزید تفصیل یوں ہے:۔

☆ مشت زنی کی عادت زنا اور لواطت سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے کہ اس میں زیادہ محنت نہیں کرنی پڑتی اور نہ پکڑے جانے کا خوف ہوتا ہے جو اس کا عادی ہوتا ہے وہ دن میں کئی مرتبہ اس کا ارتکاب کر کے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

☆ یہ عمل لوگوں کو شہوانی قویٰ کی کمزوری میں مبتلا کرتا ہے۔

☆ اس سے دلیری اور ایمانداری رخصت ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ سستی اور بزدلی پیدا ہوتی ہے۔

☆ یہ غیر فطری جنسی عمل پانچوں حواس سے اس قدر قریبی تعلق رکھتا ہے کہ سب سے پہلے آنکھ اور کان پر اس طرح اثر کرتا ہے کہ نظر کو کمزور کر دیتا ہے اور سماعت کو بھی خاص حد تک ناکارہ بنا دیتا ہے۔ جب یہ عمل ہر بار کئی کئی منٹ تک جاری رہتا ہے تو انہیں چکر آ جاتا ہے اور وہ زمین پر گر پڑتے ہیں۔ اسی طرح ان کے کانوں میں گھنٹیوں کی سی آوازیں آنے لگتی ہیں جن سے انہیں بہت بے چینی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جسمانی اور روحانی قوتیں کم ہو جاتی ہیں، خون گھٹ جاتا ہے، رنگ اُڑ جاتا ہے، یاداشت کمزور پڑ جاتی ہے، جسم دُبلا ہو جاتا ہے، سستی اور کاہلی بے حد بڑھ جاتی ہے، بھوک جاتی رہتی ہے، کج خلقی پیدا ہوتی ہے، طبعیت میں چڑچڑاہٹ آ جاتی ہے، سر میں درد رہنے لگتا ہے اور دوسری بیماریوں کی ہزاروں مصیبتیں ہیں جو اس فعلِ بد کرنے والوں کو آ گھیرتی ہیں۔ البتہ جو لوگ جسمانی لحاظ سے قوی ہیں ممکن ہے ان کا ان بیماریوں سے دیر میں سابقہ پڑے لیکن ان سے بچنا یا بچے رہنا ناممکن ہے اور سب کو خواہ مخواہ ان مصیبتوں میں گرفتار ہونا ہی پڑتا ہے۔

☆ مشت زنی کرنے والوں کی ایک بدبختی یہ ہے کہ ان کی قوت ارادی ختم ہو جاتی ہے، اس لئے جب انہیں اپنے عمل کے نتیجے کا پتہ لگتا ہے تو ان میں اتنی قوتِ ارادی نہیں ہوتی کہ اسے چھوڑ سکیں۔

☆ یہ عمل جسمانی نقصانات کے علاوہ جنسی لحاظ سے بھی انسان کو خراب کر دیتا ہے۔ یعنی رس دینے والے اندرونی غدودوں کو بیکار کر دیتا ہے۔ یہ غدود مادہ منویہ بناتے

ہیں جو مشت زنی کے باعث دھیرے دھیرے چھوٹے ہوکر چنے کے برابر رہ جاتے ہیں اور چونکہ اس صورت میں یہ مادہ یعنی ماءالحیات یا آبِ زندگی نہیں بنا سکتے، انسان ہمیشہ کے لیے جنسی لذت سے محروم ہو جاتا ہے اور اگر اس صورت میں مکمل طور پر نامرد نہ بھی ہو تو قطعی طور پر دوسری جنسی کمزوریوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ان کی پیشاب کی جگہ خون آنے لگتا ہے۔

☆ مشت زنی کرنے والا احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور یہ بیماری عموماً قوت باہ کے ضعیف ہونے پر لاحق ہوتی ہے خاص صلاحیت کی محرومی سے مریض حقوق زوجیت پوری طرح ادا نہیں کر پاتا۔ چنانچہ وہ صنف مخالف کے سامنے خود کو کم تر اور حقیر سمجھنے لگتا ہے یہ احساس اندر ہی اندر اس کی روح کو مجروح کر ڈالتا ہے۔ اور حتمی طور پر وہ دنیا کی رنگینیوں سے علیحدہ ہو کر گوشہ نشینی اختیار کر لیتا ہے۔

☆ ایسا کرنے والے پر ندامت مسلط ہو جاتی ہے اور مریض ہر وقت شرمندگی اور ندامت کا شکار رہتا ہے اس کی بنیادی وجہ سرعت انزال کی بیماری ہے۔ سرعت انزال کا مریض چونکہ حقوق زوجیت صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا لہٰذا اسے شریک حیات کے سامنے خفت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ بات اس کے دل و دماغ میں گھر کر جاتی ہے اور وہ ذہنی مریض بن جاتا ہے۔

☆ جنسی بیماریوں میں مبتلا اپنی خامیوں کے سبب اندر ہی اندر کڑھتے رہتا ہے۔ جب وہ کسی صحت مند انسان کو ازدواجی رعنائیوں سے لطف اندوز ہوتا دیکھتا ہے تو اسے خود سے نفرت اور دوسروں سے حسد ہونے لگتا ہے۔ اور وہ وحشت زدہ ہو کر زندگی کی تمام رنگینیوں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

☆ اپنی خامیوں کا احساس ایسے مریض کو دیمک زدہ کر دیتا ہے اور انہی خامیوں کے باعث اس پر ایک انجانا خوف طاری رہتا ہے۔ صنف مخالف کو دیکھتے ہی ایسا بندہ پسینے میں شرابور ہو جاتا ہے۔ زبان سے بات نہیں نکلتی، ٹانگیں اور ہاتھ کانپنے لگتے ہیں حلق خشک ہو جاتا ہے۔ ایسے شخص شادی کے نام سے بہت گھبراتا ہے، اسے یہی خوف رہتا ہے کہ شادی کے موقع پر اگر وہ فطری فرائض ادا نہ کر سکے تو کیا ہوگا؟ وہ پریشان ادھر ادھر حکیموں وغیروں کا پوچھتا ہے اور لوگوں پر اپنا راز فاش کرتا ہے اور ایک مذاق بن کر رہ جاتا ہے۔

☆ مشت زنی کرنے والے کو وہم بہت ہوتا ہے اور یہ بہت ہی بری بیماری ہے جو مریض کو کسی قابل نہیں رکھتی ایسا مریض اپنی ہی خیالی اور دیوانی دنیا میں مگن رہتا ہے۔ ہر کام میں وہ منفی پہلو تلاش کر کے اس کا جواز پیش کرتا ہے۔ یہ حد سے زیادہ حساس پن کے باعث ہوتا ہے۔

☆ سرعت انزال، ضعف باہ، بانجھ پن اور جریان میں مبتلا مریض عموماً چڑ چڑا ہو جاتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر انہیں فوراً غصہ آ جاتا ہے یہ دراصل ان کی خامیوں کا نتیجہ ہے جو انہیں بد مزاج کر دیتا ہے۔ ایسا مریض لوگوں سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دنیا کی کسی خوشی میں ان کیلئے دلچسپی باقی نہیں رہتی۔

☆ مشت زنی کرنے والا اپنے جذبات پر کنٹرول نہیں رکھ پاتا، کوئی خوبصورت عورت دیکھ کر یا کوئی شہوت پر مبنی سین دیکھ کر بلکہ جانوروں کے باہم ملاپ کو دیکھ کر فوراً جلق (مشت زنی) کرنے لگ جاتا ہے۔

مردوں کی طرح عورتیں بھی اپنے ہاتھ سے فارغ ہوتی ہیں، عورتوں کا ایسا کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے اور اس کے بھی تقریباً وہی نقصانات ہیں جو مردوں کے لئے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ بیوی کا ایک دوسری کی شرمگاہ کو چھونا جائز ہے۔

ایک مشہور ڈاکٹر صاحب ہیں جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ شرعی اور سائنسی دونوں اعتبار سے مشت زنی جائز ہے اس کا کوئی نقصان نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ مشت زنی کی حرمت پر موجود احادیث ضعیف ہیں اور بعض ائمہ نے مشت زنی کی اجازت بھی دی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ نظریہ باطل ومردود ہے اور اس کا جواب یہ ہے کہ مشت زنی کا ناجائز وحرام ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے چنانچہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔ تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (سورۃ المؤمنون، سورۃ 23، آیت 5 تا 7)

آخری آیت میں صراحت ہے کہ زوجہ اور لونڈی کے علاوہ کسی اور طرح شرمگاہ کا استعمال کرنا حد سے بڑھنا ہے۔ لہٰذا مشت زنی کرنا حد سے بڑھنا ہے اور اس آیت کے تحت مفسرین، محدثین اور فقہائے کرام نے یہی فرمایا ہے کہ مشت زنی کی حرمت اس آیت سے ثابت ہے۔ تفسیر القرآن میں ابو المظفر منصور بن محمد السمعانی (المتوفی 489ھ) لکھتے ہیں "واستدل العلماء بهذه الآية على أن الاستمناء باليد حرام، وعن ابن عباس سئل عنه فقال :هو نائك نفسه، وعن ابن جريج أنه قال :سألت عطاء عنه فقال :هو مكروه، فقلت أفيه حد؟ فقال :ما سمعت .وعن سالم بن عبد الله بن عمر أنه سئل عن هذا الفعل فقال أف أف !سمعت أن قوما يحشرون

وأيديهم حبالى، فأظن أنهم هؤلاء .وعن سعيد بن جبير قال :عذب الله أمة من الأمم كانوا يعبثون بمذاكيرهم .وكرهه مالك والشافعي، وحكى أبو عاصم النبيل عن أبي حنيفة أنه كرهه وذكر النقاش في تفسيره عن عمر بن الخطاب أنه قال :أولئك أقوام لا خلاق لهم ملخصا'' ترجمہ:علمائے کرام نے اس آیت سے استدلال کیا کہ مشت زنی حرام ہے۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشت زنی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ اپنے نفس سے جماع کرنا ہے۔حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت عطاء سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا یہ مکرہ ہے۔میں نے کہا کیا اس فعل پر حد ہے؟انہوں نے فرمایا اس کے متعلق میں نے سنا نہیں ہے۔حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:اف اف!میں نے سنا ہے کہ ایک قوم کا قیامت والے دن اس طرح حشر ہوگا کہ ان کی ہتھیلیاں حاملہ ہوں گی، میں گمان کرتا ہوں کہ وہ مشت زنی کرنے والے ہیں۔حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے امتوں میں سے ایک امت کو اس پر عذاب دیا کہ وہ اپنے عضو تناسل کے ساتھ بُری حرکت کرتے تھے۔امام مالک اور امام شافعی نے مشت زنی کو مکروہ (تحریمی) فرمایا اور عاصم نبیل نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت کیا ہے کہ انہوں نے مشت زنی کو مکروہ (تحریمی) فرمایا۔حضرت نقاش نے اپنی تفسیر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے ذکر کیا کہ مشت زنی کرنے والی ایک قوم ہے جس میں اخلاق نہیں ہے۔

(تفسیر القرآن، جلد3، صفحہ 464، دار الوطن، الریاض)

پھر مشت زنی کی حرمت پر کئی احادیث بھی وارد ہیں جن کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے، یہ

احادیث اگر ضعیف بھی ہوں لیکن جب قرآن پاک کی اس آیت سے ثابت مسئلہ کی تائید میں ہیں تو اس سے مشت زنی کی حرمت اور واضح ہوتی ہے۔ پھر مشت زنی پر وارد احادیث متعدد طرق سے ثابت ہیں جو ضعیف ہونے کے باوجود حسن کے درجہ میں ہیں چنانچہ امام ابن حجر مکی صواعقِ محرقہ میں دس محرم اہل عیال میں کھانے کی وسعت کے متعلق حدیث پر کلام کرتے ہوئے امام ابوبکر بیہقی سے نقل کرتے ہیں ''ھذہ الاسانید وان کانت ضعیفة لکنھا اذاضم بعضھا الی بعض احدثت قوة'' ترجمہ: یہ سندیں اگرچہ سب ضعیف ہیں مگر آپس میں مل کر قوت پیدا کریں گی۔

(الصواعق المحرقة ،فصل اول ،جلد2،صفحہ 536، مؤسسة الرسالة ،بیروت)

مرقاۃ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''الطرق یبلغ الحدیث الضعیف الی حد الحسن '' متعدد روایتوں سے آنا حدیثِ ضعیف کو درجہ حسن تک پہنچا دیتا ہے۔

(مرقاۃ شرح مشکوۃ ،فصل الثانی من باب مالایجوز من العمل فی صلاۃ ،جلد 2،صفحہ 795،دار الفکر، بیروت)

علماء کرام نے یہاں تک فرمایا کہ حدیث ضعیف اہل علم کے عمل سے بھی قوی ہو جاتی ہے چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ''قد صرح غیر واحد بان من دلیل صحة الحدیث قول اھل العلم بہ وان لم یکن لہ اسناد یعتمد علی مثلہ ''یعنی معتمد علما نے تصریح فرمائی ہے کہ اہلِ علم کی موافقت صحتِ حدیث کی دلیل ہوتی ہے اگرچہ اُس کے لئے کوئی قابلِ اعتماد قسم کی سند نہ ہو۔

(التعقبات علی الموضوعات ،باب الصلوۃ ،صفحہ 12 ،مکتبہ اثریہ، سانگلہ ہل)

جب ایک ضعیف حدیث کا یہ حال ہے کہ اہل علم کے عمل سے وہ احکام میں بھی

معتبر ہے تو مشت زنی کے متعلق تو کئی احادیث وارد ہیں پھر سلف وخلف کے مفسرین ومحدثین وفقہاء نے ان احادیث اور قرآن پاک کی آیت سے مشت زنی کو ناجائز وحرام فرمایا ہے تو پھر کیسے ان سب دلائل کو ضعیف کہہ کر نظر انداز کیا جاسکتا ہے؟

ڈاکٹر صاحب جو کہتے ہیں کہ بعض فقہاء نے مشت زنی کی اجازت دی ہے وہ بھی غلط ہے۔تمام ائمہ کے نزدیک مشت زنی حرام ہے چنانچہ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ میں ہے"ذھب المالكية والشافعية والحنابلة فى المذهب والحنفية فى قول إلى أن الاستمناء محرم ؛ لقول الله تعالى ﴿والذين هم لفروجهم حافظون﴾ "ترجمہ: مالکیہ،شافعیہ،حنابلہ مذہب میں اور حنفیہ قول میں اس طرف گئے ہیں کہ مشت زنی حرام ہے۔اللہ عزوجل کا فرمان ہے:اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية،جلد45،صفحہ272،طبع الوزارة)

ہاں ایک خاص مجبوری کے تحت مشت زنی کی اجازت ہے اور وہ یہ ہے کہ جب شہوت تنگ کرے اور شادی کروانے کی کوئی صورت نہ ہو،روزے رکھنے سے بھی شہوت ختم نہ ہو اور زنا میں پڑنے کا شدید خوف ہو تو اس وقت شہوت ختم کرنے کے لئے نہ کہ حصولِ لذت کے لئے مشت زنی کی اجازت ہے۔حاشیہ صاوی شریف میں ہے"الاستمناء باليد فهو حرام عند مالك والشافعي وابي حنيفة ،وقال احمد بن حنبل : يجوز بشروط ثلاثة : ان يخاف الزنى ،ولا يجد مهر حرة او ثمن امة ،وان يفعله بيده لابيد اجنبي او اجنبية "یعنی امام مالک،امام شافعی ،امام ابوحنیفہ کے نزدیک مشت زنی حرام ہے۔اور امام احمد بن حنبل نے تین شرطوں کے ساتھ اسکو جائز کیا(1)زنا کا خوف ہو(2)اتنا مال نہیں کے آزاد عورت سے شادی کر کے

اسکا مہر دے سکے یا اتنے پیسے نہیں کہ کوئی لونڈی خرید سکے۔(3)(جب شہوت غالب ہو اور خوف ہو کہ زنا ہو جائے گا تب) اپنے ہاتھ سے مشت زنی کر سکتا ہے نہ کہ کسی اور اجنبی مرد یا عورت کے ہاتھ سے مشت زنی کروائے۔

(حاشیة الصاوی ،جلد 4، صفحہ،1357 دار الفکر،بیروت)

طریقہ محمدیہ میں ہے" اما الاستمناء فحرام الا عندنا شروط ثلثة ان یکون عزبا و به شبق و فرط شهوة (بحیث لو لم یفعل ذلك لحملته شدة الشهوة علی الزنا او اللواط والشرط الثالث ان یرید به تسکین الشهوة لاقضاء ها" مُشت زنی حرام ہے مگر تین شرائط کے ساتھ ہمارے نزدیک جواز کی گنجائش ہے (1) کنوارہ ہو (2) بہت شہوت والا ہو اور شہوت اس قدر غالب ہو کہ بدکاری، زنا، یا لونڈے بازی وغیرہ کا اندیشہ ہو (3) تیسری شرط یہ ہے کہ اس سے محض تسکین شہوت مقصود ہو نہ کہ حصولِ لذت۔ (الطریقه المحمدیه،الاستمناء بالید،جلد2،صفحه255،مکتبه حنفیه، کوئٹه)

مصنف عبدالرزاق کی حدیث پاک ہے"عن ابن عباس قال قال رجل إني أعبث بذكري حتى أنزل؟ قال إن نكاح الأمة خير منه وهو خير من الزنا"ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ میں اپنی شرمگاہ سے کھیلتا ہوں یہاں تک کہ انزال ہو جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا لونڈی سے نکاح کرنا مشت زنی سے بہتر ہے اور مشت زنی زنا سے بہتر ہے۔

(المصنف، کتاب الطلاق،باب الاستمناء ،جلد7،صفحه390،المجلس العلمی،الهند)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اس سے بچنے کا طریقہ ارشاد فرماتے ہیں:"وہ (مشت زنی کرنے والا) گناہ گار ہے، عاصی ہے اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے، فاسق ہے، حشر میں ایسوں کی (یعنی مشت زنی کرنے والوں کی) ہتھیلیاں گابھن (حاملہ)

اٹھیں گی جس سے مجمع اعظم اس کی رسوائی ہوگی اگر توبہ نہ کریں تو اور اللہ عزوجل معاف فرماتا ہے جسے چاہے اور عذاب دیتا ہے جسے چاہے (اس کا علاج یہ ہے کہ جس کو اس فعل بد کی خواہش ہو) اسے چاہیے کہ لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے تو فوراً دل سے متوجہ بخدا عزوجل ہو کر لاحول پڑھے نماز پنجگانہ کی پابندی کرے، نماز صبح کے بعد سورۂ اخلاص کا ورد رکھے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 22 ،صفحہ 244 رضا فاؤنڈیشن ،لاہور)

ثابت ہوا کہ مشت زنی حرام ہے اور بعض فقہائے کرام نے جو اجازت دی ہے وہ سخت مجبوری کے طور پر دی ہے۔ بغیر ضرورت کے کسی نے بھی مشت زنی کی اجازت نہیں دی ہے۔ مشت زنی کے جواز پر جو چند بزرگوں کے حوالے ڈاکٹر صاحب دیتے ہیں وہ غیر ثابت ہیں جن کی کوئی سند نہیں بلکہ ان کا خلاف ثابت ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا کہنا کہ یہ شرعی طور پر جائز ہے بالکل غلط ہے اور ڈاکٹر صاحب ایسا کہنے کی صورت میں سخت گناہگار ہوئے کہ ایک بغیر علم کے فتویٰ دیا اور دوسرا ناجائز کو جائز ثابت کیا۔ ڈاکٹر صاحب پر لازم ہے کہ توبہ کے ساتھ اپنے مؤقف سے رجوع کریں۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا کہ میڈیکلی طور پر مشت زنی کا کوئی نقصان نہیں ہے یہ بھی غلط ہے کہ کئی لوگوں کے متعلق سنا گیا ہے کہ مشت زنی کرنے کے سبب وہ نکاح کے قابل نہیں رہے۔ ڈاکٹر صاحب کو چاہئے کہ مزید غور و فکر کریں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ عرصہ بعد جدید میڈیکل تحقیق یہ ہو کہ مشت زنی کا نقصان ہوتا ہے، اس وقت تک کئی نوجوانوں کی صحت کا بیڑہ غرق ہو چکا ہو۔ شریعت نے جو فعل حرام ٹھہرایا اس میں کئی حکمتیں ہوتی ہیں۔ انٹرنیٹ پر کئی ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ انہوں نے مشت زنی کے نقصانات کا ذکر کیا

ہے چنانچہ

Dr. Vipul Sharma لکھتا ہے:۔

The side effects of such changes to the bo

include:

Fatigue. Feeling tired all the time

Lower back pain

Thinning hair / Hair Loss

Soft / Weak Erection

Premature Ejaculation

Eye floaters or fuzzy vision

Groin / Testicular Pain

Pain or cramp in the pelvic cavityand tail bone

یعنی مشت زنی کے اثرات جو جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں:۔

☆ ہر وقت جسم تھکا ہوا محسوس ہونا۔

☆ پیٹھ کے نچلے حصے میں درد ہونا۔

☆ بالوں کا کمزور ہونا اور گرنا۔

☆ کھڑا ہونے میں کمزوری ہونا۔

☆ سرعت الانزال (جلد انزال ہو جانا)۔

☆ آنکھوں سے پانی بہنا یا دھندلا نظر آنا۔

☆ خصیوں کا درد۔

☆ پیٹ کا درد یا اس کا اکڑ جانا اور پیٹھ میں جہاں ریڑھ کی ہڈی کا سرا ہوتا ہے اس میں درد ہونا۔

(http://www.boloji.com/index.cfm?md=Blogs&sd=Blog&BlogID=925)

اوپر لواطت کے تحت موجود رپورٹس و تحقیقات میں ڈاکٹر چکرابرتی کی تحقیق پیش کی گئی کہ لواطت اور مشت زنی سے انسان بالآخر پاگل ہو جاتا ہے اور وہ خودکشی کر لیتا ہے۔

باب دوم: زنا کے متعلق شرعی احکام

فصل اول: زنا، لواطت اور مشت زنی کی سزا

زنا کی حرمت

زنا کے حرام قطعی ہونے میں کوئی شک نہیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰى إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَاءَ سَبِيْلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔

(سورة بنی اسرائیل، سورة17، آیت 32)

قرآن پاک میں ایک جگہ اللہ عزوجل نے زنا کو شرک کے ساتھ ذکر کیا ہے چنانچہ سورۃ الفرقان میں ہے ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ○ يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔

(سورة الفرقان، سورة25، آیت 68,69)

زنا کے حلال ہونے کی تمنا کرنا

اللہ عزوجل نے ہر شریعت میں زنا کو حرام ٹھہرایا اور یہ ایسا قطعی حرام فعل ہے کہ اگر کوئی مسلمان اس کے حلال ہونے کی تمنا کرے تو اس نے کفر کا ارتکاب کیا چنانچہ ہندیہ

میں ہے"رجل تمنى أن لم يحرم الله الخمر لا يكفر ولو تمنى أن لم يحرم الله الظلم والزنا وقتل النفس بغير الحق فقد كفر؛ لأن هذه الأشياء لم تكن حلالا في وقت "ترجمہ:ایک شخص نے تمنا کی کہ کاش اللہ عزوجل نے شراب حرام نہ کی ہوتی ،ایسی شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔اگر کوئی تمنا کرے کہ کاش اللہ عزوجل نے ظلم،زنا اور بغیر کسی شرعی حکم کے قتل حرام نہ کیا ہوتا تو تحقیق اس نے کفر کیا چونکہ زنا،قتل اور ظلم کسی بھی شریعت میں حلال نہیں رہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب السير، مطلب في موجبات الكفر أنواع منها ما يتعلق بالإيمان والإسلام، جلد2، صفحہ 279، دار الفكر، بيروت)

کافرہ عورت سے زنا

زنا مسلمان تو کجا کسی کافر سے بھی حلال نہیں ہے،جو کہے کافرہ عورت سے زنا جائز ہے،اس نے کفر کیا۔فتاوی رضویہ میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا:کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک کافرہ عورت کے ساتھ اگر کوئی شخص زنا کرے مع اس کی رضا کے اور خوف شر کا بھی نہ ہو،ایسی حالت میں کیا حکم ہے اور جو شخص اس امر کے جواز کا قائل ہو اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ بینوا توجروا۔"

جوابا فرماتے ہیں:"زنا حرام ہے اور کافرہ ذمیہ کے ساتھ زنا کے جواز کا قائل ہو تو کفر ہے ورنہ باطل ومردود بہر حال ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 624، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر کوئی یہ کہے کہ اگر لڑکا لڑکی راضی ہوں تو زنا حلال ہے جیسا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں تو یہ کہنے والے کافر ہیں۔زنا ہوتا ہی وہ ہے جو دونوں کی خوشی سے ہو ورنہ اگر ایک سے زبردستی زنا کیا جائے تو زبردستی کرنے والا زنا کر رہا ہے دوسرے پر زنا کا وبال نہیں ہے جبکہ

دل سے راضی نہ ہو۔

زنا کے حرام ہونے کی حکمتیں

صید الخاطر میں ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد جوزی (التوفی 597ھ) فرماتے ہیں"کل المعاصی قبیحة و بعضها أقبح من بعض فإن الزنا من أقبح الذنوب فإنه یفسد الفرش و یغیر الأنساب" ترجمہ: ہر گناہ قبیح ہے اور بعض گناہ زیادہ قبیح ہوتے ہیں۔بے شک زنا دیگر گناہوں سے زیادہ قبیح ہے کہ زنا میاں بیوی کے درمیان فساد ڈالتا ہے اور نسب کو خراب کرتا ہے۔ (صید الخاطر، صفحہ 293، دار القلم، دمشق)

زنا کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ زنا ذات اور معاشرے کی بگاڑ کا سبب ہے۔اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:۔

☆ اللہ عزوجل نے انسانی افزائش نسل کے لئے نکاح جیسا پاکیزہ راستہ ہدایت فرمایا۔اگر نکاح کی جگہ لوگ زنا سے بچے پیدا کریں گے تو انساب ضائع ہو جائیں گے، نہ اقوام رہیں گی، نہ قبائل اور نہ رشتہ دار و خاندان، سب تعارف ختم ہو جائے جس کے متعلق رب تعالیٰ نے فرمایا ہے﴿یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبردار ہے۔

(سورة الحجرات، سورة 49، آیت 13)

☆ اس میں دوسروں کی عزت پامال ہوتی ہے، جس خاندان کی لڑکی یا لڑکے کا

ایساواقعہ لوگوں کو پتہ چل جائے تو پورے خاندان کی بدنامی ہوتی ہے۔

☆ میاں بیوی میں محبت ورشتہ کو برقرار رکھنے کے لئے زنا کو حرام کیا گیا کہ اگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی زنا کا مرتکب ہوگا تو یا طلاق ہوگی یا دونوں میں شدید نفرت پھیل جائے گی یا ایک کی زنا کرنے پر دوسرا بھی زنا کی طرف چل پڑتا ہے۔

☆ زنا کے حرام ہونے میں نسل کی حفاظت ہے کہ زانیہ کو اپنے بچوں اور شوہر سے زیادہ اپنا عاشق پیارا ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف توجہ دیتی ہے، اسی طرح زانی مرد کا حال ہوتا ہے۔

☆ زنا سے پیدا ہونے والے حرامی بچوں میں اخلاقیات اور رشتوں کا پاس نہیں ہوتا اور ایسے بچے ساری زندگی احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور معاشرہ انہیں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا۔

☆ زنا فقر وفاقہ میں مبتلا کرتا ہے کہ کیونکہ زانی اور زانیہ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو ان دونوں کا مقصد اپنے محبوب کو راضی کرنا ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ جتنا ہوسکے خرچہ کرتے ہیں، کام کی طرف اتنی توجہ نہیں دی جاتی بلکہ رنگین دنیا میں کھوئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے اچھے بھلے لوگ فقیر بن جاتے ہیں اور سب کچھ محبوب کی قدموں پر نچھاور کر کے دنیا وآخرت میں فقیر بن جاتے ہیں۔

☆ جس عورت سے زنا کیا اور وہ حاملہ ہوگی بعد میں اس سے نکاح کیا لیکن بچہ نکاح کے چھ ماہ سے پہلے پیدا ہوا تو اس کا نسب مرد کی طرف منسوب نہیں ہوگا، لیکن لوگ اسے اپنا بچہ ہی سمجھتے ہیں اور وارثت میں دیگر بچوں کی طرح اسے بھی شریک کرتے ہیں، محارم کے مسائل درپیش ہوتے ہیں، اس بچے کا غلط نسب چل پڑتا ہے جو نسل در نسل

جاری رہتا ہے۔

☆ الغرض زنا کی حرام ہونے میں کئی حکمتیں ہے کہ چند منٹ کا مزہ کئی تباہیوں کا موجب ہے۔موارد الظمآن لدروس الزمان میں ہے"جرم الزنا تجد حلاوة فتفسد كُلّ من اتصل بها" ترجمہ:زنا کا جرم یہ ہے کہ اس سے حلاوت تو مل جاتی ہے لیکن اس سے متصل تمام چیزوں میں فساد آجاتا ہے۔

(موارد الظمآن لدروس الزمان، خطب وحكم وأحكام وقواعد ومواعظ وآداب وأخلاق حسان،جلد5،صفحہ96)

زنا کی تعریف

زنا کی دوصورتیں ہیں:۔ایک وہ صورت ہے کہ جس میں زنا کا فقط نام استعمال کیا جاتا ہے اس پر کوئی حد نہیں ہوتی ہاں گناہ ضرور ہے جیسے احادیث میں بدنگاہی کو آنکھوں کا زنا کہا گیا ہے۔اسے مجازی طور پر زنا کہا جاتا ہے۔فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوی القاہری (المتوفی 1031ھ) فرماتے ہیں "فإطلاق الزنا العام على زنا العين والرجل واليد والفم مجاز" ترجمہ:زنا کا اطلاق عام طور پر آنکھ،ہاتھ اور پاؤں پر مجازی طور پر ہوتا ہے۔

(فيض القدير شرح الجامع الصغير،جلد4،صفحہ137، المكتبة التجارية الكبرى،مصر)

دوسری صورت یہ ہے کہ وہ زنا جس پر حد جاری ہوتی ہے اس میں کچھ شرائط ہیں کہ ایک عاقل بالغ شخص کسی اجنبیہ عاقلہ بالغہ عورت سے دارالاسلام میں اس کے اگلے حصے میں اس طرح جماع کرے کہ مرد کا حشفہ عورت کی شرمگاہ میں داخل ہوجائے۔ردالمحتار میں ہے"الزنا فی اللغة والشرع بمعنى واحد، وهو وطء الرجل المرأة فی القبل فی غير الملك وشبهته، فإن الشرع لم يخص اسم الزنا بما يوجب الحد بل بما هو

أعم، والموجب للحد بعض أنواعه" ترجمہ: زنا لغت اور شرع میں ایک معنی رکھتا ہے کہ مرد کا عورت کے اگلے حصے میں جماع کرنا ہے اور وہ عورت نہ اس کی ملکیت میں ہو اور نہ وہ جماع شبہ کے طور پر ہو۔ شرع نے زنا کا نام صرف اس موقع پر خاص نہیں جہاں حد جاری ہو بلکہ اسے عام (دیکھنے، چلنے، پکڑنے) میں بھی رکھا ہے۔ جو زنا حد کا موجب ہے اس کی بعض صورتیں ہیں۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحدود، جلد 4، صفحہ 5، دار الفکر، بیروت)

درمختار میں ہے "الزنا الموجب للحد (وطء) وهو إدخال قدر حشفة من ذكر (مكلف) (ناطق) (طائع في قبل مشتهاة) (خال عن ملكه) (وشبهته) (في دار الإسلام) لأنه لا حد بالزنا في دار الحرب ملخصا" ترجمہ: وہ زنا جس میں حد واجب ہوتی ہے یہ ہے کہ مرد کا عورت مشتہاۃ کے آگے کے مقام میں بطور حرام بقدر حشفہ دخول کرنا اور وہ عورت نہ اس کی زوجہ ہو نہ باندی نہ ان دونوں کا شبہ ہو اور وہ وطی کرنے والا مکلف ہو اور گونگا نہ ہو اور مجبور نہ کیا گیا ہو۔ دار الاسلام میں ہو اسلئے کہ دار الحرب میں زنا کی حد نہیں (یعنی زنا کا گناہ ہے لیکن زنا کی حد دار الاسلام میں لگے گی)۔

(درمختار مع رد المحتار، کتاب الحدود، جلد 4، صفحہ 4، دار الفکر، بیروت)

زنا کی مختلف صورتیں

درج ذیل صورتوں میں بھی زنا کا وقوع پایا جاتا ہے اگرچہ اس کے احکام میں کچھ فرق ہوتا ہے:۔

☆ تین طلاقوں کے باوجود بیوی کو بغیر حلالہ کے پاس رکھنا اگرچہ بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی کرلیا ہو۔

☆ دوسرے کے نکاح میں ہوتے ہوئے یا عدت ہوتے ہوئے اس عورت سے نکاح کر لینا اور صحبت کرنا بھی زنا ہے۔

☆ مشرکہ عورت سے نکاح کرنا جیسا کہ ہندوستان میں کئی مسلمان ایکٹرز ہندو مذہب کی عورتوں سے کرتے ہیں۔

☆ مسلمان عورت کا کسی ہندو، عیسائی یا یہودی سے نکاح کرنا۔

☆ جس کی بدمذہبی حد کفر تک پہنچ چکی ہے اس سے نکاح بھی زنا ہے جیسے کوئی کلمہ گو ہونے اور نمازی ہونے کے باوجود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خدا کہے، قرآن کو نامکمل کہے، جنت و دوزخ کو منکر ہو یا احادیث کا منکر ہو وغیرہ جیسا کہ آج کل کئی ایسے کفریہ عقائد کے حامل فرقے ہیں۔

☆ کوئی کفر بولا یا کسی نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کی جس کے سبب انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، پھر بغیر تجدید ایمان و تجدید نکاح کے صحبت کرنا زنا ہے۔

☆ اپنی بیوی کو قصداً غیر عورت سمجھ کر صحبت کی یا عورت نے اپنے مرد کو غیر مرد سمجھ کر اس سے صحبت کی تو زنا کا گناہ ملے گا اگرچہ حقیقۃً صحبت میاں بیوی میں ہوئی ہے چنانچہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ”زید نے محض اپنی منکوحہ بیوی کو امتحان کی غرض سے بھیس غیر آدمی کا بدل کر ملاقات کی، اس نے زید کو غیر مرد سمجھ کر زید سے جماع کی خواہش کی، زید نے بعد بسیارِ انکار و خوف خدا ظاہر کر کے اس سے جماع کر لیا۔ زید اور اس کی عورت کے لئے شرعی حکم سے مطلع فرمایا جائے کہ وہ دونوں کسی سزا کے مستحق ہوئے یا نہیں؟“

جواباً آپ فرماتے ہیں: ''زید نے چونکہ اپنی عورت سے زوجہ سمجھ کر جماع کیا ہے، اسلئے زید پر اس جماع کیوجہ سے کوئی گناہ نہیں کہ نہ غیر عورت سے جماع کیا نہ اسکو غیر سمجھا۔ البتہ اس کی عورت نے جو جماع کرایا اگرچہ شوہر سے کرایا مگر اس نے اپنے خیال میں غیر سے کرایا اور جانتے ہوئے حرام کا ارتکاب کیا۔ لہٰذا گنہگار ہوئی۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ فقہاء فرماتے ہیں اگر کسی لکڑی پر کپڑا لٹکا دیا گیا ہے اور کوئی شخص رات میں اسے اجنبیہ عورت سمجھ کر اسکی طرف چلا اور اس پر بری نیت سے ہاتھ ڈالا اب معلوم ہوا کہ یہ لکڑی ہے عورت نہیں تو اس چلنے اور ہاتھ ڈالنے کا اس پر گناہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتاویٰ امجدیہ، جلد4، صفحہ 168، دار العلوم امجدیہ، کراچی)

اسی طرح اپنی بیوی سے صحبت کے دوران یہ تصور جمانا کہ وہ فلاں عورت سے جماع کر رہا ہے تو اگرچہ یہ زنا نہیں لیکن سخت ممنوع ہے۔

زنا کی شرعی سزا

زنا کی سزا شادی شدہ اور غیر شادی دونوں کے لئے الگ ہے۔ غیر شادی شدہ کے لئے سو کوڑے ہیں۔ قرآن پاک میں ہے ﴿اَلزَّانِیَةُ وَ الزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔ (سورۃ النور، سورۃ 24، آیت 2)

سو کوڑے سزا کی حکمت پر کلام کرتے ہوئے امام زیلعی تبیین الحقائق میں

فرماتے ہیں"(وفرق علی بدنه) أی فرق الضرب علی بدنه وأعضائه لأن الجمع فی عضو واحد قد یفضی إلی التلف والجلد زاجر ولیس بمتلف ولأنه نال اللذة فی کل عضو منه فیعطی حظه من الضرب ولهذا یرجم إذا کان محصنا"یعنی زانی کے جسم واعضاء کے متفرق حصوں پر کوڑے لگائے جائیں کہ ایک حصہ پر ہی کوڑے لگانا اس حصے کو تلف کرنا ہے جبکہ کوڑے لگانے میں مقصد زجر ہے نہ کہ تلف کرنا۔(متفرق حصوں پر اس لئے کوڑے لگائے جائیں) کہ زنا کی لذت ان تمام اعضاء نے اٹھائی ہے اب وہ اس کی سزا بھی اٹھائیں، یہی وجہ ہے کہ شادی شدہ کے زنا کی سزا رجم کرنا ہے۔(تبیین الحقائق ، کتاب الحدود، جلد3،صفحہ164،المطبعة الکبری الأمیریة ، القاہرة)

شادی شدہ کی سزا رجم یعنی سنگسار کرنا ہے کہ اُسے میدان میں لیجا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے"عن ابن عباس قال :قال عمر بن الخطاب :لقد خشیت أن یطول بالناس زمان حتی یقول قائل :ما أجد الرجم فی کتاب الله، فیضلوا بترك فریضة من فرائض الله، ألا وإن الرجم حق، إذا أحصن الرجل وقامت البینة، أو کان حمل أو اعتراف، وقد قرأتها الشیخ والشیخة إذا زنیا فارجموهما البتة رجم رسول الله صلی الله علیه وسلم ورجمنا بعده" ترجمہ:حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب نے فرمایا مجھے اندیشہ ہے کہ طویل زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ کہنے لگے کہ مجھے اللہ کی کتاب میں سنگسار کرنے کی سزا نہیں ملتی پھر لوگ اللہ کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ترک کر کے گمراہ ہو جائیں غور سے سنو سنگسار کرنا حق ہے بشرطیکہ مرد محصن (شادی شدہ) ہو اور گواہ قائم ہوں یا حمل ہو یا اعتراف زنا ہو اور میں نے یہ پڑھا ہے شادی شدہ مرد اور شادی شدہ عورت جب

زنا کریں تو ان کو ضرور سنگسار کرو اور اس کے بعد اللہ کے رسول نے سنگسار کیا اور ہم نے بھی سنگسار کیا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الحدود ،باب الرجم ،جلد2،صفحه853،دار إحياء الكتب العربية،الحلبى)

اگر کوئی معاذ اللہ محرم عورت جیسے ماں ، بہن ، بیٹی سے زنا کرے تو اس کی سزا سو کوڑے یا رجم نہیں ہے بلکہ تعزیر ہے کہ حاکم اسلام جو مناسب سمجھے اسے سزا دیدے ، اگر حاکم اسلام قتل بھی کر دے تو جائز ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے"عن ابن عباس، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :إذا قال الرجل للرجل :يا يهودي، فاضربوه عشرين، وإذا قال :يا مخنث، فاضربوه عشرين، ومن وقع على ذات محرم فاقتلوه "ترجمہ: عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اُسے بیس (۲۰) کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس (۲۰) مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اُسے قتل کر ڈالو۔

(سنن الترمذى،ابواب الحدود،باب ما جاء فيمن يقول لآخر يا مخنث،جلد 3،صفحه114،دار الغرب الإسلامى،بيروت)

اس پر شرعی حد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ یہ ایسا خبیث فعل ہے کہ حد سے بھی پاک نہیں ہوگا۔ حدود تو گناہوں سے پاک کرنے کے لئے رکھی گئی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محرماتِ ابدی یعنی ماں بہن وغیرہ سے جو جان بوجھ کر نکاح اور صحبت کرے تو اس پر حدِ شرعی نہیں آتی۔ یہ مسئلہ ہدایہ، جلد نمبر 1، ص496، کنز اردو، ص175، ہدایہ مترجم فارسی، جلد2،ص34، میں ہے، آیا یہ مسئلہ صحیح ہے یا غلط؟"

جواباً فرماتے ہیں: ''گناہ تین قسم کے ہیں:۔

ایک ہلکے کہ حد کی حد تک نہ پہنچے، جیسے اجنبیہ سے بوس و کنار، ان پر حد مقرر نہیں ہوگی کہ ان کی مقدار سے زیادہ ہے اور مولیٰ عزوجل اس سے پاک ہے کہ کسی مجرم کو اس کی حدِ جرم سے زیادہ سزا دے۔ ایسے گناہوں پر تعزیر رکھی جاتی ہے۔

دوسرے وہ اخبث درجہ کے گناہ کہ حد کی حد سے گزرے ہوئے ہیں جیسے صورۃ مذکورہ سوال۔ ان پر بھی حد نہیں رکھی جاتی کہ حد اس گناہ سے پاک کر دینے کی ہوتی ہے اور ایسا خبیث گناہ اس حد سے پاک نہیں ہوتا۔

تیسرے متوسط درجہ، ان پر حدود ہیں۔ اس کی نظیر پیشاب اور شراب، پیشاب شراب سے خبیث تر ہے کہ کبھی شریعت میں اس کی ایک بوند حلال یا طاہر نہ ٹھہر سکی، بایں وجہ شراب پینے پر حد ہے اور پیشاب پینے پر حد نہیں، یونہی اجنبیہ سے زنا پر حد ہے اور محارم سے نکاح پر نہیں کہ وہ خبیث کام ہے جسے حد سنبھال نہیں سکتی، واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 13، صفحہ 625، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

زبردستی زنا (Rape) کے متعلق احکام

عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو مرد پر حد ہے عورت پر نہیں۔ اگر مرد کو زنا کرنے پر مجبور کیا گیا تو مرد پر بھی حد نہیں ہے البتہ مرد گناہ گار ہوگا۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "إذا أكره الرجل على الزنا بامرأة فزنى بها لا حد عليه ويجب المهر على الزاني سواء كانت المرأة مكرهة على الزنا أو كانت طائعة والمرأة إذا أكرهت على الزنا فلا حد عليها، والرجل آثم في الإقدام على الزنا؛ لأن الزنا من المظالم، وأما المرأة إذا كانت مكرهة على الزنا هل تأثم. ذكر شيخ الإسلام في شرحه في

باب الإكراه على الزنا أنها إن أكرهت على أن تمكن من نفسها فمكنت فإنها تأثم، وإن لم تمكن هي من الزنا وزني بها لا إثم عليها وهذا كله إذا كان الإكراه بوعيد تلف، فإن كان الإكراه بوعيد سجن أو قيد فعلى الرجل الحد بلا خلاف، وأما المرأة فلا حد عليها ولكنها تأثم، ولو امتنع المكره عن الزنا حتى قتل فهو مأجور ملخصا" ترجمہ: اگر کسی شخص کو عورت سے زنا پر مجبور کیا اور مرد نے مجبورا زنا کیا تو مرد پر حد نہیں ہوگی اور اس پر مہر واجب ہوگا برابر ہے کہ عورت کو بھی مجبور کیا گیا ہو یا اس کی رضامندی ہو۔ اگر عورت کو زنا پر مجبور کیا گیا تو عورت پر حد نہیں اور مرد (مجبورا بھی) زنا کا عمل کرنے کے سبب گناہ گار ہوا کہ زنا مظالم میں سے ہے۔ باقی یہ کہ عورت اگر زنا پر مجبور ہو تو گناہ گار ہوگی یا نہیں؟ تو شیخ الاسلام نے اپنی شرح زنا کے اکراہ کے باب میں ذکر کیا کہ اگر عورت کو مجبور کیا کہ اپنے نفس کو پیش کرے اور اس نے مجبورا زنا کے لئے خود کو پیش کر دیا تو گناہ گار ہوگی اور اگر خود کو پیش نہیں کیا اور زبردستی اس سے زنا کیا گیا تو گناہ گار نہیں ہوگی۔ یہ سب اس صورت میں ہے کہ جب زبردستی ایسی ہو جس میں جان یا کوئی عضو تلف کرنے پر ہو اگر زبردستی یہ تھی کہ زنا نہ کیا تو جیل یا قید کر دیا جائے تو اس صورت میں مرد پر بلا خلاف حد ہوگی اور عورت پر اس صورت میں بھی حد نہیں ہوگی بلکہ عورت گناہ گار ہوگی۔ اگر زنا پر زبردستی کی گئی اور اس نے زنا نہیں کیا اور قتل کر دیا گیا تو ثواب کا مستحق ہوگا۔

(الفتاوى الهندية، كتاب الاكراه، الباب الثاني فيما يحل للمكره أن يفعل وما لا يحل، جلد5، صفحه 48، دار الفكر، بيروت)

اگر زبردستی میں جیل یا قید کی بھی دھمکی نہیں تھی فقط زبردستی کی گئی لیکن بعد میں عورت مان گئی تو عورت پر بھی حد ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "المرأة لو أكرهت فمكنت لم تحد بالإجماع ومعنى المكرهة أن تكون مكرهة إلى وقت

الإیلاج أما لو أکرهت حتی اضطجعت ثم مکنت قبل الإیلاج کانت مطاوعة کذا فی خزانة الفتاوی ولو زنی مکره بمطاوعة تحد المطاوعة عند أبی حنیفة رحمه الله تعالی ''ترجمہ: عورت پر زبردستی کی گئی اور اس نے اس حالت میں خود کو پیش کیا گیا تو بالاجماع عورت پر حد نہیں ہے۔ زبردستی کا معنیٰ یہ ہے کہ دخول کے وقت تک زبردستی پائی جائے، اگر زبردستی کی گئی یہاں تک کہ اسے لٹا دیا گیا پھر دخول سے قبل رضامند ہوگئی تو عورت بھی مجرم ہے جیسا کہ خزانۃ الفتاوی میں ہے اور اگر عورت نے زبردستی مرد سے زنا کروایا تو حد عورت پر ہوگی امام ابوحنیفہ کی نزدیک۔

(الفتاوی الهندیة، کتاب الحدود، الباب الرابع فی الوطء الذی یوجب الحد والذی لا یوجبه، جلد2، صفحه 150، دار الفکر، بیروت)

اگر زبردستی زنا میں عورت کی شرمگاہ اور پاخانہ کے مقام کو باہم ملا دیا تو مرد پر حد کے ساتھ ساتھ دیت بھی لازم ہوگی۔ المبسوط میں ہے'' رجل زنی بامرأة مستکرهة فأفضاها فعلیه الحد للزنا فإن کانت تستمسك البول فعلیه ثلث الدیة، وإن کانت لا تستمسك البول فعلیه کمال الدیة؛ لأنه أفسد علیها عضوا لا ثانی له فی البدن، وهو ما یستمسك به البول۔۔۔۔ وإن طاوعته فعلیها الحد ولیس علیه ضمان الجنایة لوجود الرضی منها فإن إذنها فیما دون النفس معتبر فی إسقاط الأرش، وکذلك إن کانت صبیة یجامع مثلها إلا أن رضاها هناك لا یعتبر فی إسقاط الأرش؛ لأنها لیست من أهل إسقاط حقها ''ترجمہ: مرد نے عورت کے ساتھ زبردستی زنا کیا اور اس کے پیشاب اور پاخانہ کے مقام کو ملا دیا تو اس پر زنا کی حد جاری ہوگی اور اگر عورت پیشاب کو روک سکتی ہے تو مرد پر تہائی دیت بھی لازم ہوگی اور اگر عورت پیشاب کو روک نہیں سکتی تو مرد پر پوری دیت لازم ہوگی، اس لئے کے مرد نے

عورت کا وہ عضو ضائع کر دیا ہے جس کا بدن میں کوئی ثانی نہیں ہے یعنی وہ جس کے ذریعہ پیشاب کو روکا جاتا ہے۔ اگر عورت زنا میں رضا مند تھی تو عورت پر بھی حد ہوگی اور مرد پر (حد کے علاوہ) دیت نہیں ہوگی کہ عورت کی اجازت ہونے کے سبب، اس لئے کہ عورت کی اجازت اپنی جان کے علاوہ دیت ساقط کرنے میں معتبر ہے۔ اسی طرح مرد نے ایسی عمر کی بچی سے زبردستی کی جس عمر کی بچی سے صحبت ہو سکتی ہے (اور اس نے اس بچی کے دونوں مقام کو ملا دیا) تو مرد پر حد کے ساتھ دیت بھی ہوگی۔ ہاں اگر بچی رضا مند تھی تب بھی دیت دینی ہوگی کہ بچی دیت کے حق کو ساقط کرنے کا اختیار نہیں رکھتی ہے۔

(المبسوط، کتاب الحدود، شہد ثلاثة نفر وامرأتان بالزنا، جلد9، صفحہ75، دار المعرفة، بیروت)

عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوتی ہے۔ لہٰذا اوپر والے مسئلہ میں آزاد عورت کی مکمل دیت 50 اونٹ یا 500 دینار یا 5000 درہم ہوگی۔ تبیین الحقائق میں ہے "وإن كانت مكرهة من غير دعوى شبهة منه فعليه الحد دونها ولا مهر لها ثم ينظر في الإفضاء فإن لم يستمسك بولها فعليه دية المرأة كاملة" ترجمہ: اگر دعویٰ شبہ نہ ہو اور عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو مرد پر حد ہوگی عورت پر نہیں اور عورت کے لئے مہر نہ ہوگا۔ پھر افضا کی صورت میں دیکھا جائے گا کہ اگر عورت پیشاب روک نہیں سکتی تو مرد پر مکمل عورت کی دیت ہوگی۔

(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، جلد3، صفحہ186، المطبعة الکبری الأمیریة، القاہرة)

یہ یاد رہے کہ عورت کی نصف دیت ہونا احادیث وفقہ سے ثابت ہے۔ الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے "قال ابن المنذر وابن عبد البر :أجمع أهل العلم على أن دية المرأة نصف دية الرجل ؛ لما روى معاذ عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :

دية المرأة على النصف من دية الرجل ولأنها فى الشهادة والميراث على النصف من الرجل فكذلك فى الدية ''ترجمہ: ابن منذر اور ابن عبدالبر نے فرمایا: اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت سے آدھی ہے۔ کیونکہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہے۔ اسلئے کہ عورت شہادت، میراث میں مرد سے نصف ہے اسی طرح دیت میں ہوگی۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد 21، صفحه 59، دار السلاسل، الكويت)

چھوٹی بچی سے زنا

مرد بالغ نے چھوٹی بچی سے زبردستی زنا کیا تو اس پر حد ہے اور اگر عورت بالغہ نے چھوٹے بچے سے زبردستی زنا کروایا تو عورت گناہ گار ہوئی، لیکن عورت پر حد نہیں۔ فتاوٰی قاضی خان میں ہے'' والبالغة العاقلة إذا دعت صبيا فجامعها لا حد عليها علمت بالحرمة أو لم تعلم و عليها العدة و لا مهر لها و البالغ الصحيح إذا زنى بصبية أو مجنونة أو نائمة عليه الحد و لا حد عليها '' ترجمہ: اگر عاقلہ بالغہ عورت نے چھوٹے بچے سے مجامعت کی تو اس عورت پر حد نہیں، برابر ہے کہ وہ اس فعل کی حرمت کو جانتی ہو یا نہ جانتی ہو اور اس عورت پر عدت ہوگی اور اس کے لئے مہر نہ ہوگا۔ صحیح بالغ شخص نے اگر چھوٹی بچی یا پاگل عورت یا سوئی ہوئی عورت سے زنا کیا تو اس مرد پر حد ہے عورت پر حد نہیں ہوگی۔

(فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیہ، کتاب الحدود، جلد3، صفحہ 468، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ)

اگر بہت چھوٹی بچی ہے جو صحبت کے متحمل نہیں جیسے پانچ چھ سال کی بچی تو اس صورت میں حد نہیں تعزیر ہوگی اور اگر بچی سے زنا کیا اور اس کی شرمگاہ اور پاخانہ کے مقام کو

ملا دیا (یعنی شرمگاہ پھٹ گئی) تو اس صورت میں دیت دینا ہوگی۔لسان الحکام فی معرفۃ الأحکام میں احمد بن محمد الحلبی (المتوفی 882ھ) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں" رجل زنى بصغيرة لا تتحمل الجماع فأفضاها لا حد عليه في قولهم جميعا ثم ينظر في الإفضاء إن كانت تستمسك البول كان عليه بالوطء وثلث الدية بالإفضاء وإن كانت لا تستمسك البول كان عليه جميع الدية "ترجمہ: مرد نے ایسی چھوٹی بچی سے زبردستی زنا کیا جو جماع کی متحمل نہیں اور مرد نے اس بچی کے دونوں مقام کو ملا دیا تو مرد پر تمام فقہاء کے قول کے مطابق حد نہیں ہے۔پھر دیکھا جائے گا کہ اگر بچی پیشاب کو روک سکتی ہے تو مرد پر وطی کی سزا کے ساتھ تہائی دیت ہوگی اور اگر پیشاب کو نہیں روک سکتی تو مکمل دیت دینا ہوگی۔

(لسان الحكام في معرفة الأحكام،فصل في المسألة المتعلقة بالحدود،صفحہ 398،البابی الحلبی،القاہرة)

متعہ اور اس کی سزا

متعہ یعنی مرد عورت کو پیسے دے کر کہے میں تجھ کو ایک ہزار روپیہ دیتا ہوں جس کے بدلے میں تجھ سے ایک دن یا مہینہ یا جو طے پائے صحبت کروں گا۔متعہ حرام ہے اور بخاری مسلم سمیت کئی احادیث میں اس کی حرمت واضح ہے۔بخاری شریف کی حدیث پاک ہے"عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم: نهى عن متعة النساء يوم خيبر، وعن أكل لحوم الحمر الإنسية" ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازی ،باب غزوة خيبر،جلد5،صفحہ135،دار طوق النجاة،مصر)

اگر کوئی متعہ کرے تو اس پر شرعی حد تو نہیں البتہ اس پر تعزیر ہوگی چنانچہ الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے "ذهب جمهور الفقهاء الحنفية و الحنابلة و المالكية على المذهب و الشافعية على الصحيح إلى أنه لا حد على من تعاطى نكاح المتعة .. بل يعزر إن كان عالما بالتحريم لارتكابه معصية "ترجمہ: جمہور فقہاء، حنفیہ، حنابلہ، اور مالکیہ مذہب پر اور شافعیہ کے صحیح قول پر اس طرف گئے ہیں کہ جس نے نکاح متعہ کیا اس پر حدِ شرعی نہیں بلکہ اس پر تعزیر ہے اگر اس کی حرمت کو جاننے کے باوجود اس گناہ کا ارتکاب کرے تو۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد 41، صفحه 341، طبع الوزارة)

لہٰذا متعہ کرنے والے اور اس کی ترغیب دینے والوں کو تعزیراً سزا دی جائے گی۔

لواطت کی سزا

قوم لوط پر عذاب کا تذکرہ قرآن پاک میں یوں ہے ﴿فَجَعَلْنَا عٰلِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تو ہم نے اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کر دیا اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے۔

(سورۃ الحجر، سورۃ 15، آیت 74)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر میں روح المعانی میں لکھتے ہیں "جاء في بعض الآثار أنه خسف بالمقيمين منهم وأمطرت الحجارة على مسافريهم وشذاذهم حتى إن تاجرا منهم كان في الحرم فوقفت له حجر أربعين يوما حتى قضى تجارته وخرج من الحرم فوقع عليه "ترجمہ: بعض آثار میں آیا ہے کہ (قوم لوط اس طرح ہلاک کی گئی) کہ جو مقیم لوگ تھے انہیں زمین میں دھنسا دیا گیا اور مسافروں پر پتھروں کی بارش ہوئی۔ یہاں تک کہ قوم لوط کا ایک تاجر حرم پاک میں تھا تو اس کے حصے کا پتھر

چالیس دن تک ہوا میں معلق رہا یہاں تک کہ جو وہ شخص تجارت سے فارغ ہوا اور حرم پاک سے باہر آیا تو اسے آ کر لگا۔ (روح المعانی، جلد4، صفحہ 409، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

لواطت پر کوئی حد نہیں بلکہ تعزیر ہے احادیث و آثار میں اس کی مختلف سزائیں آئی ہیں۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے ”عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به“ ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے تم قوم لوط والا عمل (یعنی لواطت کرتے) پاؤ تو کرنے والے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء فی حد اللوطی، جلد3، صفحہ109، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

السنن الکبریٰ میں ہے ”عن القاسم بن الوليد، عن بعض قومه أن عليا رضی الله عنه رجم لوطيا“ ترجمہ: حضرت قاسم بن ولید رحمۃ اللہ علیہ اپنی بعض قوم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لواطت کرنے والے کو سنگسار کیا۔

(السنن الکبری، باب ما جاء فی حد اللوطی، جلد8، صفحہ405، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

السنن الکبریٰ کی دوسری روایت میں ہے ”قال أبو نضرة سئل ابن عباس ما حد اللوطي؟ قال: ينظر أعلى بناء في القرية فيرمى به منكسا، ثم يتبع الحجارة“ ترجمہ: حضرت ابو نضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لواطی کی سزا کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے آبادی کی سب سے اونچی جگہ سے اوندھا نیچے گرا دیا جائے اور پھر اس پر پتھر مارے جائیں۔

(السنن الکبری، باب ما جاء فی حد اللوطی، جلد8، صفحہ405، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ان تمام روایات پر عمل کرتے ہوئے فقہائے احناف نے فرمایا ہے کہ حاکم اسلام

لواطت کرنے اور کروانے والے کو جو سزا مناسب سمجھے دے سکتا ہے، اگر کوئی شخص لواطت سے باز نہیں آتا تو حاکم اسلام اسے تعزیراً قتل بھی کر سکتا ہے اور جو لواطت کو جائز سمجھے وہ کافر ہو جائے گا۔ بہار شریعت میں ہے: ''اغلام یعنی پیچھے کے مقام میں وطی کی تو اس کی سزا یہ ہے اس کے اوپر دیوار گرا دیں یا اونچی جگہ سے اُسے اوندھا کر کے گرائیں اور اُس پر پتھر برسائیں یا اُسے قید میں رکھیں یہاں تک کہ مر جائے یا توبہ کرے یا چند بار ایسا کیا ہو تو بادشاہ اسلام اُسے قتل کر ڈالے۔ الغرض یہ فعل نہایت خبیث ہے بلکہ زنا سے بھی بدتر ہے اسی وجہ سے اس میں حد نہیں کہ بعضوں کے نزدیک حد قائم کرنے سے اُس گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور یہ اتنا برا ہے کہ جب تک توبہ خالصہ نہ ہو اس میں پاکی نہ ہوگی اور اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے یہی مذہب جمہور ہے۔

(بہار شریعت، جلد 2، حصہ 9، صفحہ 380، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

جانور سے بدکاری کرنے کی سزا

جانور سے بدکاری کرنے پر کوئی حد نہیں ہے۔ مصنف عبد الرزاق میں ہے ''عن ابن عباس فی الذی یقع علی البھیمۃ قال :لیس علیہ حد'' ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جانور سے وطی کرنے کے متعلق فرمایا کہ وطی کرنے والے پر حد نہیں ہے۔

(المصنف، کتاب الطلاق، باب الذی یاتی البھیمۃ، جلد 7، صفحہ 363، المجلس العلمی، الہند)

جانور سے وطی کرنے والے کو تعزیراً سزا دی جائے گی۔ اگر کوئی اس گندے فعل سے باز نہیں آتا تو حاکم اسلام اسے قتل بھی کروا سکتا ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے ''عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ وقع علی بھیمۃ فاقتلوہ، واقتلوا البھیمۃ، فقیل لابن عباس :ما شأن البھیمۃ؟ قال :ما

سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك شيئا، ولكن أرى رسول الله صلى الله عليه وسلم كره أن يؤكل من لحمها أو ينتفع بها وقد عمل بها ذلك العمل ''ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم کسی کو چوپائے کے ساتھ وطی کرتے پاؤ تو اس چوپائے اور وطی کرنے والے کو قتل کردو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ جانور کو قتل کرنے کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی وجہ نہیں سنی، لیکن میں یہ سمجھتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکروہ جانا ایسے جانور کا گوشت کھانا یا اس سے نفع لینا جس کے ساتھ یہ فعل کیا گیا ہے۔

(الترمذی، باب ما جاء فيمن يقع على البهيمة، جلد3، صفحہ 108، دار الغرب الإسلامی، بیروت)

اگر کسی کے بکری وغیرہ سے یہ فعل کیا جائے تو مالک سے کہا جائے گا کہ لواطت کرنے والے کو یہ جانور دیدو اور اپنے جانور کی جو قیمت بنتی ہے وہ اس سے لے لو، لواطت کرنے والا اس بکری کو ذبح کر کے اس کا گوشت جلادے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے'' رجل وطء بهيمة قال أبو حنيفة رحمه الله تعالى إن كانت البهيمة للواطء يقال له اذبحها واحرقها وإن لم تكن البهيمة للواطء كان لصاحبها أن يدفعها إلى الواطء بالقيمة ثم يذبحها الواطء ويحرق إن لم تكن مأكولة اللحم وإن كانت مأكولة اللحم تذبح ولا تحرق كذا في فتاوى قاضي خان. وفي الأجناس عن أصحابنا رحمهم الله تعالى تذبح وتحرق على وجه الاستحسان ''ترجمہ: آدمی نے چوپائے سے وطی کی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر وہ چوپایا وطی کرنے والے کا اپنا ہے تو اسے کہا جائے گا کہ اس کو ذبح کرے اور اس کے گوشت کو آگ لگادے۔ اگر چوپایا

کسی غیر کا ہے تو مالک کو کہا جائے گا اپنا چوپایا اسے دیدو اور اسے اس کی قیمت لے لو، پھر وطی کرنے والا اس جانور کو ذبح کر کے آگ لگا دے۔ یہ آگ لگانا اس جانور کے لئے ہے جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا، اگر اس کا گوشت کھایا جاتا ہے تو اسے آگ نہیں لگائی جائے گی جیسا کہ قاضی خان میں ہے اور اجناس میں ہمارے اصحاب سے مروی ہے کہ کھائے جانے والے جانور کو بھی ذبح کیا جائے گا اور گوشت کو آگ لگا دی جائے گی استحسانا۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الحادی والعشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم والحیوانات، جلد5، صفحہ 361، دار الفکر، بیروت)

اگر کسی نے جانور کو ذبح نہیں کیا اور آگے بیچ دیا یا حلال جانور جیسے بکری وغیرہ کو ذبح کر کے اس گوشت جلایا نہیں کھا لیا تو یہ بھی جائز ہے، اگرچہ بہتر یہی ہے کہ اس گوشت کو جلا دیا جائے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے" أما بھذا الفعل لا یحرم أکل الحیوان المأکول کذا فی خزانة الفتاوی "ترجمہ: باقی یہ کہ جانور کے ساتھ وطی کرنے پر وہ حلال جانور حرام نہیں ہوتا جیسا کہ خزانۃ الفتاوی ہے میں ہے۔

(الفتاوی الھندیة، کتاب الکراھیة، الباب الحادی والعشرون فیما یسع من جراحات بنی آدم والحیوانات، جلد5، صفحہ 361، دار الفکر، بیروت)

المبسوط للسرخسی میں ہے" (قال) فی الأصل بلغنا عن علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالی عنہ أنہ أتی برجل أتی بھیمة فلم یحدہ وأمر بالبھیمة فذبحت وأحرقت بالنار، وھذا لیس بواجب عندنا وتأویلہ أنہ فعل ذلك کی لا یعیر الرجل بہ إذا کانت البھیمة باقیة" ترجمہ: اصل میں فرمایا کہ ہم تک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت پہنچی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے جانور سے وطی کی تھی تو آپ نے اس آدمی پر کوئی حد نہیں لگائی اور جانور کے متعلق حکم دیا کہ

اسے ذبح کر کے اس آگ لگا دی جائے۔ اور یہ عمل ہمارے (احناف) کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ جانور کو بعد ذبح جلانے میں حکمت یہ ہے کہ آدمی اس زندہ جانور کو دیکھ کر عار محسوس نہ کرے۔

(المبسوط، کتاب الحدود، واطء البھیمۃ، جلد9، صفحہ102، دار المعرفۃ، بیروت)

ایک حکمت جانور ذبح کرنے کی یہ بھی ہو سکتی ہے کہ لوگ اس جانور کو دیکھ کر اس بُرے فعل کو یاد نہ کریں کہ اس جانور سے فلاں نے بدفعلی کی ہے۔

مرد کی طرح عورت کا بھی کسی جانور سے بدفعلی کروانا ناجائز و حرام ہے اور عورت پر تعزیر ہے۔

بیوی کی دبر (پچھلے مقام) میں جماع

اپنی بیوی کی دبر میں وطی کرنا اور بیوی کا بھی ایسے فعل پر راضی ہونا ناجائز و حرام ہے اور ایسا کرنے والے کو تعزیراً سزا دی جائے گی۔ حضور علیہ السلام نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے چنانچہ سنن ابی داؤد کی حدیث پاک ہے "عن أبی هريرة، قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من أتى امرأته فی دبرها" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کی دبر میں جماع کرے۔

(سنن ابی دائود، کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، جلد2، صفحہ249، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

ایک حدیث پاک میں اسے لواطت صغریٰ یعنی چھوٹے درجے کی لواطت قرار دیا گیا ہے چنانچہ مسند الشامیین میں ہے "عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فی الرجل يغشى المرأة فی دبرها :هی

اللوطية الصغرى ''ترجمہ: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے جد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آدمی کا عورت کی دبر میں جماع کرنے کے متعلق فرمایا کہ یہ لواطت صغریٰ ہے۔

(مسند الشاميين، عن قتادة، عن عمرو بن شعيب، جلد4، صفحه64، مؤسسة الرسالة، بيروت)

یہاں تک کہ صحابی رسول حضرت ابودرداء نے فرمایا ایسا کوئی کافر ہی کرے گا چنانچہ تفسیر طبری میں ہے''عن قتادة قال سئل أبو الدرداء عن إتيان النساء في أدبارهن، فقال :هل يفعل ذلك إلا كافر ''ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عورتوں کی دبر میں جماع کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کیا کوئی ایسا کرتا ہے سوائے کافر کے۔

(جامع البيان في تأويل القرآن، جلد4، صفحه407، مؤسسة الرسالة، بيروت)

یادرہے کہ قرآن پاک میں جو ہے ﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔ (سورة البقره، سورة2، آيت223)

اس آیت کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بیوی کی پیٹھ میں جماع کرنا بھی جائز ہے بلکہ اس آیت کا مطلب ہے کہ جس انداز سے چاہو بیوی کے اگلے حصے میں جماع کرو، لیٹ کر کرو یا بیٹھ یا کھڑے ہوکر یا پیچھے سے آکر اگلے حصے میں جماع کرو۔ یعنی صحبت ہو اگلے حصے ہی میں انداز جو مرضی ہو۔ دراصل اس آیت کا شان نزول کچھ یوں ہے کہ یہودی کہتے تھے کہ اگر پیچھے سے آکر عورت کے اگلے حصے میں صحبت کی جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ اس آیت میں یہودیوں کے اس نظریہ کی تردید کی گئی چنانچہ مسلم شریف کی حدیث پاک ہے''عن جابر بن عبد الله أن يهود كانت تقول إذا أتيت المرأة من دبرها، في

قبلها، ثم حملت، كان ولدها أحول قال فأنزلت ﴿نساؤكم حرث لكم فأتوا حرثكم أنى شئتم﴾ ''ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود کہتے تھے کہ جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے اگلے مقام میں وطی کرے اور عورت حاملہ ہو جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ۔''

(صحيح مسلم، كتاب النكاح،باب جواز جماعه امرأته فى قبلها، من قدامها، ومن ورائها من غير تعرض للدبر،جلد2،صفحه 1058،دار إحياء التراث العربى ،بيروت)

مسند احمد کی حدیث پاک میں ہے ''عن ابن عباس، قال :أنزلت هذه الآية، ﴿نساؤكم حرث لكم﴾ فى أناس من الأنصار، أتوا النبى صلى الله عليه وسلم، فسألوه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم " .ائتها على كل حال إذا كان فى الفرج ''ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''یہ آیت: تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں'' اس وقت نازل ہوئی جب انصار کے لوگ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور (پیچھے سے آکر بیوی کے اگلے حصے میں جماع کرنے کے متعلق) مسئلہ پوچھا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس طرح مرضی کرو جبکہ صرف اگلے حصے میں جماع ہو۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل ،مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب،جلد 4،صفحه 236، مؤسسة الرسالة،بيروت)

پھر اس آیت کے الفاظ پر بھی غور کیا جائے تو مطلب واضح ہوتا ہے کہ بیوی کو کھیتی کہا گیا ہے جس کا مطلب ہے کہ بیوی نسل بڑھانے کا ذریعہ ہے اور نسل عورت کے اگلے حصے سے جماع کرنے پر بڑھتی ہے نہ کہ پچھلے حصے میں جماع کرنے سے۔ تفسیر طبری میں

اس آیت کے تحت ہے" عن ابن عباس قوله ﴿فأتوا حرثكم أنى شئتم﴾ يعني بالحرث الفرجَ يقول :تأتيه كيف شئت، مستقبلةً ومستدبرةً وعلى أيّ ذلك أردت، بعد أن لا تجاوز الفرج إلى غيره، وهو قوله ﴿فأتوهن من حيث أمركم الله﴾ "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کا فرمان: "پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ" یعنی کھیتی فرج ہے۔ فرماتے ہیں کہ تم اپنی بیوی کے پاس آگے پیچھے جیسے چاہو آؤ جبکہ فرج سے تجاوز نہ کرو یہی اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہے: تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا۔

(جامع البيان في تأويل القرآن، جلد4، صفحه 398، مؤسسة الرسالة، بيروت)

تنبیہ ضروری

لوگوں میں مشہور ہے کہ بیوی کی پیٹھ میں جماع کرنے پر نکاح ٹوٹ جاتا ہے جبکہ شرعی طور پر ایسا نہیں ہے، لیکن یہ کیا کم ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعنت فرمائی ہے۔ ہاں اگر کوئی اسے معاذ اللہ جائز سمجھ کر کرے تو اسے تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کا حکم دیا جائے گا۔ سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے" عن أبي هريرة، قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :من أتى حائضا، أو امرأة في دبرها، أو كاهنا، فصدقه بما يقول، فقد كفر بما أنزل على محمد "ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت سے حالت حیض میں جماع کرے یا اس کی پیٹھ میں جماع کرے یا کسی کاہن (نجومی) کے پاس آئے اور جو کچھ اس نے کہا ہے اس کی تصدیق کرے تو اس نے کفر (انکار) کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة، باب النهي عن إتيان الحائض، جلد 1، صفحه 201، دار إحياء

الکتب العربیۃ،الحلبی)

محدثین وفقہائے کرام نے اس حدیث کے تحت یہی فرمایا ہے کہ جو اسے جائز سمجھے اس پر حکمِ کفر ہے چنانچہ فتح الباری لابن رجب میں ہے" من أتی حائضا أو امرأۃ فی دبرھا فقد کفر ،علی المستحل لذلك "ترجمہ: جو عورت سے حالت حیض میں یا اس کی پیٹھ سے جماع کرے اس نے کفر کیا، یعنی اسے حلال جان کر کرے۔

(فتح الباری لابن رجب، کتاب الایمان،جلد1،صفحہ139،مکتبۃ الغرباء الأثریۃ،المدینۃ النبویۃ)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں علی بن (سلطان) محمد القاری (المتوفی1014ھ) لکھتے ہیں" (فقد کفر بما أنزل علی محمد)أی :إن اعتقد حلہ "ترجمہ: تحقیق اس نے کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا۔یعنی اگر(بیوی کی دبر میں جماع کو) حلال جانتا ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح،جلد2،صفحہ 495، دار الفکر، بیروت)

حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ میں محمد بن عبد الہادی التتوی السندی (المتوفی1138ھ) لکھتے ہیں" فقد کفر قیل ھذا إذا کان مستحلا "ترجمہ: تحقیق اس نے کفر کیا۔کہا گیا کہ یہ اس صورت میں ہے جب اسے حلال جانے۔

(حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ،صفحہ220،دار الجیل،بیروت)

فیض القدیر شرح الجامع الصغیر میں زین الدین المناوی القاہری (المتوفی1031ھ) لکھتے ہیں" استحلھا فقد کفر ومن لم یستحلھا فھو کافر النعمۃ "ترجمہ: اسے حلال جانا تو تحقیق اس نے کفر کیا اور جو اسے حلال نہیں سمجھتا تو ایسا شخص کفرانِ نعمت کا مرتکب ہوا۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر،جلد6،صفحہ23، المکتبۃ التجاریۃ الکبری،مصر)

اسی طرح المبسوط للسرخسی میں ہے" تأویل الحدیث الذی روی من أتی

امرأته الحائض أو أتى امرأته فی غیر مأتاھا فقد کفر بما أنزل علی محمد یعنی إذا استحل ذلك“

(المبسوط، کتاب الحدود، أتی امرأۃ أجنبیة فی دبرہا، جلد9، صفحہ77، دار المعرفۃ، بیروت)

بعض فقہاء نے اس کے برعکس کہا چنانچہ ردالمحتار میں ہے”(قولہ یکفر مستحلھا) قدم الشارح فی باب الحیض الخلاف فی کفر مستحل وطء الحائض ووطء الدبر، ثم وفق بما فی التتارخانیة عن السراجیة :اللواطة بمملوکه أو مملوکته أو امرأته حرام، إلا أنه لو استحله لا یکفر قاله حسام الدین اھ أی فیحمل القول بکفرہ علی ما إذا استحل اللواطة بأجنبی، بخلاف غیرہ “ترجمہ:لواطت کو حلال سمجھنے والے کی تکفیر کا قول:پہلے شارح نے حیض کے باب میں حیض کی حالت میں وطی کرنے اور دبر میں جماع کرنے کو حلال جاننے والے کے کفر کے متعلق اختلاف ذکر کیا۔پھر سراجیہ سے تتارخانیہ میں موجود اس عبارت سے تطبیق بیان کی کہ اپنے غلام، لونڈی اور بیوی سے لواطت حرام ہے مگر جو اسے حلال جانتا ہے اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔یہ امام حسام الدین نے کہا ہے۔کفر کا قول اس پر محمول کیا جائے گا جب لواطت کو کسی اجنبی کے ساتھ حلال جانے بخلاف غیر یعنی لونڈی، غلام اور بیوی کے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحدود، جلد4، صفحہ28، دار الفکر، بیروت)

فتاوی ہندیہ میں ہے”لو استحل وطء امرأته الحائض یکفر، و کذا لو استحل اللواطة من امرأته وفی النوادر عن محمد رحمه الله تعالی لا یکفر فی المسألتین هو الصحیح “ترجمہ:اگر اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں جماع کو حلال جانا تو اس کی تکفیر کی جائے گی اسی طرح اپنی بیوی سے لواطت کو جائز جاننا۔نوادر میں امام محمد سے ہے کہ ان دونوں مسئلوں میں تکفیر نہیں کی جائے گی اور یہی صحیح ہے۔

(الفتاوی الهندية، کتاب السیر، جلد2،صفحه273، دار الفکر،بیروت)

لہٰذا بیوی کی پیٹھ میں جماع کو جائز سمجھنے والے کو اگر چہ کافر نہیں کہا جائے گا لیکن چونکہ کئی فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا کفر ہے لہٰذا ایسے شخص کو توبہ وتجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم دیا جائے گا کیونکہ کفر اتفاقی ہو یا اختلافی ہر صورت میں توبہ وتجدیدِ ایمان وتجدید نکاح کا حکم ہوتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے ”مایکون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد زنا ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبة (ای تجدید الاسلام) وتجدید النکاح (ای احتیاطا) مزیدا من الشامی بین الهلالین ترجمہ: جس بات کے کفر ہونے میں علماء متفق ہوں اس سے اعمال اور نکاح باطل ہو جاتا ہے اور اولاد، اولادِ زنا قرار پاتی ہے، اور جس بات کے کفر ہونے میں اختلاف ہو وہاں احتیاطاً توبہ استغفار یعنی تجدید اسلام، اور تجدید نکاح کا حکم کیا جائے گا۔ بریکٹ کے اندر کی عبارت علامہ شامی کی ہے۔ (درمختار ، کتاب الجهاد ، باب المرتد ، جلد4،صفحه 7-246،دار الفکر ، بیروت)

اورل سیکس Oral Sex

عورت کا مرد کی شرمگاہ کو منہ میں لینا اور مرد کا عورت کی شرمگاہ کو منہ میں لینا ناجائز وگناہ ہے اور ایسا کرنے پر تعزیز ہے۔ شریعت مطہرہ نے منہ کو پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا ہے چنانچہ سنن ابن ماجہ کی حدیث پاک ہے ”عن علی بن أبی طالب، قال: إن أفواهكم طرق للقرآن، فطيبوها بالسواك“ ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تمہارے منہ قرآن کا راستہ ہیں تو اپنے منہ کو مسواک سے پاک صاف رکھو۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة،باب السواك،جلد1، صفحه106،دار إحياء الكتب العربية،الحلبی)

الزہد والرقائق لابن المبارک میں ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن المبارک (المتوفی 181ھ) روایت کرتے ہیں ''عن أبی عبد الرحمن السلمی قال :أمر علی بالسواك، وقال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :إن العبد إذا تسوك ثم قام یصلی، قام الملك خلفه یستمع القرآن، فلا یزال عجبه بالقرآن یدنیه منه، حتی یضع فاه علی فیه، فما یخرج من فیه شیء من القرآن إلا صار فی جوف الملك، فطهروا أفواهكم '' ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن السلمی نے فرمایا کہ مجھے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ جب مسواک کرتا ہے، پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہوتا ہے جو اس کا قرآن سنتا ہے، وہ فرشتہ قرآن سن کر اتنا پسند کرتا ہے کہ وہ بندے کے قریب ہوتا جاتا ہے، یہاں تک کہ فرشتہ اپنا منہ اس بندے کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ تو اس بندے کے منہ سے جو قرآن پڑھا جاتا ہے وہ فرشتے کے پیٹ میں داخل ہوتا ہے۔ لہٰذا اپنے منہ کو پاک رکھو۔

(الزہد والرقائق لابن المبارک، باب فضل ذکر اللہ عز وجل، صفحہ 435، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

لہٰذا اس منہ کو ذکر اللہ کی بجائے گندگی چاٹنے میں لگانا خبیث عمل ہے جو قرآن وحدیث کی رو سے ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے ﴿وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا۔ (سورۃ الاعراف، سورت 7، آیت 157)

اسی آیت کی روشنی میں فقہاء کرام نے کئی چیزوں جیسے حشرات الارض او جعض

جانور وغیرہ کو حرام فرمایا یہاں تک کہ حلال جانوروں کے بھی بعض حصوں کو حرام فرمایا چنانچہ اس آیت کے تحت تفسیر خازن اور تفسیر روح البیان میں ہے "هو كل مايستخبثه الطبع وتستقذره النفس" ترجمہ: اور اس سے مراد ہر وہ فعل ہے جس کو فطرت سلیمہ برا سمجھے۔

(لباب التاويل في معاني التنزيل، جلد2، صفحہ258، دار الكتب العلمية، بيروت)

کتب فقہ میں اس فعل کے مکروہ تحریمی ہونے کی صراحت ہے چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے "اذا ادخل الرجل ذكره فى فم امرء ته قد قيل يكره" ترجمہ: کہا گیا مرد کا اپنی عورت کے منہ میں اپنا عضو داخل کرنا مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری، كتاب الكراهية، الباب الثلاثون فى المتفرقات، جلد 5، صفحہ 372، دار الفکر، بیروت)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے "وضع الذكر فى فم المرأة ونحوه، مما جاء نا من شذوذ الغربيين، فيكون ذلك حراماً لثبوت ضرره وقبحه شرعاً وذوقاً" ترجمہ: مرد کا عورت کے منہ میں اپنی شرمگاہ رکھنا اور اس طرح کی اور عجیب و غریب (گندی) حرکات جن کی خبریں ہم تک پہنچتی ہیں تو یہ حرکات حرام ہیں، ضرر کے ثابت ہونے اور شرعاً و ذوقاً قبیح ہونے کی وجہ سے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد4، صفحہ 191، دار الفکر، بیروت)

المحیط البرہانی میں اس کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ منہ تلاوت قرآن پاک کے لئے ہے چنانچہ لکھا ہے "إذا أدخل الرجل ذكره فم أمرأته فقد قيل :يكره؛ لأنه موضع قراءة القرآن، فلا يليق به إدخال الذكر فيه" ترجمہ: اگر مرد اپنی شرمگاہ عورت کے منہ میں داخل کرے تو کہا گیا کہ یہ مکروہ ہے کہ منہ قرآن کی جگہ ہے اور شرمگاہ اس لائق نہیں ہے کہ اسے منہ میں رکھا جائے۔

(المحيط البرهاني، كتاب الاستحسان والكراهية، الفصل الثاني والثلاثون فى

المتفرقات، جلد5، صفحہ408، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

پھر شرمگاہ کو منہ میں لینے پر منی و مذی کا نکلنا بھی کسی حد تک یقینی ہوتا ہے اور یہ نجس چیز کو منہ میں لینا ہے جو کہ حرام ہے۔ تفسیر کبیر میں ہے" وذلك يقتضي تحريم كل الخبائث، والنجاسات خبائث، فوجب القول بتحريمها، الثالث أن الأمة مجمعة على حرمة تناول النجاسات "ترجمہ: یہ آیت تمام خبث چیزوں کے حرام ہونے کا تقاضا کرتی ہے۔ اور نجاست خبائث میں سے ہے تو یہ حکم نجاست کو حرام کرتا ہے۔ تیسرا یہ ہے کہ امت کا نجاستوں کے کھانے کی حرمت پر اجماع ہے۔

(تفسیر کبیر، جلد13، صفحہ169، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

پھر طبی طور پر اورل سیکس کا بہت نقصان ہے کہ اس سے دیگر بیماریوں کے ساتھ منہ کا کینسر بھی ہو جاتا ہے چنانچہ انٹرنیٹ پر ڈاکٹروں نے اس پر تحقیق کر کے کہا کہ اورل سیکس انتہائی نقصان دہ ہے۔ دو تحقیقات ملاحظہ ہوں:۔

There's an argument out there that oral sex is not sex. For some grown-ups, it's a way to deny that they're cheating. To some young people, oral sex preserves virginitytechnically speakingand allows for what is perceived as risk-free sexual intimacy. From a medical perspective, however, this is sexand generally, as practiced, it's unsafe. People seem clueless that sexually transmitted diseases such as herpes, gonorrhea, chlamydia,

and human papillomavirus can take hold in parts of the oral cavity during sex with infected partners and that the oral contact can infect the genitals, too. HPV is a particularly scurrilous threat, since it incubates silently in the back of the mouth and is now linked to a dangerous form of throat cancer in both men and women similar to the one that arises in the cervix.

People Who Read This Also Read Wisconsin Cancels 'Sex Toys 101' Event 20340565 7 Factors That Foster Teen Virginity, Pledge or No Pledge 20502145 Mouth and Oropharynx Cancer Overview 20174601 7 Facts You Need to Know About HPV and Gardasil 20183931 Oral Sex a Factor in Oral Cancer Increase 20176653 Head and neck cancers, which can attack the mouth, nose, sinuses, and throat.

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اورل سیکس سیکس نہیں ہے یہ کچھ لوگوں کی طرف سے ہے جو یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ اورل سیکس جنسی خطرات سے بھی

خالی ہے اور کنوارہ پن بھی قائم رکھتا ہے۔جبکہ یہ لوگ لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔
میڈیکل نقطہ نظر سے اورل سیکس ایک سیکس ہے اور خطرناک ہے۔لوگ اس سے لاعلم نظر
آتے ہیں کہ جنسی طریقہ سے جو بیماری پھیلتی ہے جیسے C.C.H اور H.P.V منہ میں
داخل ہوسکتے ہیں اور اسی طرح منہ سے عضو تک جاسکتے ہیں۔H.P.V خاص طور پر
خطرناک ہے کیونکہ یہ منہ کے پچھلے حصہ میں نشوونما پاتا ہے اور گلے کے خطرناک کینسر کا
موجب ہے۔مرد اور عورت دونوں میں ہوسکتا ہے اسی طرح بچہ دانی کے نچلے حصہ پر ہو
سکتا ہے۔اورل سیکس منہ کا کینسر کرتا ہے اور دماغ اور گردن کا کینسر بھی ہوسکتا ہے جو منہ
،ناک اور گلے تک پھیل سکتا ہے۔

(www.health.usnews.com/articles/health/cancer)

دوسری جگہ لکھا ہے:

Certain cases of mouth cancer appear to be caused by a virus that can be contracted during oral sex, media reported, quoting a new Swedish study.People who contract a high-risk variety of the human papilloma virus, HPV, during oral sex are more likely to fall ill with mouth cancer, according to a study conducted at the Malmo University .Faculty of Odontology in southern Sweden."You should avoid having oral sex," dentist and researcher

Kerstin Rosenquist, who headed the study, told Swedish news agency TT.HPV is a wart virus that causes many cervical cancers, including Comparing 132 endometrial cancer (in the uterus). patients with mouth cancer with a control group of 320 healthy people, Rosenquist found that 36 percent of the cancer patients were carriers of HPV while only one percent of the control group had the virus.

The main factors that contribute to mouth cancer, most commonly contracted by middle aged.

اس عبارت کا خلاصہ ہے کہ سویڈش رپورٹ میں ہے کچھ کیس منہ کے کینسر کے پائے گئے ہیں جو کہ ایک وائرس جو اورل سیکس سے پھیلا ہے اس سے ہوئے ہیں۔ سویڈش کی میملو یونیورسٹی کی رپورٹ کے مطابق اورل سیکس کے دوران جن لوگوں میں H.P.V داخل ہوا انہیں کافی چانس ہوتا ہے کہ منہ کا کینسر ہو جائے۔ اورل سیکس سے بچا جائے۔ H.P.V کا موازنہ کیا گیا تو پتہ چلا کہ 132 مریض تھے جنہیں بچہ دانی اور منہ کا کینسر تھا۔ 36 فیصد میں H.P.V تھا۔ جبکہ 320 صحت مند افراد کا معائنہ کیا گیا تو صرف ایک فیصد میں H.P.V تھا۔ منہ کے کینسر والے زیادہ تر درمیانی عمر کے لوگ ہیں۔

(http://www.fatwa-online.com/fataawa/marriage/sexualrelations/sre003/0030726.htm)

لہٰذا شرمگاہ کو منہ میں لینا شرعی طور کے علاوہ طبی طور پر درست نہیں ہے۔ بلا عذر شرعی عورت کا شوہر سے طلاق مانگنا جائز نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "أیما امرأة سألت زوجها الطلاق فی غیر ما بأس، فحرام علیها رائحة الجنة "ترجمہ: جو عورت بے ضرورت شرعی خاوند سے طلاق مانگے اس پر جنت کی بو حرام ہے۔

(سنن ابن ماجه، كتاب الطلاق، كراهية الخلع للمرأة، جلد1، صفحه662، دار إحياء الكتب العربية، الحلبي)

لیکن اگر شوہر زبردستی عورت کی پیٹھ و منہ میں بدفعلی کرتا ہے تو عورت کا ایسے شوہر سے طلاق مانگنا جائز ہے۔ الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے "لا تطلق المرأة بالوطء فی دبرها، وإنما یحق لها طلب الطلاق من القاضی بسبب الأذی والضرر "ترجمہ: عورت کے پیٹھ میں جماع کرنے سے خود بخود طلاق نہیں ہو جاتی۔ البتہ ایسے موقع پر عورت کو قاضی کے ذریعے طلاق طلب کرنے کا حق ہے، بسبب ایذا اور ضرر کے۔

(الفقه الاسلامی وادلته، جلد9، صفحه88، دار الفكر، بيروت)

مردہ سے زنا

مردہ عورت سے وطی کرنا ناجائز و حرام ہے کبیرہ گناہ میں شامل ہے اور اسکی سزا تعزیر ہے۔ یعنی تعزیراً اسے قید کیا جا سکتا ہے یا شہر بدر کیا جا سکتا ہے، لیکن زنا کی شرعی حد نہیں لگائی جا سکتی ہے البتہ حنابلہ کے نزدیک ایسے شخص پر حد واجب ہے۔ الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے "لا خلاف بین الفقهاء فی حرمة وطء المیتة، سواء أكانت فی حیاتها زوجته أم أجنبیة عنه وعده ابن حجر الهیتمی من كبائر الإثم والفواحش لكنهم اختلفوا فی عقوبة الفاعل على مذهبین أحدهما :للحنفیة والشافعیة فی

الأصح والحنابلة في المعتمد، وهو عدم وجوب الحد على واطء الميتة، وذلك لأن وطء الميتة كلا وطء، لوقوعه في عضو مستهلك، ولأن وطأها لا يشتهى، بل هو مما تنفر منه الطباع وتعافه الأنفس، فلا حاجة إلى شرع الزجر عنه بحد، والحد إنما يجب زجرا ولكن يجب تعزير الفاعل لهذه الفاحشة"

ترجمہ: فقہاء کرام کا اس میں اختلاف نہیں ہے کہ میت سے وطی کرنا حرام ہے، برابر ہے وہ میت زندگی میں اس کی زوجہ ہو یا اجنبیہ ہو اور ابن حجر ہیتمی نے میت کے ساتھ وطی کو کبیرہ فحش گناہ میں شمار کیا ہے۔ البتہ ایسا کرنے والے کی سزا میں دو مذہب ہیں۔ ایک مذہب احناف، شوافع فی الاصح اور حنابلہ کا معتمد یہ ہے کہ میت سے وطی کرنے والے پر زنا کی حد واجب نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ زندہ کے ساتھ وطی کرنا نہیں ہے کہ یہ وطی ہلاک شدہ عضو میں واقع ہوئی ہے اور اس وطی میں لذت نہیں بلکہ طبیعت اس سے متنفر ہوتی ہے اور نفوس اس سے کراہت کرتے ہیں۔ تو شرعاً زجر کے طور پر حد جاری کرنے کی حاجت نہیں کہ حد تو زجراً ہی واجب ہوتی ہے۔ لیکن ایسا فحش فعل کرنے والے پر تعزیر واجب ہے۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد 44، صفحہ 31، طبع الوزارة)

مردہ عورت کے علاوہ اگر مردہ لڑکے سے بھی کوئی وطی کرتا ہے تو اس کو تعزیراً سزا دی جائے گی۔

زنا کا ثبوت

شرعی طور پر زنا ثابت ہونے کی دو صورتیں ہیں:۔ ایک صورت یہ ہے کہ چار عاقل وعادل مرد گواہ ہوں جو اپنی آنکھوں سے زنا ہوتا دیکھیں۔ بغیر گواہی کے کسی پر زنا کا الزام لگانا ناجائز و گناہ ہے اور اس کی سزا اسی کوڑے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ﴿وَالَّذِيْنَ

یرمون المحصنت ثم لم یاتوا باربعۃ شھدآء فاجلدوھم ثمنین جلدۃ و لا تقبلوا لھم شھادۃ ابدا و اولٓئک ھم الفسقون ﴿ ترجمہ کنزالایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔ (پارہ18، سورۃ النور، آیت4)

دوسری صورت زنا کا اعتراف کرنا ہے۔ صحیح مسلم اور شعب الایمان میں ہے "عن یزید بن نعیم، عن أبیہ، أن ماعزا أتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فأقر عندہ أربع مرات، فأمر برجمہ" ترجمہ: حضرت یزید بن نعیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور زنا کا چار مرتبہ اقرار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔

(شعب الایمان للبیہقی، جلد7، صفحہ106، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

ان دونوں صورتوں کے بغیر زنا ثابت نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ بغیر شرعی ثبوت کے محض قیاسات پر دوسروں کو زانی ٹھہرا دیتے ہیں اور کئی اسی طرح کے قیاسات کی بنیاد پر اپنی بیوی کو زانیہ ٹھہرا کر طلاق دے دیتے ہیں یہ سب غیر شرعی ہے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''ثبوت زنا کے لیے چار مرد عادل کا مشاہدہ ضرور کہ انھوں نے اپنی آنکھ سے اس کا اندام اس کے بدن میں سرمہ دانی میں سلائی کی طرح دیکھا، یہ کہاں متصور! لوگ محض قرائن، قیاسات پر اڑا دیتے ہیں، اس پر اعتبار نہیں اور وہ سب شرعاً اسی اسی کوڑے کے مستحق ہوتے ہیں۔ ﴿یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین﴾ اللہ تعالی انہیں فاسق فرماتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ ایمان رکھتے ہو تو پھر ایسی بات زبان سے نہ نکالنا۔'' (فتاوی رضویہ، جلد11، صفحہ423، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ہمارے معاشرے میں کئی لوگوں کا ذہن ہے کہ اگر شادی کی پہلی رات صحبت کے دوران عورت سے Bleeding نہ ہو تو عورت کا کردار ٹھیک نہیں، اس نے پہلے سے زنا کروایا ہے، جبکہ یہ نظریہ شرعا درست نہیں ہے Bleeding نہ ہونا اس کے زانیہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عورت کی شرمگاہ میں ایک جھلی ہوتی ہے، اگر اس وقت سے پہلے وہ جھلی نہ پھٹی ہو اور جماع سے اس کا زوال ہو، جب تو خون آنا ظاہر ہے اور اگر پیشتر وہ زائل ہو چکی ہے تو اغلب یہ کہ خون نہ آئے اور ہو سکتا ہے کہ اس صورت میں بھی آئے۔ مگر اس جھلی کا زائل ہونا علاوہ جماع کے دوسری وجہ سے بھی ہو سکتا ہے، مثلا کودنے یا گرنے یا بکثرت حیض آنے یا زخم ہو جانے سے کہ یہ سب بھی اس کے زوال کے سبب ہیں۔ لہذا اگر خون نہ آیا تو یہ الزام نہیں لگایا جا سکتا کہ اس نے زنا کیا ہے۔'' (فتاوی امجدیہ، جلد2، صفحہ21، مکتبہ رضویہ، کراچی)

DNA ٹیسٹ کا شرعی تجزیہ

ان بیان کئے گئے دو ثبوتوں کے علاوہ کسی تیسرے ثبوت سے زنا ثابت نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ آج کل کئی ڈاکٹرز و دیگر لوگ کہتے ہیں کہ DNA کے ذریعے زنا ثابت ہو سکتا ہے، اس لئے اس رپورٹ پر بھی زنا کی سزا دی جانی چاہئے۔ شرعا DNA کی رپورٹ پر ہی کسی کو زانی ثابت نہیں کیا جا سکتا، ہاں ضمنی ثبوت کے طور پر اس رپورٹ کا استعمال ہو سکتا ہے اور اس رپورٹ کی بنیاد پر ملزم اقرار کر لے تو اس کا جرم ثابت ہو سکتا ہے۔

آج کل کئی سیکولر ذہن کے لوگوں نے DNA کو اتنی بڑی حیثیت دے دی ہے کہ اس کے مقابل شرعی قانون کو نہیں مانتے بلکہ علماء کرام پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ پھر

عجیب جہالت یہ بکتے ہیں کہ اس رپورٹ پر سزا بھی صرف زبردستی زنا پر ہو، اگر رضامندی ہوتو کوئی سزا نہیں ہونی چاہئے۔ یہاں مختصر DNA پر کلام پیش خدمت ہے:۔

اسلام ایک ایسا مکمل دین ہے جو قیامت تک رہنمائی کرنے والا ہے۔ اسلامی قوانین عالم الغیب اللہ عزوجل نے نازل فرمائے ہیں نہ یہ کہ چند مولویوں نے مل کر بنا دیئے ہیں جس پر بے دین لوگ مولویوں پر اعتراض کرتے پھریں۔ اللہ عزوجل نے کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جس میں کوئی حکمت نہ ہو اور اس پر عمل پیرا ہونے پر معاشرے میں برائی عام ہوتی ہو۔ اللہ عزوجل کو معلوم ہے کہ قیامت تک کون کون سی جدید چیز ایجاد ہوگی یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن پاک کے کئی احکام پر غور کرتے ہیں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ نے جدید آلات استعمال کی اجازت فرمائی ہے چنانچہ حج کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ حج اونٹوں یا گھوڑوں پر ہی کرنا فرض ہے بلکہ مطلقا فرمایا﴿ وللہ علی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا﴾ اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (سورۂ آل عمران، سورہ 3، آیت 97)

جدید اسلحہ کے متعلق علم ہونے کی صورت میں جہاد کو تلواروں اور تیروں کے ساتھ خاص نہیں کیا بلکہ فرمایا﴿ و اعدُّوا لھُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّۃٍ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے۔ (سورۃ الانفال، سورہ 8، آیت 60)

کثیر احادیث میں جدید آلات کی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔ کمپیوٹرائزڈ سسٹم اور جدید ایجادات حیرت انگیز ہیں اور آنیوالا دور اس سے بھی زیادہ حیران کن ہوگا۔ مصنف عبد الرزاق، مرقاۃ المفاتیح اور مسند احمد میں ایک حدیث پاک ہے کہ رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے "ان الرجل أن يخرج فلا يرجع

حتی تحدثه نعلاه وسوطه ما أحدث أهله بعده" ترجمہ: آدمی اپنے گھر سے نکلے تو واپس نہ لوٹ پائیگا حتیٰ کہ اس کے جوتے اور چھڑی اسے وہ کچھ نہ بتا دیں جو اس کے (چلے جانے کے) بعد اس کے گھر والوں نے کیا ہوگا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ، جلد 13، صفحہ 426، مؤسسة الرسالة، بیروت)

جامع ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ اور مشکوۃ شریف میں ہے "عن أبی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفسی بیده لا تقوم الساعة حتی تکلم السباع الإنس وحتی تکلم الرجل عذبة سوطه وشراك نعله وتخبره فخذه بما أحدث أهله من بعده" ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے اور حتیٰ کہ آدمی سے اس کے کوڑے کا پھندنا اور اس کے جوتے کا تسمہ باتیں کرے گا اور اس کی ران اسے وہ سب خبر دے گی جو اس کے گھر والوں نے اس کے پیچھے کیا۔

(الکتاب المصنف، کتاب الفتن، ما ذکر فی فتنہ الدجال، جلد 7، صفحہ 502، مکتبۃ الرشد، الریاض)

اس طرح کے اور بھی کئی دلائل ہیں جس سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن وحدیث کے احکام میں قیامت تک آنے والی جدید ٹیکنالوجی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے اور اسی کے مطابق اللہ عزوجل نے احکام صادر فرمائے۔ زنا کے ثبوت کے متعلق اگر چار گواہوں کا نہ فرمایا ہوتا بلکہ زنا ثابت ہونے کا فرمایا ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ جس طرح بھی جدید ذرائع سے زنا ثابت ہو جائے کافی ہے جب اللہ عزوجل نے چار گواہوں کی شرط رکھ دی، اب اسے چھوڑ کر کسی

بھی ذرائع کی طرف جانا قرآنی حکم سے عدول ہے۔ اس طرح اگر شرعی احکام کو جدید ایجادات پر محمول کر دیا جائے تو بہت فتنہ ہو جائے، کئی جاہل نکاح میں دو گواہوں کی شرط ختم کر دیں اور دلیل یہ دیں کہ اصل تو گواہوں کا مقصد نکاح ہونے کو ثابت کرنا ہے اور آج کل کے نکاح نامہ اور مووی میں یہ سب کچھ آجاتا ہے اس لئے دو گواہ نہ بھی ہوں نکاح نامہ ہو اور لڑکا لڑکی کی ایجاب وقبول کی مووی ہو تو نکاح ہو جائے گا۔ لہذا جدید ایجادات کا استعمال اسی حد تک درست ہے جب قرآن وسنت کے خلاف نہیں ہیں۔

دوسرا یہ کہ قرآن وحدیث کے علاوہ سائنسی تحقیقات یقینی نہیں ہیں۔ سائنس نے کئی تحقیقات کیں اور اس کے صحیح ہونے پر بڑے دعوے کئے، بعد میں خود ہی اسے غلط ثابت کر دیا۔ یونیورسٹی میں دوران طالب علمی ایک مرتبہ پروفیسر صاحب سائنس کے متعلق کلام کرتے ہوئے فرمارہے تھے کہ آج کے جدید دور میں سائنسدانوں کا یہ نظریہ ہے کہ پچھلے سائنسدانوں کی طرح اپنی تحقیق کو حرفِ آخر نہ سمجھو چنانچہ فرماتے ہیں کہ ایک انگریز سائنسدان یونیورسٹی میں آیا تو طلباء نے اس سے سوالات کیئے جن میں ایک سوال یہ تھا کہ آپ اللہ عزوجل کے متعلق کیا نظریہ رکھتے ہیں؟ (یعنی سائنس کیا رب تعالیٰ کے وجود کو مانتی ہے یا نہیں؟) اس انگریز سائنسدان نے جواب دیا کہ ہمیں پتہ نہیں۔ یعنی پہلے سائنس اللہ عزوجل کے وجود کا انکار کرتی تھی اور جب آئے دن سائنس کے کئی دعوے غلط ثابت ہوئے تو سمجھدار سائنسدانوں نے اپنی تحقیق کو حرفِ آخر سمجھنا چھوڑ دیا اور جو فی الحال موجود ہے اس کا اعتبار کیا۔

موجودہ دور میں بھی سائنس کا دعویٰ ہے کہ DNA رپورٹ کبھی غلط نہیں ہوسکتی، جبکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ اسے بھی غلطی کا امکان ثابت ہو جائے، جیسے پہلے فنگر پرنٹ پر بھی

اعتماد کیا جاتا تھا بعد میں تحقیق ہوئی کہ اس میں بھی غلطی ہوسکتی ہے اور آجکل آنکھ کی پتلی کے متعلق دعویٰ ہے کہ اس میں غلطی نہیں ہوسکتی۔ الغرض انسان کے قانون میں غلطی ہونے کا یقینی امکان ہے اور اللہ عزوجل کے قانون میں غلطی نہ ہونے کا یقین ہے۔ اللہ عزوجل نے نسب وحدود میں جو قانون بنائے ہیں یہ انسانوں کی بہتری کے لئے ہیں اور اللہ عزوجل کے اس قانون کو نہ مانا جائے اور انسان کی ایجاد کردہ تحقیق پر مرمٹ جائیں تو یہ معاشرے میں فساد کا باعث ہوگا۔ اگر زنا میں چار گواہوں کو چھوڑ کر ایک رپورٹ پر اعتماد کرلیا جائے تو یہ عورتوں کے لئے تحفظ نہیں بلکہ عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے عدم تحفظ ہے۔

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے اور اپنی جہالت میں انگریزوں کے نقش قدم پر چلنے میں نہ صرف فخر محسوس کرتی ہے بلکہ دوسرے مسلمانوں کو بھی اس پر چلنے کی ترغیب دیتی ہے اور جو نہیں چلتا ہے اس شدت پسند اور جاہل ثابت کرتی ہے۔ ایسی موقع پر جاہل مولوی بھی اپنی دوکانداری چمکاتے ہیں اور سیکولر لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر خود کو جدید تعلیم سے ہم آراستہ اور دیگر علمائے حقہ کو جاہل ثابت کرتے ہیں۔ آج اسلام کے علاوہ کسی کے پاس صحیح طور پر آسمانی کتاب نہیں ہے اس لئے کافر اپنی ہی ایجاد کردہ اشیاء پر اعتماد کرتے ہیں جس کے سبب ان کا معاشرہ بدامنی کا شکار ہے۔ چند سال پہلے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ ایک امریکی خاتون کے ہاں بچی کی ولادت ہوئی۔ ولادت کے چند دنوں بعد ماں کا انتقال ہوگیا۔ ماں کی زندگی ہی میں تین افراد نے اس بچی کے باپ ہونے کا دعویٰ کردیا جن میں سے ایک صاحب کے نام کو بچی کی ماں نے اپنی بیٹی کے نام کا حصہ بھی بنادیا۔ بعدازاں بات ڈی این اے ٹیسٹ تک جاپہنچی کہ ڈی این اے ٹیسٹ کے ذریعہ فیصلہ کیا جائے گا کہ بچی کا اصل باپ کون ہے؟ اور اس طرح ٹیسٹ کے

بعد تینوں دعویداروں میں سے ایک کے حق میں فیصلہ دیدیا گیا کہ وہ اس بچی کا باپ ہے۔

اس کے برعکس اسلام نے ایک بہترین فطرتی سیدھا سادھا قانون دیا کہ عورت جس کے نکاح میں ہوگی اس کی اولاد اسی شخص کی کہلائے گی چنانچہ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا "الولد للفراش وللعاهر الحجر" ترجمہ: بچہ اس کا ہے جس کا نکاح ہے اور زنا کار کے لئے صرف پتھر ہی ہیں۔

(سنن الترمذي، أبواب الرضاع، باب ما جاء أن الولد للفراش، جلد2، صفحہ454، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

اگر آج اس اصول کو چھوڑ کر DNA ٹیسٹ کو ہی حرفِ آخر سمجھ لیا جائے تو معاشرہ بدامنی اور شک وشبہات میں مبتلا ہو جائے گا، جس کا دل چاہے گا وہ اپنے والد کے نسب کا انکار کر دے، جس کے ساتھ چاہے گا خود کو منسوب کرلے گا اور فیصلہ DNA ٹیسٹ پر ہوگا، رپورٹ اگر بالفرض سو فیصد صحیح بھی ہو تو کیا یہ دلوں میں نفرت کا باعث نہ ہوگا؟ پھر اس جدید زمانے اور اس زمانہ جاہلیت میں کیا فرق رہ جائے گا جس میں نسب کچھ اس طرح ہی قیاس آرائیوں سے ثابت ہوتا تھا چنانچہ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زمانہ جاہلیت کے بے حیائی پر مشتمل اس طریقہ کار کی نشاندہی کرتے ہوئے فرماتی ہیں "أن النكاح في الجاهلية كان على أربعة أنحاء: فنكاح منها نكاح الناس اليوم: يخطب الرجل إلى الرجل وليته أو ابنته، فيصدقها ثم ينكحها، ونكاح آخر: كان الرجل يقول لامرأته إذا طهرت من طمثها: أرسلي إلى فلان فاستبضعي منه، ويعتزلها زوجها ولا يمسها أبدا، حتى يتبين حملها من ذلك الرجل الذي تستبضع منه، فإذا تبين حملها أصابها زوجها إذا أحب، وإنما يفعل ذلك رغبة في نجابة الولد، فكان هذا النكاح نكاح الاستبضاع. ونكاح

آخر: یجتمع الرهط ما دون العشرة، فیدخلون علی المرأة، کلهم یصیبها، فإذا حملت ووضعت، ومر علیها لیال بعد أن تضع حملها، أرسلت إلیهم، فلم یستطع رجل منهم أن یمتنع، حتی یجتمعوا عندها، تقول لهم: قد عرفتم الذی کان من أمرکم وقد ولدت، فهو ابنك یا فلان، تسمی من أحبت باسمه فیلحق به ولدها، لا یستطیع أن یمتنع به الرجل. ونکاح الرابع: یجتمع الناس الکثیر، فیدخلون علی المرأة، لا تمتنع ممن جاء ها، وهن البغایا، کن (ص 16:) ینصبن علی أبوابهن رایات تکون علما، فمن أرادهن دخل علیهن، فإذا حملت إحداهن ووضعت حملها جمعوا لها، ودعوا لهم القافة، ثم ألحقوا ولدها بالذی یرون، فالتاط به، ودعی ابنه، لا یمتنع من ذلك فلما بعث محمد صلی الله علیه وسلم بالحق، هدم نکاح الجاهلیة کله إلا نکاح الناس الیوم"

ترجمہ: زمانہ جاہلیت میں چار طرح کا نکاح تھا، ایک نکاح تو یہی تھا جو آج کل لوگ کرتے ہیں، ایک دوسرے کے پاس اس کی ولیہ یا بیٹی کا پیغام بھیجتا تھا اور اسے مہر دے کر اسے بیاہ لاتا تھا، نکاح اس طریقہ پر بھی تھا کہ کوئی مرد اپنی بیوی سے کہہ دیتا تھا کہ جب تو ایام سے پاک ہو جائے تو فلاں مرد کے پاس چلی جانا اور اس سے فائدہ حاصل کر لینا، پھر شوہر اس عورت سے جدا ہو جاتا تھا، اور اس کے قریب نہ جاتا تھا، جب تک کہ اس مرد کا حمل ظاہر نہ ہو جاتا، جب اس کا حمل ظاہر ہو جاتا تو اس کا شوہر جب دل چاہتا اس کے پاس چلا جاتا، یہ سب کچھ اس لئے کیا جاتا تھا کہ بچہ اچھی نسل کا پیدا ہو، اس نکاح کو نکاح استبضاع کہتے تھے۔ تیسرے نکاح کی قسم یہ تھی کہ چند آدمی دس سے کم جمع ہو کر ایک عورت سے صحبت کرتے تھے، جب اسے حمل ٹھہر جاتا اور اس کا بچہ پیدا ہو جاتا اور اسے کئی دن ہو جاتے تو وہ

سب کو بلواتی، ان میں سے کسی کو یہ طاقت نہ ہوتی کہ وہ آنے سے انکار کردے، جب سب جمع ہو جاتے تو وہ کہتی کہ تم سب کو اپنا معلوم ہے جو کچھ تھا اور میرے ہاں تمہارا بچہ پیدا ہوا ہے، اے فلانے یہ تیرا بیٹا ہے، جو تیرا دل چاہے اس کا نام رکھ (تجھے اختیار ہے) وہ اس کا ہو جاتا تھا اور اسے انکار کرنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت سے صحبت کر جایا کرتے تھے اور وہ کسی آنے والے کو منع نہ کرتی تھی، دراصل یہ رنڈیاں تھیں، انہوں نے نشانی کے طور پر دروازوں پر جھنڈے نصب کر رکھے تھے کہ جو چاہے ان سے صحبت کرے، جب ان میں سے کسی کو حمل ٹھہر جاتا اور بچہ پیدا ہو جاتا تو وہ سب جمع ہو کر علم قیافہ کے جاننے والے کو بلاتے، وہ جس کے مشابہ دیکھتے، اس سے کہہ دیتے کہ یہ تیرا بیٹا ہے، وہ اس کا بیٹا ہو جاتا اور وہ بچہ اس شخص کا بیٹا کہہ کر پکارا جاتا اور وہ مرد اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا، پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی مبعوث ہوئے تو سب قسم کی زمانہ جاہلیت کی شادیاں باطل کر دی گئیں، صرف آج کل کی شادی کا مروجہ طریقہ جائز رکھا گیا۔

(صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من قال لا نکاح الا بولی، جلد 7، صفحہ 15، دار طوق النجاۃ، مصر)

جس طرح جاہلیت میں لوگ قیافہ شناس سے اندازہ لگواتے تھے اب قیافہ شناس کی جگہ DNA ٹیسٹ آ گیا ہے۔ الغرض یہ طریقہ غلیظ سوسائٹی اور متعفن و بدبودار معاشرہ کی میراث ہے اسلام بلکہ کوئی باحیا اور باغیرت انسانی معاشرہ اس کی اجازت نہیں دیتا گویا اس طریقہ کار سے زنا اور اولاد زنا کو قانونی تحفظ دیا جاتا ہے جبکہ اسلام نے ایسی تمام بے حیائی اور بے شرمی کی صورتوں کی شدت سے نفی کی ہے نا جیسے قبیح فعل کی حوصلہ افزائی کے بجائے اس پر سخت سزاؤں کا نفاذ واجرا کرتے ہوئے حکم دیا ہے نہ یہ کہ ماں باپ پر زنا

کر الزام لگا کر ٹیسٹ کے ذریعے دوسروں کی اولاد ہونا ثابت کیا جائے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ DNA رپورٹ کو کیوں کافی نہیں سمجھتے ؟ کیا اسلام جدید تحقیقات کو اپنانے کی اجازت نہیں دیتا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو جدید تحقیق قرآن وسنت کے خلاف ہوگی اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا کہ سائنس کا قانون اللہ عزوجل اور اسکے رسول سے زیادہ درجہ نہیں رکھتا۔ دوسرا یہ کہ DNA رپورٹ میں غلطی کا امکان موجود ہے جو درج ذیل صورتوں میں ہے:۔

☆ پیسے دے کر رپورٹ غلط بنوائی جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر کہا جائے کہ DNA ٹیسٹ کی غلط رپورٹ بن ہی نہیں سکتی کہ وہ آگے چیلنج ہوسکتی ہے تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ جب رپورٹ آگے چیلنج ہوگی اس میں بھی رشوت کارآمد نہیں ہوگی؟ کیا ہر ملزم رپورٹ چیلنج کرنے کی استطاعت رکھتا ہے، جس پر زنا کا الزام جھوٹی رپورٹ کے بھروسے لگا ہے؟ اس کے برعکس اسلامی قانون میں جو چار گواہوں کی شرط ہے اس میں چار کوئی بھی کرائے کے گواہ معتبر نہیں ہیں بلکہ نیک عادل گواہ ہونے کی شرط ہے۔

☆ DNA رپورٹ یہ تو بتادیتی ہے کہ عورت سے بدفعلی ہوئی ہے کیا یہ بھی بتاسکتی ہے کہ زبردستی مرد کی طرف سے تھی یا عورت کی طرف سے تھی؟ ہوسکتا ہے کہ مرد کی کنپٹی پر پستول ہو کہ اس عورت سے زنا کرو اور وہ عورت کسی ذاتی مفاد کی بنیاد پر مرد پر کیس کروائے۔

☆ اگر کسی کا مادہ منویہ کسی طریقے سے حاصل کرکے اور اسکو اپنے اوپر استعمال کرکے کوئی عورت کسی پر الزام لگادے اور ڈی این اے کو اصلی ثبوت کے طور پر لیا جائے تو آپ کیا کہیں گے؟ یا جیسا کہ پاکستانی گاؤں وغیرہ میں ہوتا ہے کہ اگر کوئی اپنے مخالف کو

اغوا کر کے اس کا مادہ منویہ حاصل کر کے کسی کے ذریعہ سے الزام لگا دے اور ڈی این اے اصلی ثبوت کے طور پر استعمال کرے تو آپ کیا کہیں گے؟

☆ بالفرض محال ان پیش کئے گئے اشکالات میں سب کا توڑ ہو پھر کیا یہ ممکن نہیں کہ لیبارٹری سے نمونے آگے پیچھے ہو جائیں اور انہی پر غلط نمونوں پر پھر توڑ رپورٹ بن جائے۔ مجھے خود ایک شخص نے اپنا واقعہ سنایا کہ میرے اوپر زبردستی زنا کا الزام لگایا گیا اور DNA ٹیسٹ میں بھی یہ ثابت ہو گیا، بعد تحقیق کے میری بے گناہی ثابت ہوگئی۔

المختصر یہ کہ اس رپورٹ کے غلط ہونے کا امکان موجود ہے جبکہ اسلامی سزاؤں میں بہت احتیاط برتی گئی ہے کہ کسی بے گناہ کو سزا نہ مل جائے۔ ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے"عن عائشة قالت :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ادرء وا الحدود عن المسلمين ما استطعتم، فإن كان له مخرج فخلوا سبيله، فإن الإمام أن يخطء في العفو خير من أن يخطء في العقوبة" ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں سے حدود کو دور کرو جہاں تک ہو سکے۔ اگر اس کے لیے کوئی راستہ ہو تو اس کا راستہ چھوڑ دو۔ امام کا غلطی سے معاف کر دینا غلطی سے سزا دینے سے بہتر ہے۔

سنن الترمذی، ابواب الحدود، باب ما جاء فی درء الحدود، جلد 4، صفحہ 33، مصطفی البابی الحلبی، مصر

اگر کوئی یہ کہے کہ آپ کے پاس اس کی کوئی نظیر ہے کہ DNA ٹیسٹ بھی غلط ہوا؟ تو میرا جواب ہے ہاں بالکل ہے 1990ء میں ایک DNA ٹیسٹ کی رپورٹ پر ایک شخص کو عمر قید کی سزا سنائی گئی اور 19 سال بعد جب دوبارہ ٹیسٹ کیا گیا تو پہلی رپورٹ غلط ثابت ہوئی چنانچہ روزنامہ اخبار میں ہے:

ڈی این اے ٹیسٹ غلط تھا، 19 سال بعد قاتل کے خلاف ثبوت مشکوک

April 22, 2009

By خاور کھوکھر

(نیٹ سورس) تھوچیگی کین کے شہر آشی کاگا میں 19 سال پہلے ہونے والے 4 سالہ بچی کے قتل کے کیس میں ایک نیا موڑ آیا ہے، 4 سالہ بچی کے قتل کے جرم میں عمر قید کے حکم کے تحت جیل میں قید سوگایا توشیکازو کا ڈی این اے ٹیسٹ اس وقت بچی کے کپڑوں پر ملنے والے خون کے ڈی این اے ٹیسٹ سے مختلف نکلا ہے۔ 19 سال پہلے جب کہ ڈی این اے کی تکنیک ابھی ایڈوانس نہیں تھی اس وقت ڈی این اے ٹیسٹ میں 97 میں سے ایک کے غلط ہونے کا امکان پایا جاتا تھا۔ اس وقت سوگایا ڈی این اے ٹیسٹ میں مجرم پایا گیا تھا۔ لیکن اب جب کہ ڈی این اے کی تکنیک ترقی کر گئی ہے اور اب ساڑھے چار ارب میں ایک کے غلط ہونے کا امکان ہے، اس وقت سوگایا کا ڈی این اے ٹیسٹ 1990ء والے ٹیسٹ سے مختلف نکلا ہے۔ جرائم کی تفتیش میں جاپان نے ڈی این اے کا استعمال 1989ء میں شروع کیا تھا۔'' (روزنامہ اخبار، 22 اپریل 2009ء)

ساڑھے چار ارب میں ایک رپورٹ غلط ہونے کا امکان بھی صرف ایک دعویٰ ہے، ہوسکتا ہے آئندہ یہ بھی غلط ثابت ہو۔ بلکہ اگلی رپورٹ سے اس دعویٰ کی بھی تردید ہورہی ہے چنانچہ انٹرنیٹ کی ایک سائیٹ میں DNA رپورٹ غلط ہونے پر کچھ اسطرح کلام کیا گیا: ''ڈی این اے کے تجزیے نے جرم وسزا کی دنیا تبدیل کر کے رکھ دی ہے۔ ڈی این اے کے ذریعے شناخت کی بدولت صرف ایک بال، جلد کے چھوٹے سے حصے یا جسمانی لعاب کے نمونے کے ذریعے مجرم کا کھوج لگانا آسان ہوگیا ہے۔ اس جدید طریقہ

شناخت کو قانونی نظام میں متعارف کرائے جانے کے بعد سے پایہ تکمیل تک پہنچنے والے مقدمات کی تعداد میں واضح اضافہ ہوگیا۔ تاہم ڈی این اے کا مقصد زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے پہنچانا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد کسی بھی کارروائی میں شفافیت لانا ہے۔ لیکن اگر ڈی این اے کا تجزیہ کرنے والی لیبارٹری کے نتائج ہی غلط ہوں تو پھر؟ یا پھر تجزیے کے لیے آئے ہوئے بالوں یا دیگر چیزوں کے نمونے ہی بدل جائیں تو؟ یا لیبارٹری سے ہی کوئی غلطی ہو جائے؟ جرائم کا کھوج لگانے کے لیے ڈی این اے کے تجزیے کے لیے بہترین سمجھی جانے والی یعنی امریکی تحقیقاتی ادارے ایف بی آئی میں قائم لیبارٹری میں بھی ایسا ہو چکا ہے۔

کئی برسوں تک ایف بی آئی کی اس لیبارٹری نے غلط نتائج فراہم کیے اور اس سے بھی زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری نے استغاثہ کی مدد کرنے کے لیے نتائج کو توڑ مروڑ کے پیش کیا۔ تاہم یہ غلط نتائج بڑی تعداد میں بے قصور لوگوں کو سزا دلانے کا سبب بنے۔ اس معاملے کا انکشاف ماہر کیمیا اور وکیل فریڈرک وائٹ ہرسٹ نے کیا جو ماضی میں ایف بی آئی کے لیے کام کر چکے ہیں۔ انہوں نے 1990ء کی دہائی میں کہا تھا کہ ایف بی آئی لیبارٹری غیر جانبدارانہ اور عدالتی کارروائی کے لیے درکار معیارات پر پورا اترنے میں ناکام رہی ہے۔ ان کا کہنا تھا: اس تصویر کا ایک رخ جسے ہم دیکھنا نہیں چاہتے وہ یہ ہے کہ اس لیبارٹری کی مجرمانہ غفلت کی بدولت ہزاروں لوگوں کو سزائیں ہوئیں۔

اس جدید طریقہ شناخت کو قانونی نظام میں متعارف کرائے جانے کے بعد سے پایہ تکمیل تک پہنچنے والے مقدمات کی تعداد میں واضح اضافہ ہوگیا۔ اس وقت کی اٹارنی جنرل جینٹ رینو Janet Reno نے اس معاملے کی چھان بین کے لیے ایک

انکوائری کمیشن تشکیل دیا جس نے نو برس تک اس معاملے کی تحقیق کی مگر نہ تو اس کے نتائج سامنے آئے اور نہ ہی متاثرہ افراد کے بارے میں کچھ معلوم ہوا۔ اس معاملے کا تاریک پہلو یہ بھی ہے کہ ان غلط نتائج کے بارے میں جیلوں میں قید ایسے لوگوں کے خاندانوں اور ان کے وکلاء کو آگاہ نہیں کیا گیا، جن کے مقدمات کی دوبارہ سماعت کی صورت میں انہیں فائدہ حاصل ہو سکتا تھا۔ مگر دوسری پارٹی کو ان غلط نتائج کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ اس کی وجہ شاید یہ رہی ہو کہ ایف بی آئی ایسے بے شمار مقدمات کو دوبارہ کھولنے کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔

طویل قانونی جدوجہد کے بعد اس کمیشن کی تحقیقاتی رپورٹ اب منظر عام پر آ گئی ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے ان دستاویزات میں سے بعض کو شائع کیا ہے۔ رپورٹ میں کئی ایسے لوگوں کا حوالہ دیا گیا ہے جو بے گناہ ہونے کے باوجود جیل کاٹ رہے تھے۔

ایسے ہی بے گناہ لوگوں میں سانتیا ٹریبل Santea Tribble بھی ہیں جنہیں ایک ٹین ایجر کے ساتھ زیادتی کے الزام میں 25 برس قید کی سزا سنائی گئی تھی، جو بعد ازاں غلط ثابت ہوئی۔ ٹریبل کہتے ہیں: جب پولیس میری والدہ کے پاس آئی اور کہا کہ وہ ایک جرم کی تفتیش کے سلسلے میں آئی ہے تو میرے ذہن میں دو ایسے پارکنگ ٹکٹس کا خیال آیا جن کی ادائیگی تب تک نہیں ہوئی تھی۔ لیکن پھر میں 25 برس کے لیے سلاخوں کے پیچھے تھا۔

لیکن بہت سے دیگر لوگوں کے لیے غلط نتائج کا معاملہ آشکار ہونے میں بہت دیر ہو گئی۔ مثال کے طور پر ہیر برٹ بوائل Herbert Boyle کو 1997ء میں زہریلا

انجکشن دے کر موت کی نیند سلا دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ بالوں کا تجزیہ کر کے بوائل کے خلاف رپورٹ دینے والا اہلکار کئی مرتبہ غلط نتائج تک پہنچا تھا۔ بوائل کے خاندان یا اس کے وکیل کو بھی اس بارے میں آگاہ نہیں کیا گیا۔

ایک سروے رپورٹ کے مطابق کم از کم 250 ایسے مقدمات تھے جن کے لیے ایف بی آئی کی اس لیبارٹری کے نتائج ناقابل اعتبار تھے۔ لیکن یہ بات واضح نہیں ہے کہ ان میں کتنے مقدمات میں مجرم ثابت ہونے والے کو دوبارہ سماعت کا موقع مل سکے گا۔"

(http://www dw.de)

جب علماء ڈی این اے کو ہی حرفِ آخر سمجھنے پر اعتراض کرتے ہیں اور اس طرح کے دلائل پیش کرتے ہیں تو منکرین کو کوئی جواب نہیں ملتا تو ایک ڈھکوسلہ یہ مارتے ہیں کہ عورت زنا کے دوران چار گواہ کہاں سے لائے؟ اس قانون کے تحت عورت پر ظلم ہوتا ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ شریعت کا قصور نہیں بلکہ ہمارا قصور ہے اگر آج بھی زنا کی سزا سرعام سو کوڑے اور رجم کی سزا نافذ کر دی جائے تو زبردستی زنا تو کیا رضامندی سے ہونے والا زنا بھی ختم ہو جائے اور اگر زنا کے الزام لگانے پر حدِ قذف اسی کوڑے کی سزا دی جائے تو کسی کو جرأت نہ ہو جھوٹا الزام لگانے کی۔ اگر سارا نظام اسلامی طریقہ پر ہو گا تو کوئی کسی عورت سے زبردستی زنا کرے گا تو اللہ عزوجل ایسے شخص کو کیفر کردار تک پہنچانے میں مدد بھی کرے گا۔ اگر کتب حدیث و تاریخ کو دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ جب مسلمان اسلامی شریعت کے مطابق قانون سازی کرتے تھے تو اللہ عزوجل کی غیبی مدد شاملِ حال ہوتی تھی۔ کتب حدیث میں واضح حدیث ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والوں پر پہاڑ گر پڑا تھا، ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت سے زبردستی زنا کیا، بعد میں اللہ

عزوجل نے اسے توبہ کی توفیق دی اور اس نے خود اپنے آپ کو سزا کے لئے پیش کردیا۔ شریعت نے عورت کو یہ اختیار دیا ہے کہ اگر کوئی اس سے زبردستی زنا کرنا چاہے تو یہ اپنے بچاؤ کے لئے اسے قتل کرسکتی ہو تو قتل کردے چنانچہ ردالمحتار میں ہے"لو استکرہ رجل امرأۃ لہا قتلہ وکذا الغلام، فإن قتلہ فدمہ ھدر إذا لم یستطع منعہ إلا بالقتل" ترجمہ: اگر کسی شخص نے عورت یا کسی لڑکے سے زبردستی بدفعلی کرنے کی کوشش کی تو عورت اور لڑکے کو اجازت ہے کہ ایسے شخص کو قتل کردیں جبکہ اور کوئی طریقہ بچنے کا نہ ہو سوائے قتل کے اور ایسے شخص کا قتل رائیگاں جائے گا (یعنی قاتل کو سزا نہیں ہوگی)۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الحدود، باب التعزیر، جلد4، صفحہ62، دار الفکر، بیروت)

یعنی شریعت نے عورت کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے اجازت دی کہ وہ اپنے عزت بچانے کے لئے زبردستی کرنے والے کو قتل کردے، اس عورت پر قتل کرنے پر کوئی قصاص یا دیت نہیں ہوگی۔ یادرہے کہ عورت قتل تو کرسکتی ہے، خود اپنے آپ کو قتل کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے۔

لہذا اگر اپنے نظام کو نہیں بلکہ شریعت کے نظام کو بدلا جائے گا تو امن کی بجائے بدامنی میں اضافہ ہوگا جیسا کہ آج کل ہورہا ہے کہ بے دین لوگ حقوق نسواں کے نام پر اپنی این۔جی۔اوز چلانے اور کافروں سے مالی مدد لینے کے لئے عورتوں کو احساس کمتری میں مبتلا کررہے ہیں کہ اسلام اور مولوی عورت کے حقوق کا لحاظ نہیں کرتے۔یہی وجہ ہے کہ کئی عورتیں ذرا سی بات پر شریعت پر اعتراض کرکے اپنا ایمان ضائع کردیتی ہیں۔اگر دیکھا جائے تو اسلام نے عورت کو مردوں سے زیادہ تحفظات دیئے ہیں جیسے والد کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ جو چیز لائے پہلے بچیوں کو دے، اگر باپ زندگی میں جائیداد تقسیم کرنا چاہتا ہے

بیٹیوں کو بھی بیٹوں جتنا دے، جب اولاد بالغ ہو جائے تو غیر معذور لڑکے کا نفقہ والد پر لازم نہیں جبکہ لڑکی بالغہ بھی ہو جائے اور محتاج ہو تو جب تک نکاح نہیں ہوتا اس کا نفقہ والد پر لازم ہے، پھر جب نکاح ہو جائے تو شوہر پر اس کا نفقہ لازم ہے، وراثت میں عورت کا حصہ والدین کی طرف سے بھی رکھا اور شوہر کی جائیداد میں بھی رکھا، مرد پر باپ سے زیادہ ماں کے حق کو رکھا وغیرہ۔

لیکن افسوس کئی عورتیں سیکولر لوگوں کی باتوں میں آ کر اپنا ایمان کمزور کر لیتی ہیں اور سیکولر لوگ عورتوں کی آزادی کے نام پر انہیں بے حیا و بے دین بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عورتوں کے فتنے دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ فتویٰ نویسی والے عورتوں کے فریبوں کو بخوبی جانتے ہیں کہ آج کل بعض عورتیں شادی شدہ ہونے کے باوجود کسی دوسرے سے یارانہ لگا لیتی ہیں اور پھر شوہر سے جان چھڑانے کے لئے کورٹ میں خلع کا مطالبہ کرتی ہیں اور شوہر کے گھر کا ایڈریس غلط لکھواتی ہیں، کورٹ تین نوٹس اسی غلط ایڈریس پر بھیجتا ہے، جب کوئی جواب نہیں آتا تو خود سے خلع نامہ جاری کر دیتا ہے اور عورت گھر بیٹھے ہوئے شوہر کو خوشخبری سناتی ہے کہ آج سے تم میرے شوہر نہیں، پھر شوہر اس نظام کے ہاتھوں جو روتا ہے اسکو علماء کرام بخوبی جانتے ہیں۔ (یہ یاد رہے کہ بغیر شوہر کی رضامندی کے کورٹ کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے۔)

اس سے بڑا یہ فتنہ تو عام ہے کہ لڑکی پہلے اپنی مرضی سے بھاگ کر نکاح کر لیتی ہے، جب دونوں پکڑے جاتے ہیں تو لڑکی والے لڑکے پر کیس کرتے ہیں اور اپنا کیس مضبوط کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ اس نے ہماری بچی کو اغوا کیا تھا، لڑکی مجبوراً کورٹ میں بیان دے دیتی ہے کہ اس نے مجھے اغوا کیا تھا، لڑکا سلاخوں میں ہوتا ہے اور لڑکی آگے نکا

کرلیتی ہے۔ اگر DNA رپورٹ پر زنا کی سزا ملنا شروع ہو جائے تو عورت یہ بھی کہے گی کہ اس نے مجھے اغوا کرکے مجھ سے زبردستی بھی کی ہے، اب DNA رپورٹ یہ تو بتائے گی نہیں کہ زبردستی صحبت ہوئی ہے یا نکاح کے بعد رضامندی سے۔ اب جو مرد کے ساتھ ہوگا، اس کا فیصلہ قارئین بخوبی کر سکتے ہیں۔

الغرض اسلامی قوانین کو چھوڑ کر DNA رپورٹ کو ہی حرف آخر سمجھنا ہلاکت اور معاشرے کے بگاڑ کا بہت بڑا سبب ہے۔

لواطت کا ثبوت

لواطت کی تہمت بھی کبیرہ گناہ ہے۔ مگر لواطت کی تہمت پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے۔ یونہی جانور سے بدفعلی کی تہمت لگائی تو گناہ گار ہے اور تعزیری سزا کا مستحق ہے۔ مرد یا جانور دونوں سے لواطت ثابت کرنے کے لئے دو عادل (نیک و پرہیزگار) آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔ درر الحکام شرح غرر الأحکام میں ہے "قال فی السراج إتیان البھیمة الأصح عند أصحابنا جمیعا أن یقبل فیه عدلان ولا یقبل فیه شھادة النساء (قوله أو أتی فی دبر) شامل دبر منکوحته واختلفوا فی الشھادة علی اللواطة فعند أبی حنیفة یکفی عدلان وعندھما لا بد من أربعة کالزنا" ترجمہ: سراج میں ہے جانور کے ساتھ وطی کرنے پر ہمارے تمام اصحاب کے اصح قول کے مطابق دو عادل مردوں کی گواہی قبول کی جائے گی۔ اس میں عورتوں کی شہادت مقبول نہیں۔ جو کوئی دبر میں وطی کرے اس میں اس کی اپنی بیوی بھی شامل ہے (یعنی اگر کوئی اپنی بیوی سے بھی اس کی دبر میں وطی کرے) تو اس لواطت کی شہادت میں اختلاف ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس میں دو عادل مردوں کی گواہی کافی اور امام محمد اور امام یوسف رحمہما

اللہ کے نزدیک زنا کی طرح چار گواہ ضروری ہیں۔

(درر الحکام شرح غرر الأحکام، کتاب الحدود، باب الوطء الذی یوجب الحد والذی لا یوجبه، جلد2، صفحه66، دار إحیاء الکتب العربیة)

مشت زنی کی سزا

مشت زنی پر کوئی شرعی حد نہیں ہے بلکہ تعزیر ہے۔ درمختار میں ہے "الاستمناء حرام، وفیه التعزیر" ترجمہ: مشت زنی حرام ہے اور ایسا کرنے والے پر تعزیر ہے۔

(درمختار مع رد المحتار، کتاب الحدود، فرع الاستمناء، جلد4، صفحه27، دار الفکر، بیروت)

فصل دوم: زنا اور نکاح

زانیہ سے نکاح

بعض علماء کے نزدیک ابتدائے اسلام میں زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا۔ قرآن پاک میں ہے ﴿اَلزَّانِیْ لَا یَنْکِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِکَةً وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْکِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِکٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِکَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ ترجمہ بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شرک والی سے اور بدکار عورت سے نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مشرک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔ (سورۃ النور، سورۃ24، آیت3)

بعد میں اللہ عزوجل زانیہ سے بھی نکاح کی اجازت دے دی چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں۔ (سورۃ النساء، سورۃ4، آیت3)

دوسری جگہ ہے ﴿وَ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔ (سورۃ النور، سورۃ24، آیت32)

تفسیر طبری میں ہے "کان هذا حکم الله فی کلّ زان وزانیة، حتی نسخه

بقوله ﴿وَ اَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ﴾ فأحل نكاح كلّ مسلمة وإنكاح كل مسلم ”ترجمہ: اللہ عز و جل کا یہ حکم ہر زانی اور زانیہ کے لئے تھا۔ پھر اللہ عز و جل نے اس فرمان ”اور نکاح کردو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں۔“ سے زانیہ سے نکاح نہ کرنے کے حکم کو منسوخ کردیا اور ہر مسلمان مرد و عورت کا باہم نکاح کو حلال کردیا۔ (اگرچہ دونوں میں سے کوئی ایک زانی ہو۔)

(جامع البيان في تأويل القرآن، جلد19، صفحہ100، مؤسسة الرسالة، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”زن فاحشہ سے نکاح جائز ہے اگرچہ تائب نہ ہوئی ہو، ہاں اگر اپنے افعال خبیثہ پر قائم رہے اور یہ تا قدر قدرت انسداد نہ کرے تو یہ دیوث (بے غیرت) ہے اور سخت کبیرہ کا مرتکب، مگر یہ حکم اس کی اس بے غیرتی پر ہے نفس نکاح پر اس سے اثر نہیں، حق سبحانہ وتعالیٰ نے محرمات گنا کر فرمایا ﴿وَ اُحِلَّ لَكُمۡ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمۡ﴾ اور ان کے سوا جو ہیں وہ تمہیں حلال ہیں۔

رہی آیہ کریمہ ﴿وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ﴾ زانیہ عورت سے صرف زانی یا مشرک نکاح کرے اور مومنین پر یہ حرام ہے۔

اس کا حکم منسوخ ہے ”قاله سعيد بن مسيب و جماعة“ یہ سعید بن مسیب اور ایک جماعت کا قول ہے۔ یا نکاح سے یہاں جماع مراد ہے ”كما قال حبر الامة عبدالله بن عباس وسعيد بن جبير ومجاهد والضحاك وعكرمة وعبدالرحمن بن زيد بن اسلم ويزيد بن هارون“ جیسا کہ امت کے ماہر عالم عبداللہ بن عباس اور سعید بن جبیر اور مجاہد، ضحاک، عکرمہ، عبدالرحمان بن زید بن اسلم، اور یزید بن ہارون کا قول

ہے۔ "والتفصیل فی فتاونا "اس کی تفصیل ہمارے فتاوی میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 235، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا زانیہ عورت سے نکاح جائز ہے لیکن زانیہ عورت سے نکاح خطرے سے خالی نہیں ہے، اگرچہ زنا کرنا اس نے چھوڑ دیا ہو۔ یہ کئی مرتبہ سننے میں آیا ہے کہ ایک انسان زانیہ عورت سے یہ سوچتے ہوئے نکاح کرلیتا ہے کہ اس نے زنا چھوڑ دیا ہے، پہلے تو مرد کے گھر والے اس کے خلاف ہوتے ہیں، پھر عورت نکاح کے بعد زنا کاری شروع کردیتی ہے کہ زنا مثل نشہ ہے کہ جو بہت مشکل سے چھوٹتا ہے۔ لہٰذا عافیت اسی میں ہے کہ گھر والوں کی مرضی کے مطابق کسی نیک پرہیزگار عورت سے نکاح کیا جائے۔ دوسرا یہ ہے کہ زانیہ عورت اگرچہ بعد میں بھی زنا نہ کروائے لیکن کم از کم اتنا تو ضرور ہے کہ جو بچے ہوں گے لوگ ان پر طعن کریں گے کہ تمہاری ماں زانیہ تھی۔ پھر ایسی عورت اگر بدکاری سے باز نہ آئے تو پورے خاندان کی عزت برباد اور ساری نسل خراب کرکے رکھ دیتی ہے۔ نکاح کوئی کھیل نہیں ہے بلکہ نسل بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ جس کردار کی عورت ہوگی اولاد میں بھی وہی کردار منتقل ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "تزوجوا فی الحجز الصالح فان العرق دساس" ترجمہ: اچھی نسل میں شادی کرو کہ رگِ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ۔۔۔ الباب الثالث فی آداب النکاح، جلد 16، صفحہ 304، مؤسسة الرسالة، بیروت)

لہٰذا نیک پاکیزہ عورت سے ہی نکاح کیا جائے۔ قرآن پاک میں ہے

﴿اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ﴾ ترجمہ کنزالایمان: گندیاں گندوں کے لئے اور گندے گندیوں کے لئے اور ستھریاں ستھروں کے لئے اور ستھرے ستھریوں کے لئے۔ (سورۃ النور، سورۃ 24، آیت 26)

اگر خود پاک رہیں گے تو ان شاء اللہ بیوی بھی پاک ملے گی (اگرچہ یہ ضروری نہیں ہے۔اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ زانی کو زانیہ ہی ملے گی۔) اگر مرد دیندار ہو تو دین گھر تک آجاتا ہے اور اگر بیوی بھی دیندار مل جائے تو دین نسلوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔

زنا سے ہونے والی حاملہ عورت سے نکاح

جس عورت سے زنا کیا ہو بعد میں اسی سے نکاح کرنا جائز ہے۔مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا" كان ابن عباس يقول في الرجل يزني بالمرأة ثم يريد نكاحها قال:أول أمرها سفاح وآخره نكاح" ترجمہ:حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس شخص کے بارے میں کہ جس نے ایک عورت سے زنا کیا پھر اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے،فرماتے تھے کہ اول اس کا عمل زنا تھا اور آخر اس کا نکاح ہے۔

(المصنف،باب الرجل يزني بامرأة، ثم يتزوجها،جلد7،صفحہ202،المجلس العلمي،الهند)

دوسری روایت میں ہے"عن ابن طاوس، عن أبيه قال:إذا زنت المرأة، ثم أونس منها توبة، حل نكاحها" ترجمہ:حضرت ابن طاوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب کسی مرد نے عورت سے زنا کیا پھر توبہ کی طرف مائل ہوا تو اس عورت سے اس کا نکاح حلال ہے۔

(المصنف،باب المرأة الزانية هل يحل نكاحها،جلد7،صفحہ207،المجلس العلمي،الهند)

اگر نکاح سے پہلے اس عورت سے زنا کیا ہے اور وہ حاملہ ہوگئی ہے،تب بھی اس سے نکاح جائز ہے اور بعد نکاح صحبت بھی جائز ہے۔فتاوی عالمگیری میں ہے "وفي مجموع النوازل إذا تزوج امرأة قد زنى هو بها وظهر بها حبل فالنكاح جائز

عند الکل ولہ أن یطأھا عند الکل" ترجمہ: مجموع النوازل میں ہے جب کوئی شخص کسی ایسی عورت سے نکاح کرے جس سے اس نے زنا کیا ہو اور اسکو حمل ٹھہر گیا ہو تو تمام فقہاء کے نزدیک نکاح جائز ہے اور صحبت بھی کرسکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب النکاح، القسم السادس، جلد1 صفحہ280، دار الفکر، بیروت)

البتہ اگر نکاح کے بعد چھ ماہ سے قبل بچہ پیدا ہوا تو وہ حرامی شمار ہوگا، اگرچہ اسی مرد کے زنا سے عورت حاملہ ہوئی ہو اور بعد میں نکاح کرلیا گیا ہو۔

اگر عورت نے کسی سے زنا کروایا ہے اور حاملہ ہے اور اس حمل ہی کی حالت میں کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلیا ہے تو نکاح تو درست ہوجائے گا لیکن صحبت اس وقت تک جائز نہیں ہوگی جب تک یہ بچہ پیدا نہ ہوجائے۔ ابوداؤد شریف کی حدیث پاک ہے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا" قال لا یحل لامرء یؤمن باللہ والیوم الآخر أن یسقی ماء ہ زرع غیرہ" ترجمہ: سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو اللہ عزوجل اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لئے حرام ہے کہ غیر کی کھیتی کو سیراب کرے۔

(سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، باب فی وطء السبایا، جلد 2، صفحہ248، المکتبۃ العصریہ، بیروت)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا" زید اپنی عورت چھوڑ کر مر گیا عورت بیوہ اندر ایام عدت کے عمرو سے مرتکب زنا کی ہوئی حاملہ، حمل زنا کا قرار پا گیا، عدت کے ایام اب گزر گئے، عمرو مستدعی نکاح کا اسی عورت سے ہے، اب نکاح جائز ہے اور وطی کرنا قبل استبرا کے بھی جائز ہے یا نہیں؟ اور کفارہ ذمہ زانی وزانیہ کے عائد ہوتا ہے یا نہیں؟"

تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:"جبکہ وفات شوہر کی عدت گزر گئی تو اب عورت کو نکاح جائز ہوگیا اور وضع حمل کا انتظار زانی خواہ غیر زانی کسی کو ضرور نہیں کہ حمل

جو اثنائے عدت وفات میں حادث ہو اس سے عدت موت کہ چار مہینے دس دن ہے نہیں بدلتی.... فرق اتنا ہے کہ خود عمرو جس کے زنا سے یہ حمل رہا ہے وہ اب اگر نکاح کرے تو اسے فی الحال وطی جائز اور دوسرے شخص سے نکاح ہو تو نکاح صحیح ہے مگر اسے تا وضع حمل زنا عورت کو ہاتھ لگانا ناجائز ہوگا۔ درمختار میں ہے "صح نکاح حبلی من زنا وان حرم وطؤها ودواعیه حتی تضع لو نکحها الزانی حل له وطؤها اتفاقا" ترجمہ: زنا سے حاملہ عورت سے نکاح جائز ہے اگرچہ اس سے وطی اور اس کے دواعی بچے کی پیدائش تک حرام ہے لیکن اگر زانیہ حاملہ سے خود اس کا زانی نکاح کرے تو اس کو وطی بالاتفاق حلال ہے۔

زانی وزانیہ پر جو حد شرع مطہر نے لازم فرمائی ہے وہ یہاں کہاں، مگر توبہ فرض ہے اور اللہ عزوجل کا عذاب سخت ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 429، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فصل سوم: حرمت مصاہرت

ایک زنا یہ ہوتا ہے کہ جس سے زانی کے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑتا جیسے یہ کسی غیر عورت سے زنا کرے یا کسی کی بیوی کسی سے زنا کروائے چنانچہ مصنف عبدالرزاق میں ہے "عن مجاهد قال لو رأى رجل مع امرأته عشرة تفجر بهم لم تحرم علیه" ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس کی بیوی دس مردوں سے زنا کروا رہی ہے تو بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(المصنف، باب الرجل یجد مع امرأته رجلا، جلد 7، صفحہ 97، المجلس العلمی، الہند)

ایک زنا ایسا ہوتا ہے کہ جس کے سبب میاں بیوی ایک دوسرے پر حرام ہو جاتے ہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ اگر کوئی شخص (جس کی عمر 12 سال سے کم نہ ہو) کسی

عورت (جس کی عمر 9 سال سے کم نہ ہو) کو شہوت سے چھوئے اور اس کی چھونے سے شہوت بڑھ جائے یا عورت کی داخلی شرمگاہ پر نظر کرے تو اس عورت کے اصول وفروع یعنی ماں بیٹی اس مرد پر حرام ہو جاتی ہیں، اسی طرح اس عورت پر چھونے والے مرد کا باپ بیٹا حرام ہو جاتا ہیں۔ حدیث پاک میں ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من نظر إلى فرج امرأة بشهوة أو لمسها بشهوة حرمت عليه أمها وابنتها وحرمت على ابنه وأبيه" ترجمہ: جو عورت کی شرمگاہ کی طرف نظر کرے یا اسے شہوت سے چھوئے اس عورت کی ماں، بیٹی اس مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور اس عورت پر اس مرد کا باپ، بیٹا حرام ہو جاتا ہیں۔

(الاختیار، کتاب النکاح، فصل فی محرمات النکاح، جلد3، صفحہ 88، مطبعة الحلبی، القاہرة)

ایسا ہی صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثابت ہے۔ تبیین الحقائق میں ہے "وقال عليه الصلاة والسلام من مس امرأة بشهوة حرمت عليه أمها وابنتها وهو مذهب عمر وعمران بن الحصين وجابر بن عبد الله وأبي بن كعب وعائشة وابن مسعود وابن عباس وجمهور التابعين" ترجمہ: حضور علیہ السلام نے فرمایا: جو کسی عورت کو شہوت کے ساتھ چھوئے تو اس مرد پر اس عورت کی ماں اور بیٹی حرام ہو جائے گی۔ یہی مذہب حضرت عمر فاروق، حضرت عمران بن حصین، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت ابی بن کعب، حضرت عائشہ، حضرت ابن مسعود، حضرت ابن عباس اور جمہور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا ہے۔

(تبیین الحقائق، فصل فی المحرمات، جلد2، صفحہ106، المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق)

البنایہ شرح ہدایہ میں ہے "وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنه أنه قال إذا جامع الرجل المرأة أو قبلها أو لمسها شهوة أو نظر إلى فرجها بشهوة حرمت

علی أبیه وابنه وحرمت علیه أمها وابنتها " ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نے فرمایا جب کوئی شخص کسی عورت سے زنا کرے یا اس کا بوسہ لے یا اسے شہوت سے چھوئے یا اس کی شرمگاہ کو شہوت سے دیکھے یہ عورت اس کے باپ بیٹے پر حرام ہو جائے گی اور اس عورت کی ماں اور بیٹی اس چھونے والے پر حرام ہو جائے گی۔

(البنایة شرح الھدایة، کتاب النکاح ،مسته امرأة بشهوة بل تحرم علیه أمها وبنتها، جلد 5، صفحہ 37، دار الکتب العلمیة ،بیروت)

امام بخاری کے استاد محترم حضرت ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ المصنف میں روایت کرتے ہیں "عن ابن أبی نجیح، قال مجاهد إذا مس الرجل فرج الأمة أو مس فرجه فرجها أو باشرها فإن ذلك یحرمها علی أبیه، وعلی ابنه" ترجمہ: حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اگر کوئی شخص کسی لونڈی کی شرم گاہ کو چھوئے ، یا اس کی شرمگاہ اُس کی شرمگاہ کو چھوئے یا یہ مباشرت کرے تو یہ لونڈی اس مرد کے باپ اور بیٹے پر حرام ہو جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح ،فی الرجل یجرد المرأة ویلتمسها من لا تحل لابنه، جلد3، صفحہ 480، مکتبة الرشد ،الریاض)

امام ابو حنیفہ اور حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے " إذا قبلها أو لمسها أو نظر إلی فرجها حرمت علیه ابنتها" ترجمہ: آدمی نے اگر عورت کا بوسہ لیا یا اسے شہوت سے چھوا یا اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کی تو اس عورت کی بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب النکاح ،الرجل یقع علی أم امرأته أو ابنة امرأته ما حال امرأته، جلد3، صفحہ 481، مکتبة الرشد ،الریاض)

لہٰذا اگر کسی شخص نے ایک عورت سے زنا کیا یا اسے شہوت سے چھوا تو اس عورت

کی ماں، بیٹی اس مرد پر حرام ہو جائیں گے۔ شہوت سے چھونے کا یہ مسئلہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اگر کسی نے اپنی سگی بیٹی کو شہوت سے چھوا تو چھونے والے کی بیوی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی، اپنے بیٹے کی بیوی کو شہوت سے چھوا تو بیٹے پر اس کی بیوی ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی، بیٹے نے اپنے سگی یا سوتیلی ماں کو شہوت سے چھوا تو باپ پر اس کی بیوی حرام ہو جائے گی، اگر اپنی ساس کو شہوت سے چھوا تو بیوی حرام ہو جائے گی۔ لہٰذا اس مسئلہ کو بہت یاد رکھنا چاہئے کہ آج کل ساس کا داماد سے گلے ملنا عام ہے، ہاتھ ملائے جاتے ہیں، اگر معاذ اللہ ساس سے ہاتھ ملاتے وقت شہوت آئی تو اس کی بیٹی حرام ہو جائے گی۔ اگر شہوت سے گلے ملا جائے جبکہ پہنے ہوئے کپڑے باریک ہیں کہ اس سے جسم کی گرمی محسوس ہو تب بھی حرمت ہو جائے گی۔ کئی جگہ تو چہرے کا بوسہ لیا جاتا ہے، اگر گال کا بوسہ لیتے وقت شہوت آئی تب بھی حرمت ہو جائے گی۔

حرمتِ مصاہرت میں دونوں طرف سے شہوت ہونا ضروری نہیں

پھر یہ ضروری نہیں کہ دونوں کو شہوت آئے گی تو حرمت ہوگی بلکہ اگر دونوں میں سے ایک کو بھی شہوت آگئی تو حرمت ہو جائے گی۔ فتاوی ہندیہ میں ہے "ووجود الشهوة من أحدهما يكفي" ترجمہ: دونوں میں سے ایک کو شہوت آنا حرمت کے لئے کافی ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی المحرمات بالصہریۃ، جلد 1، صفحہ 275، دار الفکر، بیروت)

عورت اگرچہ بوڑھی ہو پھر بھی حرمت ہو جائے گی۔ ہندیہ میں ہے "ولو كبرت المرأة حتى خرجت عن حد المشتهاة يوجب الحرمة" ترجمہ: بڑی عمر کی عورت جو حد شہوت سے نکل چکی ہو اس سے بھی حرمت ہو جاتی ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثالث فی بیان المحرمات، القسم الثانی المحرمات

بالضھریۃ، جلد1، صفحہ275، دار الفکر، بیروت)

پھر یہ بھی ضروری نہیں کہ یہ سب ہوش و نیت سے ہو اگر نیند میں یا غلطی سے اپنی بیٹی کو شہوت سے چھوا اور شہوت بڑھ گئی تو بیوی حرام ہو جائے گی۔ دُرِ مختار میں ہے" ولا فرق بین اللمس والنظر بشھوۃ بین عمد ونسیان وخطأ واکراہ فلو ایقظ زوجتہ او ایقظتہ ھی لجماعھا فمست ید ہ بنتھا المشتھاۃ او یدھا ابنہ حرمت الأم أبداً" ترجمہ: شہوت کے ساتھ چھونے اور نظر کرنے کے مابین کوئی فرق نہیں کہ خواہ یہ افعال قصداً ہوئے ہوں یا بھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً ہوئے ہوں بہر حال حرمت ثابت ہو جائے گی، تو اگر شوہر نے اپنی بیوی کو جماع کے لئے اُٹھانا چاہا اور غلطی سے شہوت کے ساتھ ہاتھ مشتھاۃ بیٹی پر پڑ گیا تو اس کی ماں ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی اور اسی طرح اگر عورت نے اپنے شوہر کو اُٹھانا چاہا اور شہوت کے ساتھ غلطی سے ہاتھ بیٹے پر پڑ گیا تو وہ اپنے شوہر پر ہمیشہ کے لئے حرام ہو گئی۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، جلد3، صفحہ35، دار الفکر، بیروت)

شہوت کی تعریف

شہوت کی تعریف یہ ہے کہ شرمگاہ میں انتشار ہو۔ المحیط البرہانی میں ہے "والشھوۃ:أن تنتشر آلتہ إلیہ بالنظر إلی الفرج أو المس إذا لم یکن منتشراً قبل ھذا، وإذا کان منتشراً فإن کان یزداد قوۃ۔۔۔ وھذا إذا کان شاباً قادراً علی الجماع، وإن کان شیخاً أو عنیناً فحدُّ الشھوۃ أن یتحرك قلبہ بالاشتھاء" یعنی شہوت یہ ہے کہ عورت کی فرج کی طرف نظر کرنے اور اسے چھونے میں شرمگاہ میں انتشار ہو اگر پہلے انتشار نہیں تھا اور اگر پہلے انتشار تھا تو چھونے میں انتشار میں زیادتی ہو۔ یہ حکم جوان قابل جماع کے لئے اور بوڑھے اور عنین کے لئے شہوت کی حدی یہ ہے کہ اس کے

دل میں شہوت کے ساتھ حرکت پیدا ہو۔

(المحیط البرھانی، کتاب النکاح، الفصل الثالث عشر فی بیان أسباب التحریم، جلد3، صفحہ63، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حرمتِ مصاہرت کے یہ مسائل ضرورۃً بیان کئے گئے ہیں انہیں پڑھ کر کوئی قاری وسوسوں کا شکار نہ ہو، اس طرح کے مسائل پڑھ کر بعض لوگ پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان مسائل کو ذہن پر سوار نہ کیا جائے۔ اگر کسی کو ایسا مسئلہ درپیش ہو تو کسی مستند مفتی سے مسئلہ پوچھے۔ ان شاء اللہ عزوجل مسئلے کا حل نکل آئے گی۔

حرمتِ مصاہرت اور متارکہ

جب بیٹا باپ کی بیوی سے معاذ اللہ زنا کرلے یا شہوت سے چھو لے تو باپ پر بیوی حرام ہو جاتی ہے، اب شرعی ثبوت یا باپ کی تصدیق کے بعد اس بیوی کو چھوڑنا لازم ہوتا ہے جسے متارکہ کہا جاتا ہے۔ متارکہ قول اور فعل دونوں سے ہو جاتا ہے یعنی قولا متارکہ یہ ہے کہ باپ بیوی سے کہے میں نے تجھے چھوڑا اور فعلا متارکہ یہ ہے کہ اس طرح چھوڑ دے کہ دوبارہ رجوع کا ارادہ نہ ہو۔ اسی طرح بیٹے کی بیوی سے باپ ایسی حرکت کر بیٹھے تو بیٹے پر بیوی کو چھوڑنا لازم ہو جاتا ہے۔ عورت متارکہ کے بعد عدت گزارے گی اور بعدِ عدت آگے کسی اور سے نکاح کرسکتی ہے پہلے شوہر سے کسی صورت بھی نکاح نہیں ہوسکتا اگرچہ حلالہ بھی ہو جائے۔ درمختار "بحرمة المصاهرة لایرتفع النکاح حتی لایحل لها التزوج بآخر الا بعد المتارکة وانقضاء العدة والوطی بها لایکون زنا" ترجمہ: حرمتِ مصاہرہ کے ساتھ نکاح باطل نہیں ہوتا حتی کہ دوسرے شخص سے اس بیوی کا نکاح حلال نہیں ہوگا تاوقتیکہ متارکہ کے بعد عدت نہ گزر جائے اور متارکہ سے قبل اگر خاوند وطی کرلے تو زنا کا حکم نہ لگے گا۔ (یعنی گناہ ہوگا لیکن زنا کی حد نہیں لگے گی۔)

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، جلد 3، صفحہ 37، دار الفکر، بیروت)

ردالمحتار میں ہے "أن النكاح لا يرتفع بل يفسد وقد صرحوا فى النكاح الفاسد بأن المتاركة لا تتحقق إلا بالقول، إن كانت مدخولا بها كتركتك أو خليت سبيلك وأما غير المدخول بها فقيل تكون بالقول و بالترك على قصد عدم العود إليها" ترجمہ: حرمت مصاہرت سے نکاح ختم نہیں ہوتا بلکہ فاسد ہو جاتا ہے اور فقہاء نے نکاح فاسد کے متعلق صراحت فرمائی کہ اس میں متارکہ بغیر قول کے متحقق نہیں ہوتا۔ اگر مدخول بہا (یعنی جس سے صحبت کی ہو) وہ ہو تو اس کہے میں نے تجھے چھوڑا یا تیرا رستہ خالی کیا۔ اگر عورت غیر مدخول بہا ہے (یعنی جس عورت سے فقط نکاح ہوا ہے صحبت نہیں ہوئی) تو کہا گیا کہ اس سے متارکہ قول اور بغیر قول فقط اس طرح چھوڑنے سے بھی ہو جائے گا کہ دوبارہ رجوع کا ارادہ نہ ہو۔

(ردالمحتار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، جلد 3، صفحہ 37، دار الفکر، بیروت)

سالی سے زنا

اگر کسی نے اپنی سالی کو شہوت سے چھوایا اس سے زنا کیا تو اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی، اگرچہ سخت حرام کام کیا۔ بخاری شریف میں ہے "قال عكرمة، عن ابن عباس، إذا زنى بأخت امرأته لم تحرم عليه امرأته" ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جس نے اپنے سالی سے زنا کیا ہے اس کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوگی۔

(صحیح البخاری، باب ما یحل من النساء وما یحرم، جلد 7، صفحہ 11، دار طوق النجاۃ، مصر)

درمختار میں ہے "فی الخلاصة وطی اخت امرأته لاتحرم عليه امرأته" ترجمہ: خلاصہ میں ہے کہ سالی سے زنا کی وجہ سے بیوی حرام نہ ہوگی۔

(ردالمحتار، کتاب النکاح، جلد3، صفحہ28، دارالفکر، بیروت)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اگر زوجہ نکاح میں ہے اور سالی سے زنا کیا تو زوجہ سے قربت بھی حرام نہ ہوگی، نہ اس کی اولاد ولد الحرام ہوگی، سالی سے جو بچے ہوں گے ولد الزنا ہوں گے اور زید کا ترکہ نہ پائیں گے۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد11، صفحہ271، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فصل چہارم: زانی کو زنا سے روکنے کے متعلق احکام

زنا پر حد لگانے کا اختیار کس کو ہے؟

اس مسئلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنے والی ہے کہ زنا کی حد لگانا اور تعزیر یہ حاکمِ اسلام کا کام ہے۔ لہٰذا کسی کو اجازت نہیں کہ وہ خود سے کسی زانی کو حد لگائے۔ فتاویٰ رضویہ میں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ''حضرت ملک العلماء والفضلاء تقتی ورجائی ادام اللہ تعالیٰ ظلہ علیٰ رؤس المستفیضین، نیاز بے انداز وشوق زیارت کے بعد جن کا کوئی حد اندازہ نہیں۔ گزارش ہے اس پہاڑی علاقہ میں بعض واقعات ایسے ہوتے ہیں کہ زانی ومزنیہ کو زنا کی حالت میں قتل کرڈالتے ہیں اور بعض واقعات یہ ہیں کہ جب ان کے نزدیک عورت کا کسی بیگانہ کے ساتھ بیٹھتا ہوا یا آتا جاتا ہوا دیکھتے ہیں تو پہلے چند مرتبہ اسے منع کرتے ہیں اور اس کے باز نہ رہنے کے بعد اس عورت کو قتل کردیتے ہیں اور اگر کرسکتے ہیں تو اس شخص بیگانہ کو بھی نہیں چھوڑتے، بموجب شرع شریف ان دونوں صورتوں میں قاتل گنہگار ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔''

جواباً آپ فرماتے ہیں: ''جناب مولانا المکرم ذی الفضل الاتم والمجد والکرم

دامت مکارمہ! اس سلسلہ میں اضطراب کثیر ہے اور وہ جو فقیر کو کتب معتمدہ دلائل شرعیہ سے تحقیق ہوا یہ ہے کہ صورت ثانیہ میں ان مرد وزن کا قتل محض حرام ہے، فقط آنے جانے اٹھنے بیٹھنے کی سزا شریعت نے بھی قتل نہ رکھی، نہ اس قدر خلوت کو مستلزم، اور حق یہ کہ مجرد خلوت بلکہ دواعی پر بھی شرع مطہر نے قتل نہ رکھا، اور سیاست کا اختیار غیر سلطان کو نہیں بلکہ سلطان کو بھی علی الاطلاق نہیں "کل ذلك معلوم من الشرع بلا خفاء" یہ سب کچھ شرع سے بلا خفاء معلوم ہے۔

لاجرم یہ ناحق قتل مسلم ہوا اور وہ سخت کبیرہ شدیدہ ہے اور قاتل پر قصاص عائد۔ صورتِ اولیٰ میں بھی حکم مطلق نہیں بلکہ واجب کہ پہلے زجر وضرب وقہر کریں، اگر جدا ہو جائیں تو اب عامہ کو اس کا قتل حرام ہے، ہاں شہاداتِ اربع گزریں یا مرجہ شرعی چار مجلسوں میں چار اقرار ہوں، تو ان میں جو محصن ہو سلطان اسے رجم فرمائے گا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ629، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

کئی جگہوں میں پنچایتی نظام رائج ہے اور وہ خود سے عجیب وغریب سزائیں دیتے ہیں جیسے زانی کی شرمگاہ کاٹ دینا، زانی اور اسکے والد کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھانا، زبردستی زانی کی بہن یا اس کے گھر کی کسی عورت کا نکاح زنا کروانے والی عورت کے گھر کے کسی مرد سے کروانا، زانی سے رقم لینا وغیرہ۔ یہ سب غیر شرعی حرکات ہیں۔ پنچائیت کو اس طرح کی سزائیں دینے کا شرعی وقانونی حق نہیں ہے۔ موجودہ دور میں اسی قدر ہو سکتا ہے کہ زانی وزانیہ کو بقدر قدرت زنا سے روکا جائے، باز نہ آئیں تو برادری سے خارج کیا جائے، مسلمان اس سے میل جول چھوڑ دیں جب تک علانیہ توبہ نہ کر لیں۔

دوسرا یہ کہ کسی کو زانی ثابت کرنا شرعی طور پر آسان نہیں ہے بلکہ الزام لگانے

والے پر حدِ قذف اسی کوڑے سزا ہے۔ آج کل سنی سنائی باتوں پر لوگوں کو زانی ٹھہرا کر اسے ذلیل کیا جاتا ہے جو کہ ناجائز ہے۔ شریعت نے مسلمان کی پردہ پوشی کا حکم دیا ہے چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من ستر أخاه المسلم ستره الله في الدنيا والآخرة ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة والله في عون العبد ما كان العبد في عون أخيه" ترجمہ: جو اپنے (مسلمان) بھائی کی پردہ پوشی کرے اللہ عزوجل اس کی دنیا وآخرت میں پردہ پوشی کرے گا۔ جو اپنے بھائی کی کسی تکلیف کو دور کرے اللہ عزوجل اس سے قیامت کے دن کی تکلیف دور کرے گا۔ اللہ عزوجل اس کی مدد میں ہے جو اپنے بھائی کے مدد میں ہے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، جلد2، صفحہ292، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

لہٰذا ایک مسلمان اگر دوسرے مسلمان کو زنا کرتے دیکھے تو اس کی پردہ پوشی کرے اور اگر زانی کو زنا سے روکنے کی قدرت ہے تو اسے روکے یا جو روکنے کی طاقت رکھتا ہے اسے بتایا جائے، عام لوگوں کو اس کے زنا کا بتانا بے فائدہ ہے اور یہ پردہ پوشی کی فضیلت سے محروم ہونا ہے اور بعض صورتوں میں خود غیبت، بہتان کے زمرے میں آنا ہے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں فقہائے کرام نے زنا سے روکنے کے متعلق احکام واضح فرمائے ہیں جو پیش خدمت ہیں:۔

امام مسجد اگر زانی ہو تو کیا کریں؟

امام مسجد اگر زانی ہو یا لواطت کرتا ہو اور یہ شرعی دلائل سے ثابت ہو جائے (نہ یہ کہ سنی سنائی باتوں پر مسلمان پر الزام لگا دیا جائے) تو امام مسجد کو امامت سے معزول

کردیا جائے گا کہ اسے امامت سے برخاست کرنا ہی اسے زنا سے روکنے کا ایک قدم ہے۔

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''زانی فاسق اور فاسق کے پیچھے نماز منع ہے ،اُسے امام بنانا گناہ ہے اُس کے پیچھے جو نمازیں پڑھی ہوں ان کا پھیرنا واجب ہے ۔ردالمحتار میں ہے "مشی فی شرح المنیة علی ان کراهة تقدیمه (یعنی الفاسق) کراهة تحریمه" شرح المنیہ میں ہے کہ اس (فاسق) کی تقدیم مکروہ تحریمی ہے۔

درمختار میں ہے "کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها" ہر وُہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اُس کا اعادہ واجب ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ، جلد6، صفحہ523، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

دوسری جگہ فرماتے ہیں: ''جو زنا کرتا ہے اگر کسی کا یہ حال صحیح مشہور ہے تو اُس کے پیچھے نماز مکروہ ہے اس سے میل جول نہ چاہئے اگر عوام کے اوہام کی افواہ ہے کہ خواہی نخواہی عیب لگاتے ہیں تو اسکا اعتبار نہیں پھر بھی اگر اس کے سبب لوگوں کو اس کی امامت سے نفرت اور اسکے پیچھے جماعت کی قلت ہو تو اسے امام نہ کریں اگرچہ وہ الزام سے بری ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ، جلد6، صفحہ605، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

آج کل سننے میں آتا ہے کہ کوئی مولوی ایسا فعل کرتا پکڑا جائے تو اس کا خوب چرچا کیا جاتا ہے اور گلی گلی اس کا تماشہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ چاہئے یہ کہ جب اس سے بھی بتقاضائے بشریت کوئی گناہ سرزرد ہو جائے تو اس کا پردہ رکھ کر اسے معزول کردیا جائے لوگوں کو دینی لائن سے بدظن نہ کیا جائے۔

بیوی زانیہ ہو تو

اگر کسی کی بیوی زانیہ ہو اور شوہر کو یقینی طور پر پتہ چل جائے (نہ کہ شک وشبہ کی

بنیاد پر الزام تراشی کرتا رہے) تو ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ حسبِ استطاعت اسے زنا سے روکے، اس سے کلام کرنا چھوڑ دے، پھر بھی باز نہ آئے تو شرعی حد میں رہ کر پٹائی بھی کر سکتا ہے، اس عورت کے والد یا بھائیوں سے بات کرے۔ اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دینا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے، لیکن طلاق دینا واجب نہیں ہے۔ در مختار میں ہے "لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة" ترجمہ: فاجرہ عورت کو طلاق دینا خاوند پر واجب نہیں ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، کتاب النکاح، جلد3، صفحہ50، دار الفکر، بیروت)

اگر نکاح کے چند ماہ بعد ہی پتہ چلا ہے کہ عورت کا کریکٹر ٹھیک نہیں تو عافیت اسی میں ہے کہ فوراً طلاق دیدے، اس سے پہلے کے اولاد آڑے آجائے اور ساری زندگی ایسی بے حیا عورت کو برداشت کرنا پڑے۔ زانیہ عورت کے اثرات اولاد پر بھی بُرے پڑتے ہیں۔

اگر کسی کی بیوی معاذ اللہ کسی دوسرے کے ساتھ بھاگ گئی اور زنا کرواتی رہی تب بھی شوہر کے لئے جائز ہے کہ اسے معاف کردے اور اسے واپس رکھ لے، اگر اس آوارگی کے دوران اس عورت کو بچہ بھی ہو جائے تو وہ زانی کا نہیں بلکہ شوہر کا ہی ہوگا مگر یہ کہ وہ شرعی طور پر لعان سے نسب کی نفی کردے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک مسئلہ کے جواب میں فرماتے ہیں: "صرف نکال دینے سے زید کے نکاح میں کچھ فرق نہ آیا، لڑکی زید ہی کی قرار پائے گی اگرچہ ایام آوارگی میں یہ عورت کبھی زید کے پاس نہ آتی اور مکان میں واپس آتے ہی اسی دن لڑکی پیدا ہو جاتی "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الولد للفراش وللعاھر الحجر" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کا نسب نکاح والے سے ہوگا اور زانی کو محرومی ہے۔

زید کو دوبارہ نکاح کی حاجت نہیں پھر رکھ لینے میں اس پر کوئی الزام نہیں۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد13، صفحہ 360، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

شوہر اگر زانی ہے تو بیوی کو بھی چاہئے جتنا ممکن ہو سکے اسے روکے، اگر باز نہیں آتا تو احسن طریقے سے شوہر کے والدین کو بتائے جو اسے روک سکتے ہوں۔ اگر بیوی کے بتانے سے اسے شوہر کے ہاتھوں تکلیف اٹھانا پڑے گی تو بیوی بغیر اپنے نام خط کے ذریعے مرد کے والدین کو بتادے، اگر یہ بھی ممکن نہیں تو صبر کرے اور دعا کرے۔

اگر بہن زانیہ ہو

بہن یا بھائی میں سے اگر کوئی زنا کرتا ہو تو انہیں بھی حسب استطاعت روکنا ضروری ہے۔ پہلے زبانی سمجھایا جائے، ڈانٹ ڈپٹ کی جائے، پھر بھی باز نہ آئے تو حسبِ ضرورت پٹائی بھی جائز ہے یا والد یا دوسرے بھائیوں سے کہہ دیا جائے۔ اگر صورت حال یہ ہے کہ یہ منع کرنے والا بھائی چھوٹا ہے اور اس کی اتنی چلے گی نہیں، تو اس پر صرف اتنا ہے کہ ایسے شخص کو بتادے جو انہیں روکنے کی طاقت رکھتا ہو ورنہ اس پر کچھ لازم نہیں ہے فقط دل میں بُرا جانے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: "کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مسئلہ ہذا میں کہ ایسے شخص سے ملنا اور راہ ورغبت کرنا کیسا ہے جو باوجود تنبیہ لوگوں کے اپنی بہن بھانجی زانیہ کو اپنے گھر سے نہیں نکالتا ہے اور نہ اس سے ملنا ترک کرتا ہے اور ایک بار حلف اٹھا چکا ہے کہ نہیں ملوں گا۔ بینوا توجروا۔"

جواباً آپ فرماتے ہیں: "اس شخص پر اتنا واجب ہے کہ اس عورت کو سمجھائے فہمائش کرے، اگر کسی سختی جائز پر قدرت رکھتا ہو اسے بجالائے، جو بندوبست اس کے ہاتھ ہو اس میں کوتاہی نہ کرے، اگر یہ شخص سب باتیں کرتا ہے اور وہ باز نہیں آتی تو اس کا وبال

اسی پر ہے اس پر کچھ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک کے گناہ میں دوسرے کو نہیں پکڑتا۔ قال تعالیٰ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کوئی جان دوسرے کا بوجھ (گناہ) نہیں اٹھائے گی۔

اور اگر یہ شخص اس کی اس حرکت پر ناراض ہے مگر فہمائش وغیرہ میں کمی کرتا ہے تو گنہگار ہوگا کہ نیک بات کا حکم دینا اور بری بات سے روکنا جہاں تک اپنی قدرت میں ہو مسلمان پر ضرور ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ ذلك اضعف الایمان" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو ہاتھ سے مٹائے اور اگر ہاتھ سے طاقت نہ ہو تو زبان سے اگر اس سے بھی طاقت نہ رکھے تو پھر دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

مسلمان اسے فہمائش کریں اور اگر یہ شخص ان حرکات پر راضی ہو تو معاذ اللہ دیوث ہے مسلمان اسے سمجھائیں، اگر باز نہ آئے تو اس سے میل جول چھوڑ دیں ﴿فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّکْرٰی مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) نصیحت یاد آنے کے بعد پھر ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 627، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

جس کے گھر والوں میں سے کوئی زانیہ ہو

اسی طرح جس کے گھر والوں میں سے کوئی زانی یا زانیہ ہو جیسے چچا، تایا، ماموں وغیرہ کی اولاد تو انہیں بھی جتنا ہو سکے روکنا چاہئے ورنہ باوجود قدرت کے منع نہ کرنے پر شریکِ گناہ و مستحق عذاب ہوگا۔ فتاوی رضویہ میں ایک جگہ سوال ہوا: "کیا فرماتے

ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ عورات طوائف پیشہ خواہ بلا نکاح ایک کی پابند ہوں یا نہ ہوں ان سے اور ان کے ذکور (مردوں) سے اختلاط واتحاد رکھنا اور شادی اور مجلسوں میں اپنے مکانات پر ان کو بطور برادرانہ بلانا اور اپنی عورتوں کو بے پردہ طوائفوں کے سامنے کرنا اور جو لوگ شامل وشریک ان طوائفوں کے رہتے ہیں ان کو بہ نیت ترقی اعزاز وافتخار ایک دستر خوان پر اور دیگر اہل اسلام کو بھی ان کے ساتھ کھلانا پلانا اور ایسے ذکور روانات کے یہاں خود جا کر کھانا اور دوسروں کو طوائفوں کی دعوتوں میں لے جانا اور جو مسلمان ایسے برتاؤ کو اچھا نہ سمجھتا ہو اس کو برا کہنا بلکہ اس رواج کے قائم دائم اپنی کوشش کرنا یہ سب جائز ہے یا ناجائز؟ اور ایسے شخص کی امامت کا کیا حکم ہے؟ اور موروثوں کو نابالغ بچوں کو فحش گیت گانے یا فحش کلام کرنے سے منع نہ کرنا کس درجہ کا گناہ ہے؟ کتاب سے بیان فرماؤ رحمٰن سے ثواب پاؤ گے۔"

جواباً فرماتے ہیں: "ایسی حرکات نہایت شنیع وناپاک اور ایسے اشخاص سراسر خطا کار وبیباک اور ایسے برتاؤ معاذ اللہ باعث عذاب وہلاک ہیں، رنڈی اگر چہ بلا نکاح ایک کی پابند ہو علانیہ فاحشہ زانیہ اور اس کے مرد قلتبان ودیوث ہیں، یہ سب کے سب ہر وقت اللہ عزوجل کے غضب میں ہیں۔ حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "تفتح ابواب السماء نصف الليل فينادى مناد هل من داع فستجاب له هل من سائل فيعطى هل من مكروب فيفرج عنه لا يبقى مسلم يدعو الله بدعوة الا استجاب الله عزوجل له الا زانية تسعى بفرجها او عشار رواه احمد بسند مقارب والطبراني فى الكبير واللفظ له عن عثمان بن ابى العاص رضى الله تعالى عنه" آدھی رات کو آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور منادی ندا کرتا

ہے کوئی دعا کرنے والا ہے کہ اس کی دعا قبول فرمائی جائے۔ ہے کوئی مانگنے والا کہ اسے عطا کیا جائے۔ ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اس کی مشکل کشائی ہو۔ اس وقت جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا کرتا ہے مولیٰ سبحانہ وتعالیٰ قبول فرماتا ہے مگر زانیہ کہ اپنی فرج کی کمائی کھاتی ہے۔ یا لوگوں سے بے جا محاصل تحصیل لینے والا۔ امام احمد نے اس کو سند مقارب کے ساتھ روایت کیا۔ اور امام طبرانی نے ''الکبیر'' میں روایت کی اور الفاظ اسی کے ہیں حضرت عثمان بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمائی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ثلثة لایدخلون الجنة ابدا الدیوث و الرجلة من النساء و مدمن الخمر۔ رواہ الطبرانی عن عمار بن یاسر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما بسند حسن" تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے دیوث اور مردانی وضع بنانے والی عورت اور عادی شرابی۔ امام طبرانی نے اس کو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بسند حسن روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "ثلثة لایدخلون الجنة العاق لوالدیه و الدیوث ورجلة النساء، رواہ الحاکم فی المستدرك و البیھقی فی الشعب بسند صحیح عن ابن عُمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما" تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ماں باپ کا نافرمان اور دیوث اور مرد بننے والی عورت۔ حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے شعب میں صحیح سند کے ساتھ اسے عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

یہ لوگ کہ ان بدکار عورتوں دیوث مردوں سے دوستی رکھتے ہیں روز قیامت انھیں کے ساتھ اٹھیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "لایحب رجل قوما الاجعله اللہ معھم، رواہ النسائی عن امیر المومنین علی رضی اللّٰہ تعالٰی

عنہ" جو جس قوم سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے انھیں کے ساتھ کردے گا۔ اسے نسائی نے امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "من احب قوما حشره الله فی زمرتهم رواه الطبرانی فی الکبیر والضیاء فی المختاره عن ابی قرصافة رضی الله تعالیٰ عنه" جو جس قوم سے دوستی کرے گا اللہ تعالیٰ انھیں کے گروہ میں اٹھائے گا۔ طبرانی نے معجم کبیر میں اور ضیاء نے مختارہ میں حضرت ابوقرصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم "المرء مع من احب ۔ رواه الشیخان عن ابن مسعود عن انس رضی الله تعالیٰ عنهما، هو متواتر" آدمی اپنے دوست کے ساتھ ہوگا۔ اس کو امام بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تعالیٰ عنہ سے انھوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا یہ حدیث متواتر ہے۔

ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے کا حال بھی سن لیجئے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ان اول مادخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول یاهذا اتق الله ودع ماتصنع فانه لایحل لك ثم یلقاه من الغدوهو علی حاله فلا یمنعه ذلك ان یکون اکیله وشریبه وقعیده فلما فعلوا ذلك ضرب الله قلوب بعضهم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داؤد وعیسٰی ابن مریم ذلك بما عصوا و کانوا یعتدون ٥ کانوا لا یتناهون عن منکر فعلوه لبئس ماکانوا یفعلون ٥ الحدیث۔ رواه ابو داؤد واللفظ له والترمذی وحسنه عن عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه" بنی اسرائیل میں

پہلی خرابی جو آئی وہ یہ تھی کہ ان میں ایک شخص دوسرے سے ملتا اس سے کہتا اے شخص! اللہ سے ڈر اور اپنے کام سے باز آ کہ یہ حلال نہیں پھر دوسرے دن اس سے ملتا اور وہ اپنے اسی حال پر ہوتا تو یہ مرد اس کو اس کے ساتھ کھانے پینے پاس بیٹھنے سے نہ روکتا جب انھوں نے یہ حرکت کی اللہ تعالیٰ نے ان کے دل باہم ایک دوسرے پر مارے کہ منع کرنے والوں کا حال بھی انھیں خطا والوں کے مثل ہو گیا۔ پھر فرمایا بنی اسرائیل کے کافر لعنت کے گئے داؤد وعیسی بن مریم کی زبان پر۔ یہ بدلہ ہے ان کی نافرمانیوں اور حد سے بڑھنے کا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کو برے کام سے نہ روکتے تھے۔ البتہ یہ سخت بری حرکت تھی کہ وہ کرتے تھے۔ امام ابوداؤد نے حدیث مذکور کو روایت کیا اور یہ الفاظ انھیں کے ہیں۔ امام ترمذی نے اس کی تحسین فرمائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اسے روایت کیا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿وَ اِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴾ اور اگر شیطان تجھے بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھ۔

تفسیر احمدی میں ہے "ھم المبتدع والفاسق والکافر والقعود مع کلھم ممتنع" ظالم لوگ بدمذہب اور فاسق اور کافر ہیں ان سب کے پاس بیٹھنا منع ہے۔

مروی ہوا اللہ عزوجل نے یوشع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری بستی سے چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار برے لوگ ہلاک کروں گا۔ عرض کی الٰہی! برے تو برے ہیں اچھے کیوں ہلاک ہوں گے۔ فرمایا "انھم لم یغضبوا بغضبی واکلوھم وشاربوھم رواہ ابن ابی الدنیا وابو الشیخ عن ابراھیم عن عمر الصنعانی" اس لئے کہ جن پر میرا غضب تھا انھوں نے ان پر غضب نہ کیا اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک

رہے۔ ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ نے ابراہیم سے انھوں نے عمر صنعانی سے اس کو روایت کیا۔

ایسے لوگ شرعاً مستحق تذلیل واہانت ہیں اور نماز کی امامت ایک اعلیٰ درجہ کی تعظیم وتکریم ہے۔ شرع مطہر جس کی اہانت کا حکم دے اس کی تعظیم کیونکر روا ہوگی، ولہٰذا علماء کرام فرماتے ہیں کہ فاسق اگر چہ سب موجود میں سے علم میں زائد ہوا سے امام نہ کیا جائے کہ امامت میں اس کی تعظیم ہو حالانکہ شرعاً اس کی توہین واجب ہے۔ مراقی الفلاح وفتح اللہ المعین وطحطاوی علی الدر المختار میں ہے "اما الفاسق الاعلم فلا یقدم لان فی تقدیمہ تعظیمہ وقد وجب علیھم اھانتہ شرعا" امام کے طور پر کسی فاسق کو برائے امامت آگے کرنا جائز اور درست نہیں خواہ وہ بڑا عالم ہی کیوں نہ ہو اس لئے کہ آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے اور فاسق کی تعظیم نہیں بلکہ از روئے شرع اس کی توہین ضروری ہوتی ہے۔

اپنی عورتوں کو رنڈیوں کے سامنے بے پردہ حجاب کرنے والے ان سے میل ملاقات کرانے والے یا سخت احمق مجنون بد عقل ہیں یا نرے بے حیا بے غیرت بے شرم۔ عورت موم کی ناک بلکہ رال کی پڑیاں بلکہ بارود کی ڈبیا ہے آگ ایک ادنیٰ سے لگاؤ میں بھق سے ہو جانے والی ہے عقل بھی ناقص اور دین بھی ناقص اور طینت میں کجی اور شہوت میں مرد سے سو حصہ بیشی اور صحبت بد کا اثر مستقل مردوں کو بگاڑ دیتا ہے۔ پھر ان نازک شیشوں کا کیا کہنا، جو خفیف ٹھیس سے پاش پاش ہو جائیں۔ یہ سب مضمون یعنی عورات کا ناقصات العقل والدین اور کج طبع اور شہوت میں زائد اور نازک شیشیاں ہونا صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوئے ہیں۔ اور صحبت بد کے اثر میں تو بکثرت احادیث صحیحہ وارد ہیں۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 208۔۔۔ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

آج کل کوئی دینی ذہن کا شخص پردہ و بے حیائی کے متعلق خاندان والوں سے بات کرے تو رشتہ دار الٹا اس کے خلاف ہو جاتے ہیں اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں، شرعی مسائل پر طعن و تشنیع کر کے اپنا ایمان خطرے میں ڈال لیتے ہیں۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ''یہاں کے مسلمان اپنی عورتوں کو پہاڑوں اور جنگلوں میں بھیجتے ہیں اور غیر محرم آدمیوں سے کلام اور ہنسی مذاق کرتی ہیں بالکل ہی بے دریغ و بے پردہ ہے۔ اگر ان لوگوں کو کوئی عالم وعظ و نصیحت کرے تو اس کو تمسخر و استہزاء کرتے ہیں اور طعن لعن کرتے ہیں حسب شریعت ان لوگوں پر کیا حکم ہے؟''

جواباً فرماتے ہیں: ''یہ لوگ دیوث ہیں اور دیوث کو فرمایا کہ اس پر جنت حرام ہے۔ دیوثی بھی فقط اس فعل تک ہے وہ جو سائل نے بیان کیا کہ احکام شریعت کے ساتھ تمسخر و استہزاء اور عالم پر طعن و لعن کرتے ہیں یہ تو صریح کفر ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ وہ ایمان سے نکل جاتے ہیں اور ان کی عورتیں نکاح سے۔ قال اللہ تعالیٰ ﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰیٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِكُمْ﴾ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو، لہذا معذرت نہ کرو اور بہانے نہ بناؤ۔ بلاشبہ تم ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔'' (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ243، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اولاد اگر زانی ہو

اولاد کی اچھی تربیت کرنا اور اسے برائی سے روکنا والدین پر لازم ہے۔ اگر اولاد زنا میں مبتلا ہو تو والدین خصوصاً والد کو چاہئے کہ اسے ہاتھ و زبان سے روکے۔ اسے ڈانٹے، پھر بھی باز نہ آئے تو مارے ورنہ نکاح کر دے۔ الغرض جس قدر ممکن ہو والدین پر

لازم ہے کہ وہ اولاد کو اس سے بچائیں۔اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا:''

(1) والدین کا حق اولاد بالغ کو تنبیہ خیر واجب ہے یا فرض؟

(2) حق والدین اولاد پر کس قدر ہے؟

جواباً اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''(1) جو حکم فعل کا ہے وہی اس پر آگاہی دینی ہے فرض پر فرض، واجب پہ واجب، سنت پہ سنت، مستحب پہ مستحب۔مگر بشرط بقدرت بقدر قدرت بامید منفعت، ورنہ ﴿عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (لوگو!) اپنی جانوں کی فکر کرو، لہٰذا تمہیں کچھ نقصان نہیں جو بھٹک گیا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

(2) اتنا ہی کہ ادا ناممکن ہے مگر یہ کہ وہ مر جائیں اور یہ ان کو از سر نو زندہ کر سکے تو کرے کہ وہ اس کے وجود کا سبب ہیں۔واللہ تعالیٰ اعلم۔''

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 370، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

ایک جگہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا'' کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ کسی لڑکے کو اپنے ماں باپ اور بہنوں کے ایک مکان کی موجودگی میں اسی مکان کی کوٹھری میں کسی غیر عورت کے ساتھ زنا کاری اور ہم مجلس ہونا کیسا ہے یعنی ماں باپ کو اس کی حرکت کا متحمل ہونا چاہئے یا نہیں، کیا کرنا چاہئے؟ بینوا توجروا (بیان فرمائے اجر وثواب پائیے۔)''

جواباً آپ فرماتے ہیں:''زنا کاری یا اجنبیہ عورت سے خلوت جہاں ہو حرام ہے خصوصاً باپ کے محل حضور میں دوسرا کبیرہ سخت واشد اور اس میں شامل ہے یعنی باپ کے ساتھ گستاخی اس کو ایذا رسانی، ایسے شخص کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحیح

حدیث میں فرمایا کہ وہ اور دیوث جنت میں نہ جائیں گے۔ باپ کو ایسی حرکت ناپاک کا تحمل کرنا ہرگز روا نہیں بلکہ جہاں تک حدِ قدرت ہو باز رکھے۔ نہ باز رہے تو گھر سے دور کرے ورنہ اس کی آفت اس پر بھی آئے گی۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ (خدا کی پناہ۔) واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ216، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

والدین جس گناہ کو چھوڑنے کا حکم دیں، پھر بھی ان کی بات نہ ماننا اور وہ گناہ کرنا اور زیادہ قابلِ گرفت ہے، پھر نافرمانی کے ساتھ ان کی بے ادبی کرنا ہلاکت ہے۔ شرح الصدور میں امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "عن العوام بن حوشب قال نزلت مرة حيا وإلى جانب ذلك الحى مقبرة فلما كان بعد العصر إنشق منها قبر فخرج منه رجل رأسه رأس حمار وجسده جسد إنسان فنهق ثلاث نهقات ثم إنطبق عليه القبر فسألت عنه فقيل إنه كان يشرب الخمر فإذا راح تقول أمه إتق الله يا وليدى فيقول إنما أنت تنهقين كما ينهق الحمار فمات بعد العصر فهو ينشق عنه القبر كل يوم بعد العصر فينهق ثلاث نهقات ثم ينطبق عليه القبر" ترجمہ: حضرت عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں ایک محلے میں گیا اس کے کنارے پر قبرستان تھا، عصر کے وقت ایک قبر شق ہوئی اور اس میں سے ایک آدمی نکلا جس کا سر گدھے اور باقی بدن انسان کا، اس نے تین آوازیں گدھے کی طرح کیں، پھر قبر بند ہوگئی۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا یہ شخص شراب پیتا تھا، جب شام کو آتا ماں نصیحت کرتی کہ اے بیٹے! خدا سے ڈر۔ یہ جواب دیتا کہ تو تو گدھے کی طرح چلاتی ہے، یہ شخص عصر کے بعد مرا جب سے ہر روز بعد عصر اس کی قبر شق ہوتی ہے اور یوں تین آوازیں گدھے کی کر کے پھر بند ہو جاتی ہے۔

(شرح الصدور بحوالہ اصبہانی فی الترغیب، باب عذاب القبر، صفحہ172، دار المعرفۃ، لبنان)

والدین میں سے کوئی زانی ہو

والدین میں سے کوئی ایک زانی ہو تو اولاد کے لئے اس میں بڑی آزمائش ہوتی ہے کہ ادب سے انہیں سمجھانا کہ گستاخی سرزد نہ ہو بہت مشکل کام ہے، لیکن شرعی حکم یہی ہے کہ ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ''کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع مبین ہندہ کے دولڑکے زید وعمرو ہیں زید نے اپنی ماں کو بحکم شرع شریف بجائے کُرتی پہننے کے جس کی آستین صرف شانے تک ہوتی ہے پورا ہاتھ بغل تک کھلا رہتا ہے اور لمبائی بالائے یا زیر ناف برائے نام ہوتی ہے کرتا پوری آستین کا اور نیچا نصف ران تک پہننے کی ترغیب دی اور افہام و تفہیم کے ساتھ کچھ زبانی سختی بھی کی جس پر ہندہ راغب ہوچکی تھی کہ عمرو نے ہندہ کو صراحۃً، کنایۃً شبہہ دی کہ تم اس کے کہنے کی کچھ پرواہ نہ کرو میں تمہارے ساتھ ہوں ہندہ اپنی رغبت سے منحرف ہوگئی۔ زید کا قول کیسا تھا اور عمرو کی شبہہ اور جنبہ داری کیسے ہوئی ہندہ کا عمل کیسا ہے اور آخرت میں اس کی پاداش کیا ہے اور ایسی کرتی سے جس کی صراحت کی گئی نماز ہوسکتی ہے یا نہیں؟''

جواباً آپ فرماتے ہیں: ''عورت اگر صرف محارم کے سامنے ہوتی اور ایسی کرتی پہنے جس میں ہاتھ سب کھلے رہتے ہیں مگر پیٹ ڈھکا ہو خواہ اس کرتی یا دوسرے کپڑے سے، اور نماز کے وقت بازو کلائیاں وغیرہ ستر پورا چھپا رہتا ہو تو ایسی عورت کو وہ کرتی پہننا جائز ہے اور اسے ترغیب تبدیل کی حاجت نہ تھی اور ماں پر سختی کرنا حرام تھا اور دوسرے بھائی کا اس رغبت سے پھیر دینا اور عورت کا پھر جانا کچھ گناہ نہ ہوا، اور اگر عورت کسی نامحرم کے سامنے بھی ہوتی ہے اور وہی کرتی پہنتی ہے اور بدن اور کپڑے سے نہیں چھپاتی یا محارم کے سامنے پیٹ کا کچھ حصہ کھلا رہتا ہے یا نماز میں بازو یا کلائی کا کوئی حصہ تو بلاشبہ عورت

سخت گنہگار ہے اور جس نے اسے تبدیل کی ترغیب دی تھی بہت اچھا کیا تھا مگر ماں پر سختی جب بھی جائز نہ تھی، اور دوسرے بھائی کا اس ترغیب سے پھیر دینا اور عورت کا پھر جانا سخت گناہ ہوا اُن پر توبہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ175، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

والدین کو زنا سے روکنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ان کے پاس زنا کے عذاب کے متعلق تحریری مواد چھوڑ آئے تاکہ وہ انہیں پڑھ کر زنا سے باز آجائیں۔ اسی طرح اگر والدہ زانیہ ہے تو طریقے سے والد کو بتائے تاکہ وہ اسے باز رکھ سکے۔ والد زانیہ ہے تو والد کے بڑے بھائی، یا اور دوسرے خاندان کے بڑے شخص کو کہا جائے جو انہیں روک سکتا ہو۔ اگر پھر بھی کوئی پیش رفت نہ ہو تو پاؤں پکڑ کر التجا کرے۔ الغرض جتنی استطاعت ہو ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے انہیں بدکاری سے روکے۔

سوتیلی ماں اگر زانیہ ہو

سوتیلی ماں بھی اگر زانیہ ہو تو اس میں بھی اجازت نہیں کہ اسے مارا پیٹا جائے، بلکہ پہلے باز رہنے کی وارننگ دے، نہ باز آئے تو والد کو بتائے۔ عام طور پر سوتیلی ماں کو ویسے ہی دلی طور پر اپنایا نہیں جاتا اس لئے ذرا سی بات پر اس پر زنا کی تہمت لگا دی جاتی ہے۔ فتاوی رضویہ میں ایک جگہ سوال ہوا: "سوتیلی مادر پر تہمت بدطرح طرح کی لگائے اس کے واسطے کیا حکم ہے؟ اور سوتیلی مادر کا حق پسر علاتی پر ہے یا نہیں؟"

جواباً فرمایا: "حقوق تو مسلمان پر ہر مسلمان رکھتا ہے اور کسی مسلمان کو تہمت لگانی حرام قطعی ہے خصوصاً معاذ اللہ اگر تہمت زنا ہو، جس پر قرآن عظیم نے فرمایا ﴿يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا

اگر ایمان رکھتے ہو۔

تہمت زنا لگانے والے کو اسی کوڑے لگتے ہیں اور ہمیشہ کو اس کی گواہی مردود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاسق رکھا، یہ سب احکام ہر مسلمان کے معاملے میں ہیں اگر چہ اس سے کوئی رشتہ علاقہ اصلاً نہ ہو اور سوتیلی ماں تو ایک عظیم وخاص علاقہ اس کے باپ سے رکھتی ہے جس کے باعث اس کی تعظیم وحرمت اس پر بلاشبہ لازم، اسی حرمت کے باعث رب العزت جل وعلا نے اسے حقیقی ماں کی مثل حرام ابدی کیا۔ حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ان ابر البر صلة الرجل اهل ودابيه۔ رواه مسلم عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما" بیشک سب نکوکاریوں سے بڑھ کر نکوکاری یہ ہے کہ فرزند اپنے باپ کے دوستوں سے اچھا سلوک کرے۔ مسلم نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اسے روایت کیا۔

دوسری حدیث میں ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ماں باپ کے ساتھ نکوکاری کے طریقوں میں یہ بھی شمار فرمایا "واكرم صديقهما ابو داؤد وابن ماجة و ابن حبان فی صحاحهم عن مالك بن ربيعة الساعدی رضی اللہ تعالىٰ عنه "ان کے دوست کی عزت کرنا۔ ابوداؤد، ابن ماجہ اور ابن حبان نے اپنی اپنی صحاح میں مالک بن ربیعۃ الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسے روایت کیا۔

باپ کے دوستوں کی نسبت یہ احکام تو اس کی منکوحہ اس کی ناموس کی تعظیم وتکریم کیوں نہ احق وآکد (زیادہ حق رکھنے والی اور تاکیدی) ہوگی خصوصاً جبکہ اس کی ناراضی میں باپ کی ناراضی اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 386، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

نوکرانی کے ساتھ زنا ہونے کا خطرہ ہو

گھر میں کام کرنے والی نوکرانی کا چال چلن ٹھیک نہیں اور اندیشہ ہے کہ خود یا گھر میں سے کسی اور کے زنا میں پڑنے کا اندیشہ ہے تو اس عورت کو فوراً نکال دیا جائے۔ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: ''ایک بیوہ عورت عرصہ پچیس سال سے زید کے مکان میں کام کاج کرتی ہے، زید اس سے نکاح کے لئے کہتا ہے، مگر وہ نکاح سے انکار کرتی ہے، لیکن بلانکاح مجامعت کا اقرار کرتی ہے، لہذا بلانکاح اس کے ساتھ مجامعت کرنا موجب زنا ہے یا نہیں؟''

جواباً آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''بیشک ضرور زنا و حرام ہوگا اور دونوں مستحق نار و غضب جبار ہوں گے اور اگر وقوع زنا کا اندیشہ ہو اور ظاہر یہی ہے تو عورت کو وہاں سے علیحدہ کردے۔ اسے ہرگز اپنے مکان میں نہ رکھے یا عورت اس سے نکاح کرلے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔''
(فتاوی امجدیہ، جلد2، صفحہ19، مکتبہ رضویہ، کراچی)

اسی طرح جس سے زنا ہونے کا خطرہ ہو اس کے قریب نہ جایا جائے، اس سے خلوت اشد حرام ہے، اگر دفتر کی کسی لڑکی سے زنا کا خدشہ ہو تو تبادلہ کرلیا جائے۔ الغرض جس کے ساتھ زنا ہو جانے کا خدشہ ہو اس سے ہر ممکن خود کو بچانے کی کوشش کی جائے۔

فصل پنجم: زنا سے توبہ کا طریقہ

زنا سے توبہ کی گنجائش موجود ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے ﴿وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَ لَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا یَزْنُوْنَ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ○ یُّضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا ○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صٰلِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا﴾ ترجمہ کنز الایمان: اوروہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۃ الفرقان،سورۃ25، آیت 68,69)

الزواجر عن اقتراف الکبائر میں احمد بن محمد حجر الہیتمی (المتوفی 974ھ) میں لکھتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" كان الكفل من بني إسرائيل و كان لا يتورع من ذنب عمله، فأتته امرأة فأعطاها ستين دينارا على أن يطأها فلما قعد منها مقعد الرجل من امرأته ارتعدت وبكت، فقال ما يبكيك؟ أكرهتك؛ قالت لا ولكنه عمل ما عملته قط وما حملني عليه إلا الحاجة، فقال تفعلين أنت هذا من مخافة الله فأنا أحرى، اذهبي فلك ما أعطيتك والله لا أعصيه بعدها أبدا، فمات من ليلته فأصبح مكتوبا على بابه إن الله قد غفر للكفل، فعجب الناس من ذلك" ترجمہ: بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی گناہ گار شخص تھا، ایک عورت اس کے

پاس آئی ۔ اس نے عورت کو ستر دینار بدفعلی کے لئے دیئے ۔ جب وہ عورتوں کے ساتھ جماع کے لئے بیٹھا تو عورت نے کانپنا اور رونا شروع کر دیا ۔ مرد نے پوچھا تجھے کیا چیز رلاتی ہے؟ کیا میں نے تجھے مجبور کیا ہے؟ عورت نے کہا نہیں لیکن یہ ایسا عمل ہے جو میں نے کبھی نہیں کیا اور آج اسے صرف مجبوری کی وجہ سے کر رہی ہوں ۔ آدمی نے کہا کہ تو اللہ عزوجل کے خوف سے رو رہی ہے تو میں زیادہ اس کا حقدار ہوں ۔ چلی جا! جو پیسے تجھے دیئے ہیں یہ تیرے ہیں ۔ اللہ عزوجل کی قسم میں آج کے بعد اللہ عزوجل کی یہ نافرمانی نہیں کبھی نہیں کروں گا ۔ وہ شخص اسی رات فوت ہو گیا اور صبح اس کے گھر کے دروازے پر لکھا تھا کہ اللہ عزوجل نے کفل کی مغفرت کر دی ۔ تو لوگوں کو اس واقعہ سے تعجب ہوا ۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ226، دار الفکر، بیروت)

زنا سے توبہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ زنا کا ثبوت یہ ہے کہ چار گواہ ہوں یا زانی خود اعتراف کر لے ۔ اگر کسی نے زنا کیا ہے اور اس زنا پر چار گواہ نہیں ہیں تو زانی کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ سچے دل سے توبہ کر لے، قاضی کے سامنے یا کسی اور کے آگے اس کا اظہار نہ کرے ۔ المستدرک للحاکم میں ہے ”عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام بعد أن رجم الأسلمی فقال: اجتنبوا هذه القاذورة التی نهی اللہ عنها فمن ألم فلیستتر بستر اللہ ولیتب إلی اللہ فإنه من یبدلنا صفحته نقم علیه کتاب اللہ عز وجل“ ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلمی کو رجم کرنے کے بعد کھڑے ہوئے اور فرمایا: ان فحش اعمال سے بچوں جن سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا ہے ۔ جو اس میں مبتلا ہوا تو وہ اسے چھپائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف توبہ کرے ۔ جو اپنا گناہ

ظاہر کرے گا تو ہم اس پر قرآن کا حکم نافذ کریں گے۔

(المستدرک، کتاب التوبة والإنابة، جلد4، صفحہ272، دار الکتب العلمية، بیروت)

اگر کسی سے زنا شرعی طور پر ثابت ہو جائے یا وہ خود اقرار کرے اور اس پر شرعی حد لگے تو فقط یہ حد لگنا اس کی توبہ نہیں ہوگی بلکہ الگ سے توبہ کرنا ضروری ہے چنانچہ البحر الرائق میں ہے''اختلف العلماء رحمهم الله فی أن الطهرة من الذنب من أحكامه من غير توبة فذهب كثير من العلماء إلى ذلك و ذهب أصحابنا إلى أنها ليست من أحكامه، فإذا أقيم عليه الحد ولم يتب لم يسقط عنه إثم تلك المعصية عندنا عملا بآية قطاع الطريق فإنه قال تعالى ﴿**ذلک لهم خزی فی الدنيا ولهم فی الآخرة عذاب عظيم**﴾ ﴿**إلا الذين تابوا**﴾ فقد جمع الله تعالى بين عذاب الدنيا والآخرة عليهم وأسقط عذاب الآخرة بالتوبة'' ترجمہ: علماء کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ میں اختلاف کیا ہے کہ کیا حد کے احکام میں سے یہ بھی ہے کہ بغیر توبہ کے شرعی حد سے گناہ سے طہارت حاصل ہو جاتی ہے، کثیر علماء اسی طرف گئے ہیں اور ہمارے اصحاب (یعنی احناف) اس طرف گئے کہ جس پر شرعی حد لگائی گئی اور اس نے گناہ سے توبہ نہ کی تو یہ گناہ اس سے ساقط نہیں ہوگا، اور یہ ڈاکوؤں کے متعلق قرآن پاک کی آیت سے استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا'' یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں اُن کے لئے بڑا عذاب۔ مگر وہ جنہوں نے توبہ کرلی۔ تحقیق اللہ عزوجل نے ان پر دنیا و آخرت کے عذاب کو جمع فرمایا اور اخروی عذاب کو توبہ کے ساتھ ساقط ہونے کا فرمایا۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، باب حد الزنا، جلد 5، صفحہ3، دار الکتاب الإسلامی)

رب تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اس عورت کے گھر والوں سے بھی کسی

طرح بغیر زنا کا اظہار کیے معافی مانگے۔ صرف رب تعالیٰ سے معافی مانگنا اس صورت میں کافی ہے جب عورت کے گھر والوں کو اس زنا کا پتہ نہ چلے۔

اگر اس زنا کا علم اس عورت کو گھر والوں کو ہوگیا ہے تو اب زانی کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ رب تعالیٰ سے معافی مانگنے کے ساتھ ان کے گھر والوں سے بھی معافی مانگے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''عورت اگر معاذ اللہ زانیہ ہے یعنی زنا اس کی رضا سے ہوا تو اس میں اس کا کچھ حق نہیں تو اس سے معافی کی حاجت کیا بلکہ خود اوروں کے حق میں گرفتار ہے جبکہ شوہر یا محارم رکھتی ہو زنا کی اطلاع شوہر یا اولیائے زن کو پہنچ گئی تو بلاشبہ ان سے معافی مانگنا ضرور ہے بے اُن کے معاف کیے معاف نہ ہوگا اور اگر اطلاع نہ پہنچی تو اب بھی ان کا حق متعلق ہوا یا نہیں، درباره غیبت علماء نے تصریح فرمائی کہ متعلق نہ ہوگا اور اس وقت ان سے معافی مانگنے کی حاجت نہیں صرف توبہ و استغفار کافی ہے۔ شرح فقہ اکبر میں ہے''قال الفقیہ ابو اللیث رحمہ اللّٰہ تعالٰی قد تکلم الناس فی توبۃ المغتابین ھل تجوز من غیر ان یستحل من صاحبہ قال بعضھم لایجوز وھو عندنا علی وجھین احدھما ان کان ذٰلک القول قدبلغ الی الذی اغتابہ فتوبتہ ان یستحل منہ وان لم یبلغ الیہ فلیستغفر اللّٰہ سبحٰنہ ویضمر ان لایعود الی مثلہ'' فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لوگوں نے غیبت کرنے والوں کی توبہ کے بارے میں اختلاف کیا ہے، کیا جس کی غیبت کی اس سے معاف کرائے بغیر توبہ کرنی جائز ہے یا نہیں؟ بعض نے فرمایا کہ جائز نہیں۔ اور اس کی ہمارے نزدیک دو صورتیں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جس شخص کی غیبت کی گئی اس کو غیبت کی اطلاع ہوگئی تو پھر توبہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ اس سے معاف کرائے اور اگر اسے اطلاع نہیں ہوئی تو اس صورت میں

صرف اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے اور اپنے دل میں یہ عہد کرے کہ پھر ایسا کبھی نہ کرے گا۔

در مختار میں ہے "اذا لم تبلغه يكفيه الندم" اگر غیبت کی اطلاع (جس کی غیبت کی گئی) اس کو نہ ہو تو پھر صرف ندامت کافی ہے۔ اور در بارہ زنا اس کی کوئی تصریح نظر سے نہ گزری، ظاہراً یہاں بھی یہی حکم ہونا چاہئے "وقد جاء في الحديث الغيبة اشد من الزناء" حدیث شریف میں آیا ہے کہ غیبت زنا (بدکاری) سے بھی بدتر گناہ ہے۔

مگر از انجا کہ اس بارے میں کوئی تصریح نظر سے نہ گزری معافی چاہنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اگر اس نے معاف کر دیا تو اطمینان کافی ہے مگر طلب معافی میں نہ تو صاف تصریح زنا ہو کہ شاید اس کے بعد معافی نہ ہو بلکہ ممکن کہ اس سے فتنہ پیدا ہو اور نہ اتنی ہی اجمالی پر قناعت کی جائے کہ مجھے اپنے سب حق معاف کر دے کہ اس میں عند اللہ اُتنے ہی حقوق معاف ہوں گے جہاں تک اس کا خیال پہنچے لہٰذا تعمیم عام کے الفاظ ہونا چاہئیں جو ہر قسم گناہ کو یقیناً عام بھی ہو جائیں اور وہ تصریح خاص باعث فتنہ بھی نہ ہو مثلاً چھوٹے سے چھوٹا بڑے سے بڑا جو گناہ ایک مرد دوسرے کا کر سکتا ہے جان مال عزت آبرو ہر شے کے متعلق اس میں سے جو تیرا میں نے گناہ کیا ہو سب مجھے معاف کر دے۔۔۔ بالجملہ امر مشکل جو سچے دل سے مولیٰ عزوجل کی طرف رجوع لاتا ہے اس کا کرم ضرور اسے قبول فرماتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 374، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

توبہ کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اگر عورت کی کوئی تصویر یا مووی پڑی ہے یا اور کوئی اس بدکاری کا ثبوت موجود ہے اسے ختم کرے، جن لوگوں میں یہ بدکار مشہور ہے ان میں اپنی توبہ بھی ظاہر کر دے۔

دیکھا جاتا ہے کہ زانی اگر زنا سے توبہ بھی کر لے تب بھی لوگ اس پر طعن کرتے

رہتے ہیں، یہ سخت حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے سوال ہوا: ”ایک عورت زانیہ اپنے گناہ سے ایک عالم متدین کے ہاتھ پر تائب ہوگئی ہے لیکن اب بھی چند ایک آدمی اسی کی برادری میں سے اس کو گزشتہ گناہ کے ساتھ منسوب کرتے ہیں اور میرا سمجھ کر اس کو اس کے خاوند کے گھر میں آباد نہیں ہونے دیتے حالانکہ اس کا خاوند اس کے آباد کرنے میں راضی ہے۔ ایسے اشخاص کے واسطے از روئے شرع شریف کیا حکم ہے؟“

جواباً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”گناہ سے توبہ کرنے والے کو اگلے گناہ سے عیب لگانا سخت حرام ہے ایسے کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مرے گا جب تک خود اس گناہ کا مرتکب نہ ہو" اخرج الترمذی و حسنہ عن معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ قال المناوی المراد من ذنب قد تاب منہ کما فسرہ بہ ابن منیع اھ، وقد جاء کذا مقیدا فی روایۃ ذکرھا فی الشرعۃ قالہ فی الحدیقۃ الندیہ" امام ترمذی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمائی جبکہ امام ترمذی نے اس حدیث کی تحسین فرمائی جو کوئی اپنے بھائی کو کسی گزشتہ گناہ پر عار دلائے وہ نہ مرے گا مگر جبکہ خود اس گناہ کا مرتکب ہو، امام مناوی نے فرمایا کہ حدیث پاک میں گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس سے کرنے والے نے توبہ کر ڈالی، جیسا کہ ابن منیع نے اس کی وضاحت فرمائی۔ اور ایک دوسری روایت میں ذنب کے ساتھ قید مذکور ہے جس کو شرعۃ الاسلام میں نقل فرمایا۔ چنانچہ حدیقہ ندیہ میں اس کو بیان فرمایا۔“

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 328، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

باب سوم: زنا کے اسباب

زنا کے درج ذیل بنیادی اسباب ہیں:۔

پہلا سبب: بے حیائی کا ماحول

زنا کا پہلا سبب بے حیائی کا عام ہونا ہے کہ جس گھر، گلی، شہر، ملک میں حیا کی قلت ہوگی اور بے حیائی عام ہوگی وہاں زنا کا پودا نشوونما پائے گا اور رفتہ رفتہ اس کی جڑیں لوگوں کے دلوں میں قرار پکڑ لیں گی۔ آج جب مسلمانوں کو سکول، کالجوں، اداروں وغیرہ میں ہونے والی بے حیائیوں کے متعلق کہا جاتا ہے تو بعض نادان کہتے ہیں کہ بندہ خود مضبوط ہو ماحول کچھ نہیں کہتا۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ ماحول ہی مضبوطی کو کمزوری میں بدلتا ہے، جب ہر کوئی عشق معشوقی کرتا پھر رہا ہو اور بے حیائی کے کھلے مواقع ہوں اس وقت دل کو وہی قابو میں رکھ سکتا ہے جو اللہ عزوجل کا ولی ہے اور جو اللہ عزوجل کا ولی ہوتا ہے وہ خود کو اس طرح کی ہلاکت والی جگہوں پر پیش نہیں کرتا۔

اسلام اور حیا

اسلام نے حیا کو لازم قرار دیا ہے بلکہ حضور علیہ السلام نے حیا کو ایمان کی بنیاد قرار دیا چنانچہ ترتیب الأمالی الخمیسیۃ للشجری میں یحیی بن الحسین (المتوفی 499ھ) لکھتے ہیں

”عن عبد الله، قال:قال رسول الله صلى الله عليه و آله و سلم :الإيمان عريان، ولباسه التقوى، ورأسه الحياء، وماله الفقه، وثمرته العمل“ ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایمان ننگا ہے اور تقویٰ اس کا لباس ہے، حیا اسکی بنیاد ہے، فقہ اسکا مال ہے اور عمل اس کا ثمرہ ہے۔

(ترتیب الأمالي الخمیسیة للشجری، جلد1، صفحہ47، دار الکتب العلمیة، بیروت)

دوسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"الإیمان عریان و زینته الحیاء ولباسه التقوی و ماله الفقه" ترجمہ: ایمان ننگا ہے اور حیا اس کی زینت ہے، تقویٰ اس کا لباس ہے اور فقہ اسکا مال ہے۔

(کنز العمال، کتاب الایمان، الفصل الثانی فی المجاز والشعب، جلد1، صفحه 35، مؤسسة الرسالة، بیروت)

بے حیائی ایمان کی بربادی کا سبب ہے۔شعب الإیمان کی حدیث پاک ہے"عن ابن عمر أن النبی صلی الله علیه وسلم قال: إن الحیاء والإیمان قرنا جمیعا، فإذا رفع أحدهما رفع الآخر" ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک حیا اور ایمان دونوں ملے ہوئے ہیں، اگر ایک جاتا ہے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔

(شعب الإیمان، الحیاء، جلد10، صفحه 166، مکتبة الرشد، الریاض)

شعب الإیمان کی حدیث پاک ہے"عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال إذا أبغض الله عبدا نزع منه الحیاء، فإذا نزع منه الحیاء لم تلقه إلا بغیضا مبغضا، أو نزع الله منه الأمانة، فإذا نزع منه الأمانة نزع منه الرحمة، فإذا نزع منه الرحمة نزع منه ربقة الإسلام، وإذا نزع منه ربقة الإسلام لم تلقه إلا شیطانا مریدا" ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ عزوجل کسی کو ناپسند کرتا ہے تو اس میں سے حیا کو نکال لیتا ہے۔جب اس میں سے حیا نکال دیتا ہے تو تم اس کو نہیں ملو گے مگر اس طرح کہ وہ تمہیں ناپسند کرے گا اور تم اس کو۔یا اللہ عزوجل اس سے امانتداری کو

نکال دے گا، جب اس میں سے امانتداری نکل جائے گی تو اس میں سے رحمت بھی نکل جائے گی۔ جب اس میں سے رحمت نکل جائے گی تو اس میں سے اسلام کی رسی بھی نکل جائے گی، جب اس میں سے اسلام کی رسی نکل جائے گی تو وہ سرکش شیطان ہو جائے گا۔

(شعب الإيمان، الحياء، جلد10، صفحه 165، مكتبة الرشد، الرياض)

بے حیائی اور کفر

بے حیائی کے سبب ایمان چلے جانے کی مثال یوں ہے کہ بے حیائی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ عورت بے پردہ رہے اور مرد عورت کی بے پردگی پر عار محسوس نہ کرے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ بے پردگی کو جائز سمجھے اور تیسرا درجہ یہ ہے کہ بے پردگی کو جائز سمجھنے کے ساتھ ساتھ پردہ پر طعن کرے اور بے حیائی کو فروغ دے جیسا کہ آجکل کے بے دینوں کا شیوا ہے کہ وہ بے غیرتی کی منازل طے کرتے کرتے کفر تک چلے جاتے ہیں۔ لہٰذا حیا ایمان کی سلامتی کے ساتھ ساتھ زنا جیسے معاشرتی فساد کو ختم کرتی ہے اور جنت میں جانے کا ذریعہ ہے۔

جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے ''عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :الحياء من الإيمان، والإيمان في الجنة، والبذاء من الجفاء ، والجفاء في النار'' ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانیوالا) ہے۔ بے حیائی جفا (ظلم و زیادتی) ہے اور جفا جہنم میں لیجانے والا ہے۔

(جامع ترمذی، ابواب البر والصلة، باب ما جاء في الحياء، جلد3، صفحه433، دار الغرب الإسلامي، بيروت)

کچھ عرصہ پہلے پاکستان میں بعض پڑھے لکھے جاہلوں اور بے حیا لوگوں نے یہ شوشہ چھوڑا کہ اسکول کالج کی تعلیمات میں سیکس کی تعلیم بھی ہونی چاہئے، اس کے فوائد میں

جاہل کہتے ہیں کہ اس میاں بیوی کے تعلقات میں خوشگواری آئے گی، یہ سیدھا سیدھا انگریزوں کے کلچر کو فروغ دے کر مسلمانوں کو بے حیا بنانا ہے جس کے نقصانات انتہائی تباہ کن ہوں گے۔ جس عورت کو سیکس کی تعلیم حاصل ہوگی پاکستانی شوہر اس کے کریکٹر پر شک کرتا رہے گا۔ الغرض اس طرح بے حیائی کو معاشرے کی بہتری سمجھنا انتہائی جہالت ہے۔ بے حیائی میں معاشرتی کامیابی نہیں بلکہ حیا میں کامیابی ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ما کان الفحش فی شیء قط الاشانہ و ما کان الحیاء فی شیء قط الازانہ" ترجمہ: فحش جب کسی چیز میں دخل پائے گا اسے عیب دار کردے گا اور حیاء جب کسی چیز میں شامل ہوگی اس کا سنگار کردے گی۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحیاء، جلد2، صفحہ1400، دار إحیاء الکتب العربیۃ، الحلبی)

ہمارے کئی بے حیا لیڈر صاحب اقتدار ویلنٹائن ڈے، میراتھن ریس، بسنت، ڈانس کلب وغیرہ پروگراموں کو فروغ دے رہے ہیں جو بے حیائی کے اڈے ہیں اور ان کا وبال ان فروغ دینے والوں پر بھی ہے اور یہ ان لوگوں کی بے حیا ہونے کی سند ہے کہ یہ بے حیائی کو فروغ دیتے ہوئے حیا داروں پر طعن کرتے ہیں۔ بے حیا لوگوں کا یہی شیوہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اذالم تستحی فاصنع ماشئت" ترجمہ: جب تو بے حیا ہو جائے تو جو چاہے کر۔

(المعجم الأوسط، باب العین، من اسمہ: عبید، جلد5، صفحہ104، دار الحرمین، القاہرۃ)

بے حیائی کی تباہ کاریاں

پھر بعض اوقات بے حیا لوگ بے حیائی کی لگائی ہوئی آگ میں خود ہی جل کر راکھ ہو جاتے ہیں جیسے مرد اپنی بیوی کے جسم و حسن کی باتیں اپنے دوستوں میں کرتا ہے یا عورت اپنے مرد کے خفیہ راز اپنی سہیلیوں کو بتاتی ہے، جس کے سبب دوستوں کے دلوں میں

ایسی عورت سے زنا کرنے اور عورتوں کے دلوں میں ایسے مرد سے زنا کروانے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، پھر جب ایک دوسرے کے گھر آنا جانا ہو، بے حیا مرد کا اپنی بیوی کو دوستوں سے ملوانا ہو تو یہ فعل اور زیادہ آسان ہو جاتا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بیوی شوہر کے دوست کے ساتھ بھاگ جاتی ہے اور پہلی بیوی کی سوکن بن جاتی ہے۔

میاں بیوی کا خفیہ باتیں دوستوں میں کرنا

شریعت نے میاں بیوی کی خفیہ باتیں دوسروں کو بتانے سے سخت منع کیا ہے کہ یہ بے حیائی ہے۔ مسلم شریف کی حدیث پاک حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة، الرجل يفضي إلى امرأته، وتفضي إليه، ثم ينشر سرها ''ترجمہ: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین درجہ والا وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور بیوی اس کے پاس آئے اور پھر اس کا راز ظاہر کرے۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح ،باب تحریم إفشاء سر المرأة، جلد 2،صفحہ 1060،دار إحیاء التراث العربی ،بیروت)

مرقاۃ میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں بڑی پیاری بات لکھتے ہیں ''قال بعض الأدباء :أريد طلاق امرأتي فقيل له لم؟ فقال :كيف أذكر عيب زوجتي؟ فلما طلقها قيل له :لم طلقتها؟ قال كيف أذكر عيب امرأة أجنبية ''ترجمہ: بعض ادباء نے فرمایا: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کیا تو اس سے کسی نے پوچھا کہ تم کیوں اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتے ہو؟ اس نے فرمایا میں تم اجنبی سے کیسے اپنی بیوی کا عیب ذکر کروں۔ جب اس نے طلاق دے دی تو پھر اس سے کہا گیا

کہ اب تو بتا دو کہ اسے طلاق کیوں دی؟ تو اس نے کہا اب وہ میری بیوی نہیں رہی تو کسی اجنبیہ عورت کے عیب کا ذکر کیسے کروں۔

(مرقلة المفاتیح شرح مشكاة المصابيح، كتاب النكاح، باب المباشرة، جلد 5، صفحه 2093، دار الفكر، بیروت)

ایک موقع پر حضور علیہ السلام نے اس طرح کی باتیں عام کرنے کے متعلق فرمایا "هل تدرون ما مثل من فعل ذلك؟ مثل الشيطان والشيطانة لقى أحدهما صاحبه في سكة، فقضى منها حاجته والناس ينظرون، وقال :ألا لا يفضين رجل إلى رجل، ولا امرأة إلى امرأة "ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ ایسا کرنے والا کس کی مثل ہے؟ شیطان اور شیطانہ کی مثل ہے کہ وہ دونوں کسی گلی میں ملے اور شیطان نے شیطانہ سے حاجت پوری کی اور لوگوں نے ان دونوں کو دیکھا۔ خبردار! کوئی مرد دوسرے مرد سے میاں بیوی کے جماع کی باتیں نہ کرے اور عورت دوسری عورت سے نہ کرے۔

(السنن الكبرى، كتاب النكاح، باب ما يكره من ذكر الرجل إصابته أبله، جلد 7، صفحه 314، دار الكتب العلمية، بيروت)

بیوی کو اسکے شوہر سے بدظن کرنا

اسی طرح دوست یا کسی کی بیوی کو اس کے شوہر سے بدظن کر کے خود نکاح کرنے کی کوشش کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ المعجم الاوسط کی حدیث پاک ہے "عن ابن عباس، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال :ليس منا من خبب امرأة على زوجها "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم میں سے نہیں ہے وہ جو بیوی کو اس کے شوہر سے بگاڑ دے۔

(المعجم الأوسط، باب الالف، من اسمه أحمد، جلد 2، صفحه 223، دار الحرمين، القاہرة)

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "ميسرة قال كان رجل من بني إسرائيل

من عباد بنی إسرائیل یعمل بالمسحاۃ و کانت له امرأۃ من أجمل نساء بنی إسرائیل فبلغ جبارا من جبابرۃ بنی إسرائیل جمالها فأرسل إلیها عجوزا فقال خببیها علیه وقولی لها ترضین أن تکونی عند مثل هذا الذی یعمل بالمسحاۃ ولو کنت عندی لحلیتك بالذهب و کسوتك بالحریر وأخدمتك الخدم یعنی فقالت لها و کانت تقرب إلیه فطره و تفرش له فراشا فلم تفعل و تغیرت علیه فقال یا هنتاه ما هذا الخلق الذی لا أعرفه قالت هو ما تری قال فطلقها فتزوجها جبار بنی إسرائیل فلما دخلت علیه و أرخیت الستور عمی و عمیت فأهوی بیده لیلمسها فجفت یده و أهوت بیدها تلمسه فجفت یدها و صما وخرسا ونزعت منهما الشهوۃ فلما أصبحا رفعت الستور فإذا هم صم عمی خرس فرفع خبرهما إلی نبی بنی إسرائیل فرفع خبرهما إلی الله تعالی فقال إنی لست أغفر لهما أبدا ظنا أن لیس بعینی ما عملا بصاحب المسحاۃ ''ترجمہ: حضرت میسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جو بیلچہ بنانے کا کام کرتا تھا اور اس کی بیوی بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔ جب اس بیوی کے حسن کا بنی اسرائیل کے سرکشوں میں سے ایک سرکش کو پتہ چلا تو اس نے ایک بوڑھی عورت کو اس کی بیوی کے پاس بھیجا اور اس بوڑھیا کو کہا کہ اس عورت کو اپنے شوہر سے بدظن کرو اور اسے کہو کہ کیا تم اس پر راضی ہو کہ تم بھی اسی کی مثل ہو جاؤ جو بیلچہ بنانے والا ہے۔ اگر تم میری بیوی ہوتی تو میں تجھے سونے کا زیور، ریشم کا کپڑا پہناتا، اور تیری خدمت میں نوکر رکھتا۔ جو وہ بوڑھیا چلی گئی تو وہ بیوی جو شوہر کے قریب تھی، اس کے لئے بستر اچھاتی تھی، اس نے یہ کام نہ کئے اور اپنے شوہر سے بدظن ہو گئی۔ شوہر نے کہا اے عورت تمہارا یہ

اخلاق میں نے پہلے نہیں دیکھا۔عورت نے کہا یہی کچھ ہے جو تو دیکھ رہا ہے۔شوہر نے عورت کو طلاق دیدی اور عورت نے اس بنی اسرائیل کے متکبر شخص سے نکاح کرلیا۔جب یہ عورت اس شخص کے ساتھ تنہا ہوئی تو مرد وعورت دونوں اندھے ہو گئے۔جب مرد نے عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ فالج زدہ ہو گیا اور عورت نے مرد کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عورت کا ہاتھ فالج زدہ ہو گیا اور دونوں گونگے بہرے ہو گئے اور دونوں میں سے شہوت کو اٹھالیا گیا۔جب دونوں نے صبح کی اور پردے ہٹے تو وہ گونگے بہرے اور اندھے تھے۔یہ خبر بنی اسرائیل کے نبی علیہ السلام تک پہنچی تو اس نبی علیہ السلام نے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں جب یہ پوچھا تو اللہ عزوجل نے فرمایا میں ان دونوں کی کبھی مغفرت نہیں کروں گا۔ان دونوں نے گمان کیا اللہ عزوجل انہیں نہیں دیکھ رہا جو انہوں نے اس بیلچہ بنانے والے کے ساتھ کیا ہے۔ (ذم الھوی، صفحہ 286)

دَیُّوث

کئی لوگ اپنی بیوی سے اپنے دوستوں کو متعارف کرواتے ہیں، خوب بے پردگی ہوتی ہے، بلکہ مرد وعورت ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے ہیں، جس سے کوئی اعراض نہیں کیا جاتا ہے۔ایسے لوگ دیوث ہیں۔مسند احمد کی حدیث پاک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے"ان رسول الله صلى الله عليه و سلم قال ثلاثة قد حرم الله تبارك وتعالى عليهم الجنة مدمن الخمر و العاق والديوث الذى يقر فى أهله الخبث" ترجمہ: بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے جنت کو حرام فرمایا ہے:۔(1) عادی شرابی (2) ماں باپ کا نافرمان (3) دیوث جو اپنے اہل کی بے حیائی پر کچھ نہیں کہتا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر بن الخطاب رضی الله عنهما، جلد2، صفحه128، مؤسسة قرطبة، القاہرة)

المعجم الاوسط کی حدیث پاک ہے ''عن عبد الله بن عمر قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ثلاثة لا يدخلون الجنة، وثلاثة لا ينظر الله إليهم يوم القيامة :فأما الثلاثة الذين لا يدخلون الجنة :فالعاق لو الديه، والديوث، والمرأة المترجلة تشبه بالرجال، وأما الثلاثة الذين لا ينظر الله إليهم :فالعاق لو الديه، والمدمن الخمر، والمنان بما أعطى ''تین شخص کبھی جنت میں نہ جائیں گے اور تین ہیں کہ جن کی طرف اللہ عزوجل قیامت والے دن نظر نہیں فرمائے گا۔ وہ تین جو جنت میں نہ جائیں گے (وہ تین یہ ہیں) والدین کا نافرمان، دیوث اور وہ عورت جو مردوں کی مشابہت کرے۔ اور وہ تین جن کی طرف اللہ عزوجل نظر نہ فرمائے گا، والدین کا نافرمان، عادی شرابی اور احسان کر کے جتلانے والا۔

(المعجم الأوسط، باب الالف، باب من اسمه إبراہیم، جلد3، صفحه51، دار الحرمين، القاہرة)

شعب الایمان کی حدیث پاک حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''ثلاثة لا يدخلون الجنة أبدا :الديوث من الرجال، والرجلة من النساء، ومدمن الخمر فقالوا :يا رسول الله أما مدمن الخمر فقد عرفناه، فما الديوث من الرجال؟، قال الذى لا يبالى من دخل على أهله ."قلنا :فالرجلة من النساء ؟، قال التى تشبه بالرجال'' ترجمہ: تین قسم کے لوگ کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ مردوں میں دیوث، عورتوں میں سے مردانہ وضع قطع رکھنے والی اور عادی شرابی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! عادی شرابی کا تو ہمیں پتہ ہے، مردوں میں دیوث کیا ہے: فرمایا: جو اس کی پرواہ

نہیں کرتا کہ اس کے اہل کے پاس کون داخل ہوا ہے۔ صحابہ نے عرض کی، عورتوں میں رجلہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ عورت جو مردوں سے مشابہت کرتی ہے۔

(شعب الایمان، الزہد و قصر الامل، فصل فی الزہد، جلد13، صفحہ261، مکتبۃ الرشد، الریاض)

یورپی ممالک کی بے حیائی کو پسند کرنے والوں پر حکم

مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو مغرب ممالک میں ہونیوالی بے حیائی کو پسند کرتے ہیں۔ بے حیائی کے ماحول کو پسند کرنا ایسا ہی ہے جیسے خود بے حیائی کرنا۔ مسند الشہاب کی حدیث پاک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''من أحب عمل قوم خیرا کان أو شرا کان کمن عملہ '' ترجمہ: جو کسی قوم کی نیکی یا بدی کو پسند کرے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس پسند کرنے والے نے وہی عمل کیا۔

(مسند الشہاب، من أحب عمل قوم خیرا کان أو شرا کان کمن عملہ، جلد1، صفحہ259، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

لہٰذا یہ نہ کہا جائے کہ یورپین ممالک میں فلاں فلاں کام ہوتا کہ کہیں اس برائی میں مسلمان بھی شریک نہ ہو بلکہ جہاں نیک کام ہوتے ہیں ان کا تذکرہ کیا جائے جیسے حج کے دنوں میں کہا جائے کاش ہم بھی مکہ، مدینہ میں ہوتے، کوئی دینی محفل میں نہ جا پائیں تو حسرت کریں کہ کاش ہم بھی وہاں ہوتے، یہ حسرت بھی باعث اجر ہے۔

دوسرا سبب: میڈیا

زنا کا دوسرا بڑا سبب میڈیا ہے جس میں الیکٹرونک اور پرنٹ میڈیا سب شامل ہیں۔ غیر مسلموں کے میڈیا کو دیکھا دیکھی پاکستانی میڈیا بھی بے حیائی کو فروغ دے رہا ہے اور اسے میڈیا اور معاشرے کی ترقی سمجھا جارہا ہے۔ مسلمانوں کو بے حیائی کے معاملہ میں

بے حس کیا جارہا ہے کہ آج سے بیس سال پہلے جن گھروں میں کبھی فلم نہیں لگی تھی، آج انہی کی اولاد اپنی جوان بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر گندے مجرے دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اسے کوئی عیب نہیں جانا جاتا، اشتہارات میں لڑکا لڑکی کی دوستیاں دکھائی جاتی ہیں اور موبائل اشتہارات تو دیئے ہی عشق معشوقی کے لئے جاتے ہیں۔ الغرض رفتہ رفتہ بڑھتی ہوئی بے حیائی کے سبب مسلمانوں میں یہ احساس ہی ختم ہورہا ہے کہ یہ فعل بے حیائی ہے، لوگ اسے معمول کا کام سمجھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن عزتیں پامال ہورہی ہیں۔ یہ سب حیا کو چھوڑنے کا انجام ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ چلتا رہا تو عنقریب یورپ ممالک کی طرح پاکستان میں بھی یہ ہوگا کہ عشق معشوقی میں بچہ پہلے پیدا ہوگا اور نکاح بعد میں ہوگا اور لوگ اسے بھی معیوب نہیں سمجھیں گے۔ اللہ عزوجل ہم مسلمانوں کو ایسی سوچ و عمل سے بچائے۔

معاشرے کی ترقی بے حیا ہونے میں نہیں ہے بلکہ باحیا ہونے میں ہے۔ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "الحیاء لا یأتی إلا بخیر" ترجمہ: حیا خیر ہی لاتی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الحیاء، جلد8، صفحہ 29، دار طوق النجاۃ، مصر)

میڈیا والے بے حیائی کو فروغ دے کر پیسے تو کما رہے ہیں جو بظاہر دنیاوی زیادتی ہے لیکن آخرت کے اعتبار سے یہ نیکیوں کی بہت بڑی کمی ہے۔ المعجم الکبیر میں ہے "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إن الحیاء والعفاف والعی عی اللسان لا عی القلب، والعمل من الإیمان، وإنہن یزدن فی الآخرۃ وینقصن من الدنیا، ولما یزدن فی الآخرۃ أکثر مما ینقصن فی الدنیا، فإن الشح، والبذاء من النفاق، وإنہن یزدن فی الدنیا وینقصن من الآخرۃ، ولما ینقصن فی الآخرۃ أکثر مما

یـزدن فـی الدنیـا'' ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک حیا، پاک دامنی اور کمزوری وہ کمزوری جو زبان کی ہو نہ کہ دل کی اور اعمال ایمان میں سے ہیں۔ یہ اوصاف آخرت (کے حصے) میں اضافہ کرتے ہیں اور دنیا (کے حصہ) میں کمی کرتے ہیں۔ اور جب یہ آخرت (کے حصہ) میں اضافہ کرتے ہیں تو وہ دنیا میں ہونے والی کمی کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ بے شک بخل و بے حیائی نفاق سے ہیں اور یہ دنیا میں اضافہ کرتے ہیں اور آخرت میں کمی کرتے ہیں، اور جب یہ آخرت میں کمی کرتے ہیں تو وہ کمی دنیا میں ہونے والی زیادتی سے زیادہ ہوتی ہے۔

(المعجم الکبیر، باب القاف، إياس بن معاوية بن قرة، عن أبيه، عن جده، جلد 19، صفحه 29، مكتبة ابن تيمية، القاہرة)

یہ میڈیا کی لگائی ہوئی آگ ہے کہ آج تین چار سال کی بچیوں کے ساتھ بدفعلی کر کے انہیں قتل کر دیا جاتا ہے، عورتوں کو قبروں سے نکال کر بدفعلی کی جارہی ہے۔ جب میڈیا میں عریانیت عام ہو جائے گی تو اس کے اثرات لوگوں کے ذہنوں پر بھی پڑیں گے اور ان کے اندر چھپی شہوت جاگے گی جسے سلانے کے لئے وہ ایسے قبیح افعال کریں گے۔ جب میڈیا اتنا عام نہیں تھا، ٹی۔وی چینلز صرف دو تین تھے، اس وقت اس طرح کے واقعات سننے کو نہیں ملتے تھے۔ پھر اگر کسی مظلوم عورت سے زیادتی ہو تو اپنے چینل کی مشہوری کے لئے اس مسئلہ کو خوب اچھالا جاتا ہے جسے نہیں بھی پتہ ہوتا اسے بھی بتایا جاتا ہے کہ اس عورت سے زیادتی ہوئی ہے۔ المختصر ٹی۔وی، موبائل وغیرہ سب زنا کی ترقی کا بہت بڑا سبب ہیں۔

تیسرا سبب: والدین کی لاپرواہی

معاشرے میں بڑھتی ہوئی بے حیائی میں والدین کی لاپرواہی کا بھی بہت بڑا

ہاتھ ہے۔ اپنے جوان بچے بچیوں کے ساتھ بیٹھ کر فلمیں دیکھنا بلکہ معاذ اللہ گندے مجرے دیکھنا، بچے کے سمجھدار ہونے کے باوجود ان کے سامنے میاں بیوی کا جماع کرنا، کپڑے بدلنا، والد کا گندی فلمیں دیکھنا اور بچوں کا اسی فلموں کو بعد میں خود دیکھنا وغیرہ بچوں کے خراب ہونے کا بہت بڑا سبب ہے۔ اپنے بچوں کو ایسے سکولز کالجز میں داخل کیا جاتا ہے جہاں مخلوط تعلیم Co Education رائج ہے، اپنی جوان بچیوں کو مرد استادوں سے دینی اور دنیاوی تعلیم دلوائی جاتی ہے اور پتہ نہیں ہوتا کہ ہمارے بچے کیا کرتے ہیں، کس جگہ جاتے ہیں کس قسم کے دوستوں سے تعلقات ہیں، بچیاں موبائل پر کئی کئی گھنٹے کس سے بات کرتی ہیں، کچھ پتہ نہیں۔ جوان بچیوں کو پردے کی تلقین نہیں کی جاتی، کئی ماں باپ کو دیکھا ہے کہ وہ شادیوں پر اپنی بچیوں کو پردہ کرنے نہیں دیتے تا کہ کوئی ہماری بچی کو نکاح کے لئے پسند کرلے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

بچیوں کو ان کے کزنوں کے سامنے بے پردہ آنے سے روکا نہیں جاتا بلکہ معاذ اللہ جو دینی سوچ کی عورت ایسے غیر محرم مردوں سے پردہ کرے الٹا اس پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ یہی کزن جب آپس میں بدکاری کرتے ہیں اور والدین کی عزت نیلام کرتے ہیں تب والدین کو ہوش آتی ہے۔ والدین کی اس طرح کی بے پرواہی کے انجام پر کئی واقعات دیکھنے سننے میں آتے ہیں۔

ایک واقعہ کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ ایک بچی نے ایف۔ اے کے پیپر دیئے اور کچھ مہینوں کے لئے فارغ تھی۔ اس کے ایک کزن کا اپنا کمپیوٹر کالج تھا، اس نے لڑکی کے والدین سے کہا آپ اپنی بیٹی کو میرے کالج میں داخل کروا دیں، میں اس کو کمپیوٹر سیکھا دوں گا۔ والدین نے بخوشی اپنی بچی کو اس کے ساتھ بھیج دیا۔ اس لڑکے کی نیت ٹھیک نہیں تھی،

ایک دن اس لڑکے نے اس طرح کی شرارت کی کہ کمپیوٹر میں گندی تصویریں رکھ دیں، جب لڑکی نے کمپیوٹر چلایا تو وہ تصویریں خود بخود سامنے آ گئیں، پیچھے سے اس نے کہا تم اس طرح کی گندی تصویریں دیکھتی ہو، مجھے تجھ سے یہ امید نہیں تھی، میں تمہارے والد سے کہوں گا، لڑکی نے کہا مجھے نہیں پتہ یہ تصویریں کیسے آ گئی ہیں، آپ اس کا تذکرہ گھر نہ کرنا، لڑکے نے مزید چالاکی کھیلتے ہوئے لڑکی سے کہا اگر تمہیں اس طرح کی تصویروں کا شوق ہے تو مجھے بتا دیتی میں تجھے اور دیکھا دیتا، لڑکی نے کہا میرا یقین کرو میں ایسی لڑکی نہیں ہوں۔ بہر حال لڑکے کی چال چل گئی اور وہ لڑکی کو بلیک میل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ لڑکی اس سے متنفر ہوتی گئی اور کالج جانا چھوڑ دیا۔ لڑکا لڑکی کو لینے آیا تو لڑکی نے کہا کہ میں نے نہیں جانا میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، گھر والوں نے کہا یونہی بہانے بنا رہی ہے، یہ ٹھیک ہے۔ لڑکے نے گھر والوں سے کہا آج اس کا ٹیسٹ ہے اس لئے اسے لازمی جانا ہو گا، اس پر بے وقوف والدین لڑکی کو زبردستی کالج بھیج دیا۔ کالج جا کر لڑکے نے لڑکی سے کہا کہ اگر تم مجھے ایک بوسہ دیدو تو میں تجھے تنگ کرنا چھوڑ دوں گا، لڑکی نے جان چھڑانے کے لئے حماقت یہ کی کہ اسے ایک بوسہ دے دیا۔ لڑکے نے بوسہ لیتے وقت کی مووی بنالی اور لڑکی کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا کہ اگر تم نے میری خواہش پوری نہ کی تو میں تیرے والدین کو یہ مووی دیکھا دوں گا۔ اب لڑکی نے والدین سے ڈرتے ہوئے دوسرے بڑی بے وقوفی یہ کی کہ اس نے منہ کالا کروانا شروع کر دیا۔

اس طرح کے اور کئی واقعات آئے دن اخبارات وغیرہ میں آتے ہیں کہ اولاد اور پردہ پر توجہ نہ دینے کے سبب معاشرے و خاندان میں ذلیل و رسوا ہوتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ والدین اپنی نو دس سال کی بچی کو باہر سودا سلف لانے کے لئے بھیجتے ہیں، کوئی چیز

بانٹنی ہوتو ان کے ہاتھ لوگوں کے گھروں میں بھیجتے ہیں، یہ والدین کی بہت بڑی نادانی ہے، پھر جب کوئی نازیبا واقعہ ہوتا ہے تو اپنی حرکتوں پر پچھتاتے ہیں اور بچی کی زندگی تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ والدہ کو چاہئے کہ طریقے سے اپنی بچی کو معاشرے میں ہونے والے اس طرح کے واقعات سے باور کروائے جس میں مرد چالاکی سے عورت کو اپنے جال میں پھانس لیتے ہیں جیسے کولڈ ڈرنک میں نشہ آور چیز ملا کر لڑکیوں سے بدفعلی کی جاتی ہے وغیرہ۔

چوتھا سبب: شادی میں تاخیر

شادی میں تاخیر بھی زنا میں پڑنے کا سبب ہے۔ جن بچوں اور بچیوں کا نکاح والدین یا بھائی وقت پر نہیں کرتے تو وہ بعض اوقات زنا کے سبب اپنی شہوت پوری کرتے ہیں۔ حکم یہی ہے کہ جب بچہ یا بچی بالغ ہو جائے تو اس کا والد اس کا نکاح کر دیں اگر والد حیات نہیں تو اس کے اولیاء بھائی وغیرہ اس کا نکاح کر دیں۔ شعب الایمان کی حدیث پاک حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه، فإذا بلغ فليزوجه" ترجمہ: جس کے بچہ پیدا ہو تو چاہیے کہ اس کا نام اچھا رکھے اور اسے اچھی تعلیم دے پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔

(شعب الإيمان، حقوق الاولاد والاهلين، جلد 11، صفحه 137، مكتبة الرشد، رياض)

شادی میں تاخیر پر والد پر وبال

اگر اولاد پر نکاح کرنا شرعی طور پر فرض وواجب ہو چکا ہے (یعنی نفس پر کنٹرول نہیں اور زنا میں پڑنے کا غلبہ ظن ہے یا یقینی طور پر زنا میں پڑ جائے گا) اور ان کے والد یا اولیاء نکاح نہیں کرتے تو اس صورت میں والد یا اس کے اولیاء گنہگار ہوں گے۔ امام احمد

رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح کے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو اُنہیں فرض قطعی یعنی جبکہ اُس کے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو ورنہ خاص نکاح فرض و واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔

حکم ایسی عورتوں کو بیشک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وُہ گنہگار ہوں گی اور اگر ان کے اولیاء اپنے حدِ مقدور تک کوشش میں پہلوتہی کریں گے تو وُہ بھی گنہگار ہوں گے۔'' (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ 291، رضافائونڈیشن، لاہور)

اگر والد بلا عذر شرعی نکاح نہ کرے اور اولاد زنا وغیرہ میں مبتلا ہو جائے تو اولاد کے ساتھ ساتھ اس کا وبال والد پر بھی ہوگا۔ شعب الایمان کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' فإذا بلغ فليزوجه فإن بلغ ولم يزوجه فأصاب إثما، فإنما إثمه على أبيه'' ترجمہ: پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کردے۔ اگر بچہ بالغ ہو گیا اور اس کا نکاح نہ کیا اس نے کوئی گناہ کرلیا تو اس کا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

(شعب الإيمان، حقوق الاولاد والاهلين، جلد11، صفحہ137، مکتبۃ الرشد، ریاض)

بیٹی کا نکاح جلد کرنے کی تاکید ہے''عن عمر بن الخطاب، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال: مكتوب في التوراة :من بلغت له ابنة اثنتي عشرة سنة فلم يزوجها فركبت إثما فإثم ذلك عليه'' ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: توراۃ شریف میں مذکور ہے کہ جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہنچے اور وہ اس کا نکاح نہ کردے اور یہ دختر گناہ میں مبتلا ہو تو اس

کا گناہ اس شخص پر ہے۔

(شعب الإیمان، حقوق الاولاد والاھلین، جلد11، صفحہ138، مکتبۃ الرشد، ریاض)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''یہ اس صورت میں ہے کہ بچہ غریب ہو خود نکاح کرنے پر قادر نہ ہو اور اگر باپ امیر ہو، اولاد کا نکاح کر سکتا ہے، مگر لاپرواہی یا امیر کی تلاش میں نکاح نہ کرے، تب بچہ کے گناہ کا وبال اس لاپرواہ باپ پر ہوگا۔ کیونکہ باپ کی کوتاہی اس کے گناہ کا سبب ہے، خیال رہے کہ یہاں ''انما جبلی'' گناہ کے حصر کے لیے ہے نہ کہ کسبی گناہ کے حصر کے لیے یعنی ذریعہ گناہ بننے کا وبال صرف باپ پر ہوگا اگرچہ کسب گناہ کا وبال خود بچہ پر ہے۔ اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو محض امیروں کی تلاش میں بچی کا نکاح عرصہ تک نہیں کرتے۔''

(مراۃ المناجیح، جلد5، صفحہ30، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

بیوہ کا نکاح کرنا اور نہ کرنا کب بہتر ہے؟

اگر عورت بیوہ ہو اور اسے بھی زنا میں پڑنے کا خطرہ ہو تو اس پر بھی نکاح کرنا لازم ہو جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اوپر ذکر کی گئی حدیث پاک کو لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: ''جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے تو بیاہیوں کا معاملہ تو اور بھی سخت کہ دخترانِ دوشیزہ کو حیاء بھی زائد ہوتی ہے اور گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد اور خود ابھی اس لذت سے آگاہ نہیں صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اس کا تقاضا رنگِ دگر پر ہوتا ہے اور ادھر نہ ویسی حیا نہ وُہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے، آمین۔''

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ290، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

لہٰذا بیوہ عورت کو اگر نکاح کی حاجت ہو تو نکاح کرلے البتہ اگر کوئی بیوہ عورت کو

اپنے نفس پر پورا کنٹرول ہے زنا میں پڑنے کا خدشہ نہیں اور وہ اپنے بچوں کی پرورش کی خاطر دوسرا نکاح نہیں کرتی تو اس کی شریعت میں فضیلت وارد ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "ایما امرأة قعدت علی بیت اولادها فهی معی فی الجنة" ترجمہ: جو عورت اپنی اولاد پر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگی۔

(أمالی ابن بشران، مجلس یوم الجمعة السادس والعشرین من شوال سنة خمس وعشرین، صفحه 379، دار الوطن، الریاض)

سُنن ابوداؤد میں حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "أنا وامرأة سفعاء الخدين كهاتين يوم القيامة وأومأ يزيد بالوسطى والسبابة امرأة آمت من زوجها ذات منصب، وجمال، حبست نفسها على يتاماها حتى بانوا أو ماتوا" ترجمہ: میں اور چہرہ کا رنگ بدلی ہُوئی عورت روزِ قیامت ان دو انگلیوں کے مثل ہوں گے (راوی نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کر کے بتایا یعنی جیسے یہ دو انگلیاں پاس پاس ہیں یُونہی اسے روزِ قیامت میرا قُرب نصیب ہوگا) وہ عورت کہ اپنے شوہر سے بیوہ ہُوئی عزت والی، صورت والی کہ اُس نے اپنے یتیم بچّوں پر اپنی جان کو روک رکھا یہاں تک کہ وہ بچے سمجھدار ہوگئے یا وہ مر گئے۔ (یعنی یتیم بچوں کو رُلنے نہیں دیا۔)

(سُنن ابی داؤد، باب فی فضل من عال یتیما، جلد4، صفحه 338، المکتبة العصریة، صیدا، بیروت)

ابویعلیٰ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں "انا اول من یفتح باب الجنة الا انی اری امرأة تبادرنی فاقول لها مالك ومن انت فتقول انا امرأة قعدت علی ایتام لی" ترجمہ: سب سے پہلے جو

دروازہ جنت کھولے گا وہ میں ہوں مگر میں ایک عورت کو دیکھوں گا کہ مجھ سے آگے جلدی کریگی میں فرماؤں گا تجھے کیا ہے اور تُو کون ہے، وہ عرض کریگی میں وُہ عورت ہوں کہ اپنے یتیموں پر بیٹھی رہی۔

(مسند أبي يعلى ،شهر بن حوشب، عن أبي هريرة ،جلد12 ،صفحه7 ،دار المأمون للتراث ،دمشق)

تنبیہ: اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے، دروازہ کھلنا حضورِ والا ہی کے لئے ہوگا، رضوان داروغہ جنت عرض کرے گا مجھے یہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کے لئے نہ کھولوں، حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

پانچواں سبب: میاں بیوی میں دوری

میاں بیوی میں دوری ہونا بھی زنا کے اسباب میں سے ایک سبب ہے۔ایک تعداد ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے باہر کے ممالک میں محنت مزدوری کرتی ہے اور ادھر ان کے بیویاں شوہر کا مال کھا کر زنا کروارہی ہوتی ہیں۔اسی طرح میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہے اور بغیر طلاق دوریاں ہوئی ہوتی ہیں اور پھر یہ دوری زنا کا سبب بن جاتی ہے، اسی طرح اگر شوہر عیاش ہے بیوی کے قریب نہیں آتا تو بدلے کے طور پر بیوی بھی زنا میں پڑ جاتی ہے۔لہٰذا شوہر کا بیوی کو چھوڑے رکھنا اور صحبت نہ کرنا حلال نہیں، پہلی مرتبہ شوہر کا صحبت کرنا واجب ہے اور گاہے بگاہے صحبت کرتے رہنا بھی دیانۃً واجب ہے۔ردالمحتار میں ہے"واعلم أن ترك جماعها مطلقا لا يحل له، صرح أصحابنا بأن جماعها أحيانا واجب ديانة، لكن لا يدخل تحت القضاء والإلزام إلا الوطأة الأولى ولم يقدروا فيه مدة ويجب أن لا يبلغ به مدة الإيلاء إلا برضاها وطيب نفسها به

وفی البدائع :لها أن تطالبه بالوطء لأن حله لها حقها، كما أن حلها له حقه، وإذا طالبته يجب عليه ملخصا" ترجمہ: جان لو کہ بیشک مطلقا بیوی سے جماع کو چھوڑنا شوہر کے لئے حلال نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب (یعنی احناف کے علماء) نے صراحت کی ہے کہ کبھی کبھار شوہر پر اپنی بیوی سے صحبت کرنا دیانۃً واجب ہے، لیکن یہ قضاء والزام میں داخل نہیں ہے (یعنی قاضی اسے مجبور نہیں کرے گا۔) مگر پہلی مرتبہ بیوی سے صحبت کرنا قضاء بھی واجب ہے۔ بیوی سے صحبت کرنے میں کوئی مقدار مقرر نہیں ہے اور واجب یہ ہے کہ مدت ایلاء تک نہ ہو (یعنی چار ماہ تک بغیر جماع کئے نہ رہے) مگر یہ کہ عورت چار ماہ سے زائد شوہر سے دور رہنے پر خوشی کے ساتھ راضی ہو۔ بدائع میں ہے کہ بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ شوہر سے جماع کا مطالبہ کرے کیونکہ شوہر کا اس کیلئے حلال ہونا اس کا حق ہے ۔جیسا کہ بیوی کا حلال ہونا شوہر کا حق ہے۔ جب بیوی شوہر سے جماع کا مطالبہ کرے تو شوہر پر جماع کرنا واجب ہے (جبکہ کوئی عذر نہ ہو۔)

(رد المحتار، کتاب النکاح، باب القسم بین الزوجات، جلد 3، صفحہ 202، دار الفکر، بیروت)

چار ماہ سے زائد شوہر بیوی سے دور نہ رہے

اگر شوہر باہر کے ملک بھی کام کاج کرتا ہے یا ملک میں ہی کوئی پولیس، فوج کی ڈیوٹی کرتا ہے تو اسے چاہئے کہ حد چار مہینوں تک بیوی کو ملنے آئے۔ ردالمحتار میں ہے "أن عمر رضى الله تعالى عنه لما سمع فى الليل امرأة تقول :فوالله لولا الله تخشى عواقبه لزحزح من هذا السرير جوانبه فسأل عنها فإذا زوجها فى الجهاد، فسأل بنته حفصة :كم تصبر المرأة عن الرجل :فقالت أربعة أشهر، فأمر أمراء الأجناد أن لا يتخلف المتزوج عن أهله أكثر منها " ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ

عنہ نے ایک رات عورت کو یہ کہتے سنا: اللہ عزوجل کی قسم اگر مجھے عاقبت کا خوف نہ ہوتا تو اس چارپائی سے چرچراہٹ کی آواز آتی (یعنی میں زنا کرتی جس کے سبب اس چارپائی سے ہلنے کی آواز آتی)۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ پوچھا تو اس کا شوہر جہاد میں تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ عورت بغیر شوہر کے کتنی دیر صبر کرسکتی ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ چار ماہ تک۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حکم دیا کہ کوئی لشکر اپنے گھر والوں کو چار ماہ سے زائد پیچھے نہ چھوڑے۔

(رد المحتار، کتاب النکاح، باب القسم بین الزوجات، جلد 3، صفحہ 203، دار الفکر، بیروت)

بلا عذر چار ماہ سے زائد بیوی سے جماع ترک کیے رکھنا ناجائز ہے۔ اگر بیوی راضی ہو تو شوہر چار ماہ سے زائد بھی بیوی سے دور رہ سکتا ہے۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ اگر چار ماہ تک شوہر بیوی سے دور رہے تو بیوی کو خود بخود طلاق ہو جاتی ہے، ایسا بالکل نہیں، جب تک شوہر طلاق نہ دے خود بخود طلاق نہیں ہوتی، اگرچہ برسوں گزر جائیں۔

شوہر صحبت کے لئے بلائے تو بیوی پر اطاعت لازم ہے

بیوی پر زیادہ لازم ہے کہ جب شوہر اسے صحبت کے لئے پاس بلائے تو اپنے آپ کو پیش کرے اگرچہ کام کاج کرکے تھکی ہو۔ ابوداؤد شریف کی حدیث پاک ہے "عن أبی هريرة، عن النبی صلی اللہ علیه و سلم قال إذا دعا الرجل امرأته إلی فراشه فأبت، فلم تأته فبات غضبان علیها، لعنتها الملائكة حتی تصبح" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب شوہر اپنی بیوی کو بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے، شوہر ساری رات ناراض رہے تو صبح تک عورت

پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(سنن ابی دائود، باب فی حق الزوج علی المرأۃ، جلد2، صفحہ244، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

ابوداوٗد طیالسی کی حدیث پاک ہے "عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیه وسلم، أن امرأة أتته، فقالت ما حق الزوج على امرأته؟ فقال لا تمنعه نفسها وإن كانت على ظهر قتب، ولا تعطي من بيته شيئا إلا بإذنه، فإن فعلت ذلك كان له الأجر وعليها الوزر، ولا تصوم تطوعا إلا بإذنه، فإن فعلت أثمت، ولم تؤجر، وأن لا تخرج من بيته إلا بإذنه فإن فعلت لعنتها الملائكة ملائكة الغضب وملائكة الرحمة حتى تتوب أو تراجع قيل وإن كان ظالما؟ قال وإن كان ظالما" ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے ایک عورت نے پوچھا شوہر کا بیوی پر کیا حق ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اگرچہ وہ کجاوے پر ہو۔ شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں سے کوئی چیز کسی کو نہ دے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو شوہر کے لئے ثواب اور عورت کے لئے گناہ ہے۔ سوائے فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے۔ اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور کوئی ثواب نہیں۔ بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے۔ اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے یا نہ لوٹے تو رحمت اور عذاب والے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو؟ فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔

(ابو دائود طیالسی، عطاء بن أبی رباح عن ابن عمر، جلد3، 457، دار ہجر، مصر)

شوہر کو بھی چاہئے بیوی کی صحت وتھکن وغیرہ کا لحاظ کرے، اس سے دلوں میں محبت بڑھے گی۔

عورت کی شان وفادار ہونا ہے

جن عورتوں کے شوہر روزی روٹی کے لئے باہر کے ممالک یا دور کہیں ہیں، ان عورتوں کو چاہئے کہ وفا کی پاسداری کرتے ہوئے اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور دنیا و آخرت میں عزت پائیں کہ عورت وہی صحیح معنوں میں عورت ہے جو بیٹی، بہن اور بیوی ہوتے ہیں وفا کمائے۔ عورت میں اللہ عزوجل نے ایک خاص حس رکھی ہے کہ اسے بہت جلد پتہ چل جاتا ہے کہ کون مرد اسے کس نظر سے دیکھ رہا ہے۔ اگر عورت چاہے تو دنیا کا کوئی مرد اس سے بدفعلی نہیں کرسکتا۔ جو عورت اپنی اور اپنے خاندان کی عزت پامال کرنے والی ہو وہ حیا و عورت کے معنی سے دور ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”إن اللہ قسم الحیاء عشرۃ أجزاء فجعل فی النساء تسعۃ وفی الرجال واحدا ولولا ذلك تساقطن تحت ذکورکم کما تتساقط البھائم تحت ذکورھا“ ترجمہ: اللہ عزوجل نے حیاء کے دس اجزاء کئے اور نو اجزاء عورتوں میں رکھے اور ایک مردوں میں رکھا۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو عورتیں تمہارے مردوں پر گر پڑتیں (یعنی مردوں سے صحبت کرتیں) جیسے جانوروں میں مادہ نر کے نیچے گرتی ہے۔

(کنز العمال، کتاب الاخلاق، الإکمال من الحیاء، جلد3، صفحہ240، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

شعب الایمان کی حدیث پاک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ”سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فضلت المرأۃ علی الرجل بتسعۃ وتسعین جزءا من اللذۃ، ولکن اللہ عز وجل ألقی علیھن الحیاء“ ترجمہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ نے فرمایا: عورت میں مرد کی بنسبت ننانوے فیصد لذت زیادہ رکھی گئی ہے، لیکن اللہ عزوجل نے ان عورتوں پر حیا کو ڈال

دیا ہے۔ (شعب الإيمان،الحياء،جلد10،صفحه 175، مكتبة الرشد ،الرياض)

پاکدامن نیک عورتوں کے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

"حاملات والدات مرضعات رحيمات باولادهن لولاماياتين الى ازواجهن لدخل مصليا تهن الجنة" ترجمہ: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، دُودھ پلانے والیاں، جننے کی تکلیف جھیلنے والیاں، اپنے بچوں پر مہربانیں، اگر نہ ہوتی وُہ تقصیر جو اپنے شوہروں کے ساتھ کرتی ہیں تو ان کی نماز والیاں سیدھی جنّت میں جائیں۔

(المعجم الكبير،سالم بن أبى الجعد عن أبى أمامة،جلد8،صفحه252،مكتبة ابن تيمية،القاہرة)

روضۃ المحبین میں ہے" عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :أيما امرأة اتقت ربها و أحصنت فرجها و أطاعت زوجها قيل لها يوم القيامة ادخلى من أى أبواب الجنة شئت "ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اللہ عزوجل سے ڈری اور اپنی عزت کی حفاظت کی اور شوہر کی اطاعت کی، قیامت والے دن اسے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ۔

(روضة المحبين ونزبة المشتاقين،صفحه333،دار الكتب العلمية، بيروت)

عورت کا بے حیا ہونا شیطان کو زیادہ پسند ہے

عورت اگر حیا کے پردے کو پھاڑ دے تو اس کا فتنہ بدکار مردوں سے بڑھ کر ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "مروی ہے کہ ابلیس کو بدکار عورت، ہزار بدکار مردوں سے زیادہ پسند ہے۔" (مکاشفة القلوب،صفحه 181،مکتبه اسلامیات،لاہور)

چھٹا سبب: عشق مجازی کا فروغ

اللہ عزوجل اور رسول ﷺ کی باہم محبت

کائنات کے وجود کا مقصد رب تعالیٰ کی اطاعت ومحبت ہے اور کائنات کے وجود کا سبب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں کہ اگر یہ نہ ہوتے تو کائنات نہ ہوتی۔ الاسرار المرفوعہ کی حدیث پاک ہے "لولاك لما خلقت الدنيا" ترجمہ: اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں دنیا پیدا نہ فرماتا۔

(الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة المعروف بالموضوعات الکبری، جلد1، صفحہ295، مؤسسة الرسالة، بیروت)

آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ارشاد ہوا "لولا محمد ماخلقتك ولا ارضا ولا سماء" ترجمہ: اگر محمد نہ ہوتے تو میں نہ تمہیں بناتا نہ زمین وآسمان کو۔

(المواہب اللدنیة، المقصد الاول، جلد1، صفحہ70، المکتب الاسلامی، بیروت)

اسی پر اور بھی کئی احادیث وارد ہیں جس کا حاصل صحیح معنی یہ ہے کہ حضور علیہ السلام سبب کائنات ہیں۔

یہ ہے رب تعالیٰ کی حضور علیہ السلام سے محبت اور حضور علیہ السلام کی محبت رب تعالیٰ سے ملاحظہ ہو چنانچہ بخاری شریف کی حدیث ہے "عن ابن عباس رضی اللہ عنهما عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لو كنت متخذا من أمتي خليلا لاتخذت أبا بكر ولكن أخي وصاحبي" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ضرور حضرت ابوبکر صدیق کو بناتا مگر وہ میرا دوست اور بھائی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، جلد5، صفحہ4، دار طوق النجاة، مصر)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں''ومعنی الحدیث أن حب اللہ تعالی لم یبق فی قلبه موضعا لغیرہ''ترجمہ:اس حدیث کا مطلب ہے کہ بے شک اللہ عزوجل کی محبت نے میرے دل میں کسی اور کے لئے جگہ باقی نہیں چھوڑی۔

(المنهاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج،جلد15،صفحه 151،دار إحیاء التراث العربی،بیروت)

سب سے بڑھ کر کس سے محبت ہو؟

اسلامی تعلیمات یہی ہیں کہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول سے محبت کی جائے چنانچہ مسند احمد کی حدیث پاک ہے''عن أنس بن مالك عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال لا یؤمن أحدکم حتی یکون اللہ ورسوله أحب إلیه مما سواهما''ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اوروں سے بڑھ کر نہ ہو۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل،مسند أنس بن مالك رضی اللہ تعالی عنه،جلد20،صفحه397،مؤسسة الرسالة،بیروت)

جب اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ محبت کے متعلق کہا گیا کہ وہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نہ ہو تو ایک عورت کی محبت میں اس قدر غرق ہو جانا کہ حلال وحرام کی تمیز نہ رہے یہ کس قدر تباہ کن ہے اس کا فیصلہ ہم با آسانی کر سکتے ہیں۔

اللہ عزوجل کے رسل، اولیاء کرام سے محبت بھی رب تعالیٰ سے محبت ہے اور جنہوں نے اپنے دلوں کو اللہ عزوجل کی محبت سے منور کیا رب تعالیٰ نے دنیا وآخرت میں جو انعامات دیئے انہیں پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔تذکرۃ الاولیاء میں ہے:''حضرت

رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا ایک مرتبہ بوجہ تھکاوٹ نماز ادا کرتے ہوئے نیند آ گئی۔ اسی دوران ایک چور آپ کی چادر اٹھا کر فرار ہونے لگا لیکن اسے باہر نکلنے کا راستہ نظر نہیں آیا اور چادر اپنی جگہ رکھتے ہی راستہ نظر آ گیا۔ لیکن اس نے بوجہ حرص پھر چادر اٹھا کر فرار ہونا چاہا اور پھر راستہ نظر آنا بند ہو گیا۔ غرض کہ اسی طرح اس نے کئی مرتبہ کیا اور ہر مرتبہ راستہ مسدود نظر آیا حتیٰ کہ اس نے ندائے غیبی سنی کہ تو خود کو آفت میں کیوں مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے کہ چادر والی نے برسوں سے خود کو ہمارے حوالے کر دیا ہے اور اس وقت شیطان تک اس کے پاس نہیں پھٹک سکا پھر کسی دوسرے کی کیا مجال ہے جو چادر چوری کر سکے۔ کیونکہ اگرچہ ایک دوست محو خواب ہے لیکن دوسرا دوست بیدار ہے۔"

(تذکرۃ الاولیاء، صفحہ 46، ضیاء القرآن، لاہور)

عشق مجازی کی تباہ کاریاں

لیکن افسوس! آج ہماری نوجوان نسل حقیقی محبت کو چھوڑ کر لڑکیوں کے عشق میں غرق ہو گئے اور یہ مردود عشق زنا کا سبب بن گیا۔ آج جسے کوئی کام نہیں وہ عاشق بنا پھرتا ہے۔ ذم الھویٰ میں علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "حدثنا ابن عائشۃ قال قلت لطبیب کان موصوفا بالحذق ما العشق قال شغل قلب فارغ "ترجمہ: ہمیں بتایا ابن عائشہ نے کہ میں نے ایک طبیب حاذق سے پوچھا کہ عشق کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ فارغ دل کا شغل ہے۔ (ذم الھوی، صفحہ 290)

آج عشق و معشوقی کو جو عروج دیا جا رہا ہے تاریخ میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ فلموں، ڈراموں میں جس رنگین انداز میں عشق معشوقی کو پیش کیا جاتا ہے وہ نوجوانوں کے لئے باعثِ فتنہ ہوتا ہے۔ لوگوں کو عشق و محبت کا پتہ کچھ نہیں، شہوت کو عشق و محبت سمجھ لیا گیا ہے اور

ہر کوئی ہیر رانجھا، سسی پنوں بنا پھرتا ہے اور لوگوں کی عزتوں کو پامال کر رہا ہے۔ جب بات لوگوں کی بہن بیٹیوں کی ہوتی ہے تو فخر سے خود کو رانجھا کہا جاتا ہے، محبوبہ کی محبت میں رب تعالیٰ کی نافرمانی کی جاتی ہے، محبوبہ کی محبت میں کفریہ اشعار پڑے جاتے ہیں، عشق کو عبادت محبوبہ کو معاذ اللہ خدا کہا جاتا ہے، لیکن حیرت ہے کہ جب کوئی دوسرا اس کی بہن، بیٹی سے یارانہ لگائے تو اسے بہت ناگوار گزرتا ہے، بہر حال یہ سب شیطانی چکر ہے جس میں ہمارے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد ملوث ہے۔ اس مسئلہ پر تفصیلی کلام کیا جاتا ہے کہ آیا عشق معشوقی کا اسلام میں کوئی تصور ہے یا نہیں؟

سب سے پہلے تو یہ ذہن نشین کرنا چاہئے کہ عشق معشوقی پر جو ہیر رانجھا، لیلیٰ مجنوں، شیری فرہاد، مرزا صاحبہ کے قصے مشہور ہیں ان کی کوئی سند نہیں ہے۔ کئی افسانہ نگاروں اور شعراء نے انہیں رائج کیا ہے اور بعض اہل علم صوفی حضرات نے بطور تشبیہ و استعارہ کے ان کا استعمال اپنے کلام میں کیا ہے۔ بالفرض اگر یہ واقعات سچے بھی ہوں تو شرعی اعتبار سے سب ناجائز ہیں، شریعت اس طرح کسی کے بہن بیٹی سے عشق لڑانے کی اجازت نہیں دیتی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ محبت کرنا اور محبت ہونا دونوں میں فرق ہے۔

(1) محبت کرنا یہ ہے کہ پہلے سے اپنے ذہن میں خوبصورت لڑکی کی شکل و صورت کا ایک خاکہ بنانا اور پھر اس کی تلاش شروع کرنا ہے، اپنی عمر کی، اپنی کلاس کی ہر خوبصورت ترین لڑکی پر جال ڈالنے کی کوشش کرنا اور جو اس کے جال میں آگئی تو محبت کی ابتداء ہوگئی اب خود اپنا اور اس کا بیڑہ غرق کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا، پڑھائی بھی گئی، مستقبل بھی تباہ ہوا، اپنے اور اس کے والدین کو ذلیل و خوار بھی کیا، گھر سے بھاگے تو

بے دین این۔ جی۔ اوز نے قابو کر کے والدین کو اولاد کا دشمن قرار دیا، میڈیا پر اس واقعہ کو اچھالا تا کہ باہر کے ملک سے این۔ جی۔ اوز کو مزید ایڈ ملے، پھر کورٹ میں نکاح ہوا اور چند دنوں بعد طلاق بھی ہوگئی اور عشق کا بھوت سر سے اتر گیا جیسا کہ آجکل اکثر یہی کچھ دیکھنے سننے کو ملتا ہے۔ اس طرح کی محبت کو شیطانی محبت کہا جا سکتا ہے جو شہوت سے شروع ہوتی ہے اور دونوں کی زندگی تباہ کر کے ختم ہوتی ہے۔ یہی شہوت بھرا عشق آجکل رائج ہے جس نے کئی لوگوں کی زندگی کو تباہ کیا ہے اور کئی عزت داروں کی عزتوں کو نیلام کیا ہے۔ کئی مرد و عورت کی ازواجی زندگی طلاق کی صورت اسی عشق کی وجہ سے اختیار کر گئی ہے کہ شادی کسی اور سے ہوگئی اور دل کسی اور کی چنگل میں پھسا ہے۔ عام طور پر جو نکاح کے ایک سال کے اندر طلاق ہوتی ہے اس کی بنیادی وجہ یہی ہوتی ہے کہ لڑکی کا چکر کسی اور سے ہوتا ہے اور نکاح کسی اور سے کر لیتی ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طلاق لے کر پہلے یار کے پاس آتی ہے تو اس کے مطلب کی نہیں رہتی آخر کار اپنی اور گھر والوں کی عزت بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ بلکہ کئی ایسے واقعات سننے، پڑھنے میں آئے ہیں کہ شادی شدہ بچوں کی ماں ہونے کے باوجود گھر بار چھوڑ کر عاشق کے ساتھ بھاگ گئی اور عاشق نے چند دن لذت لے کر چھوڑ دیا نہ آگے کی رہی نہ پیچھے کی۔ اس پر میں اپنی آنکھوں دیکھا ایک واقعہ کا انجام پیش کرتا ہوں کہ میں ایک دن اپنے پرانے دوستوں سے ملنے گیا تو اچانک ایک عورت پر نظر پڑی جو پاگل تھی، ایک دوست سے جب پوچھا کہ یہ کون ہے تو اس نے کچھ یوں سارا واقعہ بیان کیا جسے میں اپنی یادداشت کے مطابق لکھتا ہوں کہ یہ عورت کسی کی بیوی تھی اور اسکے بچے بھی تھے، محلے میں کسی مرد سے اس کا یارانہ چل گیا اور یہ اس کے ساتھ بھاگ گئی، وہ کافی دن اس کے لے کر کہیں چلا گیا اور اس کے ساتھ منہ کالا کرتا رہا۔ آخر اس نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔ جب

واپس اپنے شوہر کے پاس آئی تو اس نے بھی بھی دھتکار دیا اور طلاق دیدی۔ یہ عورت اس صدمے سے پاگل ہوگئی اور اب گلی محلے میں رلتی رہتی ہے کئی اوباش قسم کے لڑکے رات کو اسے پکڑ کر اس سے بدفعلی کرتے ہیں اور کئی مرتبہ یہ اس بدفعلی سے حاملہ بھی ہوئی ہے اور محلے کی بڑی عمر کی عورتیں مل کر اس کا حمل ضائع کروادیتی ہیں۔ الامان والحفیظ۔

(2) دوسری صورت ہے محبت ہونا کہ کسی عورت پر نظر پڑی اور وہ عورت دل میں اتر گئی اگرچہ وہ عورت عمر میں بڑی ہو، اگرچہ شادی شدہ ہو، رنگ کی کالی ہو:

بلھے شاہ جتھے دل دتا اوتھے کی گوری تے کی کالی اے

شریعت نے اس محبت اعتبار کیا ہے جو شرع کی حدوں کو پار نہ کرے یعنی کسی سے محبت ہوگئی اب یہ نہیں کہ اس کے گھر کے چکر لگانا شروع ہوگیا کہ کسی طرح یہ بھی قابو میں آجائے، اس کا پیچھا کرنا شروع کردیا اور اسے دیکھ دیکھ کر بدنگاہی کا ارتکاب کرنا شروع کردیا بلکہ یوں کیا کہ ناجائز وحرام افعال سے بچا۔ اگر عشق میں شریعت کے نظام کو مضبوطی سے تھاما نہ جائے تو یہ انسان کی دنیا وآخرت ایسی برباد کرتا ہے کہ ایک عبرت بن جاتا ہے۔ یہی عشق قتل وغارت کرواتا ہے، رشتوں کو ختم کرتا ہے، اللہ عزوجل اور لوگوں کی ناراضگی مول لیتا ہے۔

حضرت علی کا قاتل بدبخت عاشق

اس پر کئی مستند واقعات ہیں، ایک ہی واقعہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا پیش کیا جاتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے پیچھے بھی مردود عشق کا ہاتھ تھا چنانچہ ذم الہوی میں ہے ”أن عبد الرحمن بن ملجم لعنه الله رأى امرأة من تيم الرباب يقال لها قطام و كانت من أجمل النساء ترى رأى

الخوارج قد قتل قومها على هذا الرأى يوم النهروان فلما أبصرها عشقها فخطبها فقالت لا أتزوجك إلا على ثلاثة آلاف وقتل على بن أبى طالب فتزوجها على ذلك فلما بنى بها قالت له يا هذا قد فرغت فافرغ فخرج متلبسا سلاحه وخرجت قطام فضربت له قبة فى المسجد وخرج على يقول الصلاة الصلاة فأتبعه عبد الرحمن فضربه بالسيف على قرن رأسه "ترجمہ: عبدالرحمٰن بن ملجم اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو کہ اس نے تیم رباب (ایک جگہ کا نام) کی ایک عورت کو دیکھا جس کو قطام کہا جاتا تھا۔ وہ عورت خارجیوں کی تمام عورتوں سے خوبصورت تھی۔ اس عورت کی رائے پر اس کی قوم نے نہروان کی جنگ (حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کی تھی۔ ابن ملجم اس عورت کو دیکھ کر اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا اور اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ اس عورت نے کہا میں تم سے نکاح نہیں کروں گی مگر تین ہزار اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کی شرط پر۔ ابن ملجم نے اس کی شرط کو مانتے ہوئے اس سے نکاح کر لیا۔ جب پہلی رات اس عورت کے ساتھ گزار لی تو اس عورت نے کہا کہ میں نے اپنا کام کر لیا تو اپنا کام کر۔ ابن ملجم اسلحہ لگا کر نکلا اور وہ عورت بھی نکلی اور مسجد میں ابن ملجم کے لئے خیمہ لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کی طرف نکلے اور راستے میں لوگوں کو نماز کی دعوت دیتے ہوئے الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہتے رہے۔ ابن ملجم آیا اور اس نے آپ کے سر مبارک پر تلوار ماری اور آپ کو شہید کر دیا۔ (ذم الهوى، صفحہ 461)

سچا عاشق کون؟

اگر عشق شریعت کے دائرے میں نہیں تو اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ روضۃ المحبین میں ہے "قال يحيى بن معاذ ليس بصادق من ادعى محبته ثم لم يحفظ

حــدودہ ''ترجمہ: حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ شخص سچا نہیں جو محبت کا دعویٰ کرے لیکن محبت کی حدود کی حفاظت نہ کرے۔

(روضة المحبين ونزہة المشتاقين،صفحہ409،دار الكتب العلمية، بيروت)

حضور پرنور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں"اذا وجدت فی قلبك بغض شخص او حبه فاعرض افعاله على الكتب والسنة فان كانت محبوبة فيهما فاحبه وان كانت مكروهة فاكرهه لئلا تحبه بهواك وتبغضه بهواك قال اللّٰہ ولاتتبع الهوى فيضلك عن سبيل اللّٰہ" ترجمہ: جب تو اپنے دل میں کسی کی دشمنی یا محبت پائے تو اس کے کاموں کو قرآن وحدیث پر پیش کر، اگر ان میں پسندیدہ ہوں تو اس سے محبت رکھ اور اگر ناپسند ہوں تو کراہت، تاکہ اپنی خواہش سے نہ کوئی دوست رکھے نہ دشمن، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: خواہش کی پیروی نہ کر کہ تجھے بہکا دیگی خدا کی راہ سے۔

(الطبقات الكبرى للشعرانی ،ترجمہ سيد عبدالقادر الجيلی ،جلد 1،صفحہ131، مصطفى البابی مصر)

اگر عشق ہو جائے تو شریعت کیا کہتی ہے؟

جب عشق ہو جائے تو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اس سے نکاح کرنے کی کوشش کی، اپنے گھر والوں کو اس کا رشتہ لینے کے لئے بھیجا اگر دونوں کے خاندان والے مان گئے تو بہتر ہوا۔ ابن ماجہ اور مشکوۃ شریف کی ایک حدیث پاک ہے''عن ابن عباس، قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لم ير للمتحابين مثل النكاح ''ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو پیار چاہنے والوں میں نکاح سے بڑھ کر اور نہیں دیکھا گیا۔

(سنن ابن ماجہ، كتاب النكاح ،باب ما جاء فی فضل النكاح،جلد 1،صفحہ593، دار إحياء الكتب

العربية،الحلبی)

گھر والوں کو بھی چاہئے کہ جب اولاد اس طرح کی آفت میں گرفتار ہو جائے تو ممکن ہو تو دونوں کا نکاح کر دیں اس سے پہلے کے وہ بدنامی کا باعث بنیں۔ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے''عن أبی هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا خطب إليكم من ترضون دينه و خلقه فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة فی الأرض، وفساد عريض ''ترجمہ:حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اگر تمہیں کوئی نکاح کا پیغام بھیجے جس کی دینداری اور اچھے اخلاق سے تم راضی ہو تو اس سے نکاح کر دو۔ورنہ زمین میں بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔

(سنن الترمذی،ابواب النکاح،باب ما جاء إذا جاء کم من ترضون دينه فزوجوه،جلد 3،صفحہ 386، مصطفی البابی الحلبی،مصر)

پتہ چلا کہ نکاح میں نیک سیرت اور اچھے اخلاق کو ترجیح دینا چاہئے مال و دولت کو نہیں۔بہر حال اگر نکاح ہو جائے تو ٹھیک اور اگر رشتے سے انکار ہو جائے یا جس عورت پر دل آیا ہے اور وہ شادی شدہ ہے تو پھر حکم ہے کہ اپنے عشق کو چھپائے رکھے،کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کرے۔روضۃ المحبین میں ہے''وذكر عبد الملك بن قريب قال هوى رجل من النساء جارية فاشتد حبه لها فبعث إليها يخطبها فامتنعت و أجابته إلى غير ذلك فأبى وقال لا إلا ما أحل الله ثم إن محبته ألقيت فی قلبها فبذلت له ما سأل فقال لا والله لا حاجة لی بمن دعوتها إلى طاعة الله ودعتنی إلى معصيته ''ترجمہ:عبد الملک بن قریب نے ذکر کیا کہ ایک شخص کو کسی لونڈیا سے شدید عشق ہو گیا اور اس شخص نے اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیجا تو عورت نے انکار کر دیا اور نکاح کے

علاوہ کی طرف بلایا (یعنی زنا کی طرف بلایا)، تو اس عاشق نے انکار کردیا اور کہا نہیں ہے مگر وہی جو اللہ عزوجل نے حلال کیا ہے۔ پھر اس عورت کے دل میں بھی اس کی محبت ڈال دی گئی پھر اس عورت نے اس مرد سے نکاح کرنا چاہا تو اس نے کہا: اللہ عزوجل کی قسم مجھے اس کی حاجت نہیں جسے میں نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی طرف بلایا اور اس نے مجھے اللہ عزوجل کی معصیت کی طرف بلایا۔

(روضة المحبين ونزہة المشتاقين ،صفحہ456س ،دار الكتب العلمية ، بيروت)

شہادت کی موت مرنے والا عاشق

اگر عاشق کو اسی حالت میں موت آگئی تو شہادت کی موت ہوگی چنانچہ اعتلال القلوب للخرائطی میں ابوبکر محمد بن جعفر الخرائطی السامری (المتوفی 327ھ) روایت کرتے ہیں" عن ابن عباس، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :من عشق فعف فمات فھو شھید "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے عشق کیا اور اس نے شریعت کی خلاف ورزی نہ کی اور مر گیا تو وہ شہید ہے۔

(اعتلال القلوب للخرائطی ،باب من عف فی عشقه---،صفحہ59، نزار مصطفی الباز، الرياض)

دوسری حدیث پاک میں ہے" من عشق فکتم، وعف فمات فھو شھید "ترجمہ: جس نے عشق کیا اور اپنے عشق کو چھپایا اور شریعت پر چلا اور مر گیا وہ شہید ہے۔

(کنز العمال ،حرف الھمزہ،الفصل الثانی :فی تعدید الأخلاق المحمودة علی ترتیب الحروف المعجمة، جلد3،صفحہ372،مؤسسة الرسالة، بیروت)

عشق اور جنت

ایک اور حدیث پاک میں ہے "من عشق و کتم وعف وصبر غفر الله له وأدخله الجنة "ترجمہ: جس نے عشق کیا اور اپنے عشق کو چھپایا اور شریعت کی پاسداری کی اور صبر کیا۔ اللہ عزوجل اس کی بخش دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔

(کنز العمال، حرف الهمزه، الفصل الثانی :فی تعدید الأخلاق المحمودة علی ترتیب الحروف المعجمة، جلد3، صفحہ373، مؤسسة الرسالة، بیروت)

بہترین عاشق

یہ وہ عشق ہے جس کی شرع میں فضیلت ہو اور ایسا عاشق ہی بہترین عاشق ہے چنانچہ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا "خیار أمتی الذین یعفون إذا آتاهم الله من البلاء شیئا، قالوا :وأی البلاء ؟ قال :العشق "ترجمہ: میری امت میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جنہوں نے شریعت کی پاسداری کی جب اللہ عزوجل نے انہیں بلاء میں مبتلا کیا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض وہ بلاء کیا ہے؟ فرمایا: عشق۔

(کنز العمال، حرف الهمزه، الفصل الثانی :فی تعدید الأخلاق المحمودة علی ترتیب الحروف المعجمة، جلد3، صفحہ373، مؤسسة الرسالة، بیروت)

یہ ضروری نہیں کہ جس سے محبت ہو نکاح بھی اسی سے ہو

یہ ضروری نہیں کہ جس سے محبت کی جائے اسی سے نکاح ہو بلکہ یہ ضروری ہے کہ جس سے نکاح ہو اس سے محبت ہو جائے۔ اگر شریعت کا تھامتے ہوئے حرام کو چھوڑا جائے گا تو اللہ عزوجل بہتر حلال عطا فرمائے گا۔ روضۃ المحبین میں ہے" وقاعدته أن من ترك لله شیئا عوضه الله خیرا منه کما ترك یوسف الصدیق علیه السلام امرأة العزیز لله واختار السجن علی الفاحشة فعوضه الله أن مكنه فی الأرض یتبوأ منها

حیث یشاء وأتته المرأة صاغرة سائلة راغبة فی الوصل الحلال فتزوجها فلما دخل بها قال هذا خیر مما کنت تریدین ''ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ جس نے اللہ عزوجل کیلئے کسی شے کو چھوڑا اللہ عزوجل نے اسے اس سے بہتر عوض عطا فرمایا جیسا کہ سیچے یوسف علیہ السلام نے عزیز کی بیوی (زلیخا) کو اللہ عزوجل کیلئے چھوڑا اور فحاشی کی بنسبت جیل کو اختیار فرمایا تو اللہ عزوجل نے یوسف علیہ السلام کو اس کا عوض عطا فرمایا کہ ان کو زمین میں اس طرح (قدرت وسلطنت کے ساتھ) ٹھہرایا کہ جہاں چاہتے رہائش اختیار کرتے، اور زلیخا ان کے پاس ایک سائلہ بن کر آئیں اور حلال طریقے سے ملنے کی رغبت کی اور حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے شادی کی جب ان کے پاس داخل ہوئے تو فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے جو تم چاہتی تھی۔

(روضة المحبین ونزہة المشتاقین، صفحہ445، دار الکتب العلمیة، بیروت)

روضۃ المحبین میں ہے''لو ترک رکوب ذلك الفرج حراما لله لأثابه الله برکوبه أو رکوب ما هو خیر منه حلالا ''ترجمہ: اگر کسی نے اللہ عزوجل کے لئے حرام شرمگاہ پر سوار ہونے کو چھوڑا تو اللہ عزوجل اسے اس پر یا اس سے بہتر پر حلال طریقہ سے سوار کرے گا۔ (روضة المحبین ونزہة المشتاقین، صفحہ446، دار الکتب العلمیة، بیروت)

ساری رات محبوبہ سے فون پر باتیں کرنے والوں کے لئے تنبیہ

اگر آج ہمارے نوجوان اس عشق کے معنی ومفہوم کو سمجھ لیں تو کئی فتنے ختم ہوجائیں، خاندانوں کی عزتیں پامال ہونے سے بچ جائیں۔ ہمارے نوجوان جس قدر مال ووقت عشق معشوقی میں ضائع کرتے ہیں، اتنا ہی اگر اللہ عزوجل کی راہ میں کریں تو ولی بن جائیں۔ اس پر ایک واقعہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب سے

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق پیشِ خدمت ہے: ''زاہدوں کے سردار اور اوتاد کے پیش رو عبداللہ بن مبارک مروزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل طریقت میں ایک شاندار مقام رکھتے تھے اور جملہ احوال واقوال اور اسباب طریقت وشریعت کے عالم تھے اور اپنے وقت کے امام تھے۔ بزرگ مشائخ کرام سے ملاقات کر چکے تھے۔ ان کی کئی کرامات وتصانیف مشہور ہیں۔ توبہ کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ وہ ایک کنیز پر عاشق ہو گئے۔ ایک رات وہ رندوں کی صحبت سے اٹھے اور ایک ساتھی کو ہمراہ لے کر معشوقہ کی دیوار کے نیچے جا کھڑے ہوئے وہ چھت پر آ گئی اور دونوں صبح تک ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ صبح کی اذان ہوئی تو عبداللہ سمجھے شاید عشاء کی اذان ہے۔ جب سورج نکلتا ہوا دیکھا تو معلوم ہوا کہ تمام رات دیدار میں غرق رہے ہیں۔ طبیعت کو بہت قلق ہوا۔ جی ہی جی میں کہا: اے مبارک! تجھے شرم آنی چاہئے، ساری رات خواہش نفسانی میں کھڑا رہا۔ کرامات کا بھی طالب ہے۔ نماز میں اگر امام لمبی سورت پڑھے تو برافروختہ ہو جاتا ہے، تیری ایمان داری کا دعویٰ کہاں ہے؟ توبہ کی اور علم اور اس کی طلب میں مشغول ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت بڑا مقام دیا۔ ایک دفعہ ان کی والدہ نے دیکھا کہ وہ باغ میں سو رہے ہیں اور ایک بہت بڑا سانپ ریحان کی ایک شاخ منہ میں لئے (ان پر سے) مکھیاں اڑا رہا ہے۔''

(کشف المحجوب، صفحہ 157، ضیاء القرآن پبلیشرز، لاہور)

ساتواں سبب: اسلامی تعلیمات کی کمی

اسلامی تعلیمات کی کمی بھی بڑھتی ہوئی بے حیائی کا ایک سبب ہے۔ مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جسے جس طرح وضو، غسل، نماز، زکوٰۃ وغیرہ جیسے ضروری مسائل کا پتہ نہیں وہاں پردہ وغیرہ کے احکام کا بھی پتہ نہیں۔ ایک مرتبہ ایک ایل۔ ایل۔ بی کا طالبعلم مجھے کہا

ہے کہ غیر محرم عورتوں سے باتیں کرنا، ان سے تعلقات قائم کرنا جائز ہے اور یہ حدیث شریف میں لکھا ہے۔ میں یہ سن کر بہت حیران ہوا کہ ایسی تو کوئی حدیث نظر سے نہیں گزری (بلکہ اس کے خلاف احادیث ثابت ہیں) میں نے اسے کہا کہ جاؤ کتاب لا کر دکھاؤ۔ جب وہ کتاب لے کر آیا تو حدیث میں نکاح کی ترغیب تھی کہ عورتوں سے تعلق ختم نہ کرو یعنی نکاح نہ کرنے کا عہد نہ کرو۔ جب اسے اس حدیث کا سمجھایا گیا تو اس نے آگے سے کہا میں نے اس حدیث کا یہ مطلب سمجھا کہ عورتوں سے تعلقات قائم کرو۔ میں نے اپنی کلاس کے لڑکے لڑکیوں کو کہا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کا آپس میں باتیں کرنا جائز ہے، بلکہ جو عورتیں پردہ کرتی تھیں میں ان کا مذاق اڑاتا تھا کہ ان پردہ دار عورتوں کو پتہ ہی کچھ نہیں ہے۔

اسی طرح کے کئی آیات واحادیث کو جاہل پروفیسر اپنی کم فہمی میں سمجھ کر لوگوں میں غلط مسائل عام کرتے ہیں اور علمائے کرام کو جاہل ثابت کرتے ہیں۔

افسوس کہ ہمارے دنیاوی علم کے نصاب میں دینی علم بالکل نہیں ہے۔ ایک مختصر سی کتاب اسلام کے متعلق ہوتی ہے اور اس کے بارے میں ہمیں پتہ ہے کہ کون کتنی پڑھتا اور سمجھتا ہے۔ امتحان سے کچھ دیر پہلے رٹہ مار لیا جاتا ہے اور پیپر پاس کر لیا جاتا ہے۔

باب چہارم: زنا کی روک تھام کے اقدام

اسبابِ زنا سے بچنا ضروری ہے

ہماری کامل شریعت نے جہاں حرام کاموں سے بچنے کا حکم دیا ہے وہاں ان اسباب سے بھی بچنے کا حکم بھی دیا ہے جو حرام فعل تک پہنچنے کا ذریعہ ہوں جیسے زنا کو حرام فرمایا تو دیکھنا، چھونا، غیر محرم سے خلوت کو بھی حرام فرمایا کہ یہ زنا کے اسباب ہیں۔امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''شریعت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس طرح فتنہ کو حرام فرمایا دواعی فتنہ کو بھی حرام فرمادیا۔۔۔اجنبیہ سے خلوت، نظر، مس، معانقہ، تقبیل اس لئے حرام ہوئے کہ دواعی ہیں۔دواعی کے لئے مستلزم ہونا ضرور نہیں ہزارہا خلوت ونظر بلکہ بوس وکنار واقع ہوتے ہیں اور مدعوالیہ یعنی زنا واقع نہیں ہوتا۔''قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و الفرج یصدق ذلك اویکذب به رواہ الشیخان وابوداود والنسائی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا شرمگاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔اس کو بخاری، مسلم، نسائی اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بیان فرمایا۔''
(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 120، رضا فائونڈیشن، لاہور)

الموسوعۃ الفقہیہ الکویتیہ میں ہے"فمن سد الذرائع إلى الزنى تحريم النظر المقصود إلى المرأة ، وتحريم الخلوة بها ، وتحريم إظهارها للزينة الخفية ، وتحريم سفرها وحدها سفرا بعيدا ولو لحج أو عمرة على خلاف وتفصيل فى ذلك ، وتحريم النظر إلى العورات ، ووجوب الاستئذان عند الدخول إلى البيوت ، وكثير من الأحكام الواردة فى الكتاب والسنة مما يتعلق

بـذلك" ترجمہ: زنا کی روک تھام میں سے ہے کہ عورت کی طرف نظر مقصود (قصداً اس کی طرف نظر) حرام ہے، اس سے خلوت حرام ہے۔ عورت کے لئے مردوں پر خفیہ زینت کا اظہار حرام ہے، عورت کے لئے غیر محرم کے ساتھ دور کا سفر اگرچہ وہ سفر حج وعمرے کا ہو حرام ہے اور اس مسئلہ میں تفصیل ہے۔ ستر عورت کی طرف نظر حرام ہے۔ گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت واجب ہے اور اسی طرح کثیر مسائل کتاب وسنت میں اس کے متعلق وارد ہیں۔ (الموسوعة الفقهيه الكويتيه، جلد24، صفحه270، دار الصفوة، مصر)

سنن ابوداؤد، نسائی اور جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے "عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه و سلم قال المرأة إذا استعطرت فمرت بالمجلس فهي كذا و كذا يعني زانية" ترجمہ: حضرت ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت جب خوشبو لگا کر مجلس پر گزرے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

(جامع ترمذی ،کتاب الادب ،باب ماجاء فی کراہیۃ خروج المرأة متعطرة ،جلد5، صفحه106، دار إحياء التراث العربي ،بيروت)

اس حدیث کی شرح کے متعلق التیسیر بشرح جامع الصغیر میں ہے "(أيما امرأة استعطرت) أي استعملت العطر أي الطيب يعني ما ظهر ريحه منه (ثم خرجت)من بيتها (فمرّت على قوم) من الأجانب (ليجدوا ريحها) أي بقصد ذلك (فهي زانية) أي عليها مثل إثم الزانية لأن فاعل السبب كفاعل المسبب" ترجمہ: کوئی عورت ایسی خوشبو لگائے جس کی رنگت ظاہر ہو پھر وہ گھر سے باہر نکلے اور اجنبی قوم پر گزرے اور اس قوم کو یہ خوشبو آئے، عورت کا مقصد بھی یہی ہو تو اس پر زنا کی مثل گناہ ہے اس لئے کہ فاعل سبب فاعل مسبب ہے۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد1، صفحہ836، مکتبۃ الإمام الشافعی، الریاض)

شریعت نے ہر اس فعل سے منع فرمایا جو فتنہ کی طرف لیجانے والا ہو۔ قرآن پاک میں ہے ﴿وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ﴾ اور جب تم ان سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔

(سورہ احزاب، سورت33، آیت53)

آیت مبارک میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگو۔ یہ تمہارے اور ان کے دلوں کی زیادہ پاکیزگی کی بات ہے۔ جب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ کی ازواجِ مطہرات کے متعلق یہ فرمایا گیا جہاں ہم جیسے کسی غلط بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تو عام لوگوں کا عورتوں سے خلوت میں ہونا وغیرہ کی کیسے اجازت ہو سکتی ہے؟

آج کل کئی بے دین و بے حیا عورتیں دوسری شادی کو بے غیرتی و فتنہ کہتی ہیں جبکہ ان جاہلوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ قرآن میں جو اللہ عزوجل نے چار شادیوں کی اجازت دی ہے، اس میں کئی حکمتیں ہیں جن میں عورتوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ زنا سے بچانا بھی ہے کہ عورت کو مخصوص ایام دس دس دن تک آتے ہیں، حمل میں (طبی مسائل کے تحت) صحبت سے پرہیز کیا جاتا ہے خصوصا آخری ایام میں، پھر بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک لمبا عرصہ نفاس کا چلتا ہے، اس دوران خطرہ ہے کہ کہیں مرد بدکاری میں مبتلا نہ ہو جائے اس لئے چار شادیوں کی اجازت دی گئی ہے۔ لیکن آج کل کے بے حیا ماڈرن عورتیں انگریزوں کو راضی کرنے کے لئے اور ان سے مالی مدد لے کر اپنی این۔جی۔اوز چلانے کے لئے قرآن و سنت کے خلاف زبان درازی کرتی ہیں اور پس پردہ دوسری شادی کو بے غیرتی کہہ

کر معاذ اللہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین پر طعن کرتی ہیں کہ انبیاء کرام و بزرگان دین سے ایک سے زائد شادیاں کرنا ثابت ہے۔

پھر کئی بے حیا یہ بھی کہتی ہیں کہ مرد ایک وقت میں چار شادیاں کر سکتا ہے تو عورت کیوں نہیں کر سکتی؟ اس کا جواب دیتے ہوئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اللہ عزوجل فرماتا ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ﴾ بیشک اللہ عزوجل بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا۔

ایک عورت پر دو مردوں کا اجتماع صریح بے حیائی ہے، جسے انسان تو انسان جانوروں میں بھی جو سب سے خبیث تر ہے یعنی خنزیر وہی روا رکھتا ہے۔ حرمت زنا کی حکمت نسب کا محفوظ رکھنا ہے، ورنہ پتہ نہ چلے کہ بچہ کس کا ہے۔ اگر عورت سے دو مردوں کا نکاح جائز ہو تو وہی قباحت کہ زنا میں تھی یہاں بھی عائد ہو معلوم نہ ہو سکے کہ بچہ کس کا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 302، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

پہلا قدم: اسلامی تعلیملت کا نفاذ

زنا سے روک تھام کا سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کو نافذ کیا جائے۔ صاحب اقتدار لوگ اسلامی قوانین کو لاگو کریں، حدود کے مسائل میں شرعی سزائیں دی جائیں۔ اسکول کالجوں میں اسلامی تعلیمات سکھائی جائیں۔ ہر نوجوان کو زنا و بے حیائی کے عذابات و نقصانات سے روشناس کروایا جائے۔ حکومتی اور میڈیا سطح پر اگر بے حیائی کی مذمت کی جائے گی تو یہ بہت زیادہ کارآمد ہوگی۔ لیکن افسوس کہ حکومت اور میڈیا بے حیائی کو روکنے کی بجائے اسے عام کرنے میں کوشاں ہیں۔

دوسرا قدم: شرعی پردہ

شرعی پردہ زنا سے روک تھام میں خاص اہمیت کا حامل ہے۔ پردے کا ثبوت قرآن وحدیث سے واضح طور پر ثابت ہے۔ قرآن پاک میں ہے ﴿وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَىٰ جُيُوبِهِنَّ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور وہ دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں۔ (سورة النور، سورة 24، آیت 31)

السنن الکبری للبیہقی میں ہے"عن ابن عباس قال ﴿ولا يبدين زينتهن إلا ما ظهر منها﴾ قال ما في الكف والوجه "ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہتھیلیوں اور چہرے کو ظاہر کرنے کی اجازت ہے۔

(السنن الكبرى، باب عورة المرأة الحرة۔۔، جلد2، صفحہ315، دار الكتب العلمية، بيروت)

لہٰذا سوائے چہرے اور ہتھیلیوں کے عورت پر فرض ہے کہ وہ سر سمیت تمام جسم کو چھپائے۔ السنن الکبری للبیہقی، شعب الایمان، معرفۃ السنن والآثار اور السنن الصغیر للبیہقی میں ہے"عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا أسماء إن المرأة إذا بلغت المحيض لم يصلح أن يرى منها إلا هذا وهذا، وأشار إلى كفه ووجهه" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے اسماء جب عورت بالغہ ہو جائے تو اس کے لئے درست نہیں کہ سوائے ان اعضاء کے اس کا جسم دیکھا جائے اور آپ نے اپنی ہتھیلیوں اور چہرے کی طرف اشارہ کیا (یعنی اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کے سوا کسی حصے کو ظاہر نہ کرے۔)

(السنن الصغیر للبیہقی ، کتاب النکاح، باب النظر الی امرأۃ یرید نکاحہا، جلد3، صفحہ12، الدراسات الإسلامیۃ، کراچی)

مجمع الانہر میں ہے"(وجمیع بدن الحرۃ عورۃ إلا وجهها و کفیها) لقوله علیه الصلاۃ والسلام بدن الحرۃ کلها عورۃ إلا وجهها و کفیها" ترجمہ: آزاد عورت کا سارا جسم عورت (یعنی چھپانے کی چیز) ہے سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے آزاد عورت کا تمام بدن سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے چھپانے کی چیز ہے۔

(مجمع الانہر ، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلاۃ، جلد1، صفحہ81، دار إحیاء التراث ، بیروت)

تبیین الحقائق، الاختیار، البنایہ، ملتقی الابحر، البحر الرائق، مراقی الفلاح، حاشیۃ الطحطاوی، تنویر الابصار میں ہے"وللحرۃ جمیع بدنها خلا الوجه والکفین"ترجمہ: آزاد عورت کے لئے جمیع بدن سوائے چہرہ اور ہتھیلیوں کے چھپانے کی چیز ہے۔

(تنویر الابصار، کتاب الصلوۃ، باب شروط الصلوۃ، جلد1، صفحہ405، دار الفکر، بیروت)

اس میں کوئی شک نہیں کہ پردہ ظاہر و باطن دونوں کا ہونا چاہئے لیکن ظاہری پردے کا انکار کرتے ہوئے یہ بے دینی بات کہنا کہ پردہ دل کا ہوتا ہے کفر ہے۔ جو علانیہ بے حیائی کرتا ہے وہ دل میں کیا حیا کرتا ہوگا؟ شعب الایمان میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"من لم یستح من اللہ فی العلانیة لم یستح منه فی السر" ترجمہ: جو علانیہ اللہ عزوجل سے حیا نہیں کرتا وہ تنہائی میں بھی حیا نہیں کرتا۔

(شعب الایمان، فصل فی ستر العورۃ، جلد10، صفحہ186، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع ، بالریاض)

المعجم الأوسط کی حدیث پاک ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا"من لا یستحی من الناس، لا یستحی من اللہ" ترجمہ: جو لوگوں سے حیا نہیں کرتا وہ اللہ عزوجل سے بھی حیا نہیں کرتا۔

(المعجم الأوسط،باب الميم،من اسمه :محمد،جلد7،صفحہ161،دار الحرمين ،القاہرۃ)

دوسرا یہ کہ دل اگرچہ پاک ہو یہ کہاں لکھا ہے کہ دل پاک ہونے کی صورت میں بے پردگی جائز ہے۔ حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ و دیگر صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن سے بڑھ کر کس کا دل پاک ہے؟ جب انہوں نے ظاہری پردہ کیا ہے تو پھر آج کی عورت کیسے اس سے آزاد ہو سکتی ہے۔ تیسرا یہ کہ عورت کا دل پاک ہے تو یہ ضروری نہیں کہ اسے دیکھنے والے مردوں کا بھی دل پاک ہو۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ شریعت نے جو حکم دیا ہے اسے بغیر چوں چراں قبول کرے، اپنے چسکے کے لئے اس پر اعتراض کر کے لوگوں کا وبال بھی اپنے سر نہ لے۔

یہ یاد رہے کہ چہرے کا چھپانا اگرچہ فرض نہیں ہے لیکن فتنہ کی وجہ سے چہرے چھپانے کا بھی حکم دیا جاتا ہے اور فتنہ کے سبب کئی علماء نے چہرہ چھپانے کو واجب لکھا ہے۔ پھر کئی عورتیں عارضی طور پر سر پر اس طرح دوپٹہ رکھتی ہیں کہ دوپٹہ ہونے کے باوجود بال واضح طور پر نظر آتے ہیں چلنے پھرنے اور ہوا سے سر بالکل ننگا ہو جاتا ہے۔ یہ سر کا پردہ نہیں سر کا پردہ یہ ہے کہ کوئی بال نظر نہ آئے۔

بے پردگی اور بدنگاہی کا وبال

عورت کو پردہ کرنے کا حکم ہے اور مرد کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم ہے۔ المعجم الکبیر کی حدیث پاک ہے ”عن أبي أمامة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: لتغضن أبصاركم، ولتحفظن فروجكم، ولتقيمن وجوهكم أو لتكسفن وجوهكم “ ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے

اورتم ضرور اپنے چہروں کوسیدھا رکھو گے یا ضرور تمہارے چہروں کو مسخ کردیا جائے گا۔

(المعجم الکبیر، باب الصاد، یحی بن أیوب المصری، جلد8، صفحہ208، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرۃ)

جو بے پردہ عورت بدنگاہی کروائے اور جو مرد بدنگاہی کرے اس پر لعنت کی گئی ہے چنانچہ حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے "لعن اللہ الناظر و المنظور إلیہ" ترجمہ: اللہ لعنت کرے دیکھنے والے پر اور اس پر جو دیکھی جائے۔

(السنن الکبری، ابواب الترغیب فی النکاح، باب ما جاء فی الرجل ینظر الی عورۃ الرجل۔۔، جلد7، صفحہ159، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بے پردگی اور گھر والوں کا کردار

جس حصے کو چھپانا ضروری ہے اسے ظاہر کرنا حرام ہے اور اگر باپ، بھائی شوہر اس پر راضی ہوں تو وہ بھی فعل حرام کے مرتکب ہوئے۔ باپ، بھائی، شوہر پر بقدرِ استطاعت عورت کو پردۂ شرعی کرنے کا کہنا لازم ہے وہ اس طرح کہ پہلے سمجھائے۔ اگر نہ مانے تو ڈھانٹ ڈپٹ کی جائے۔ شوہر اس سے علیحدہ سوئے، پھر بھی نہ مانے تو مارے مگر ضرب شدید نہ ہو، پھر بھی نہ مانے تو شوہر بری الذمہ ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد باری ہے۔﴿وَاللَّاتِی تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيرًا﴾ ترجمہ: اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمھیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمھارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔

(سورۃالنساء، سورۃ4، آیت 34)

"واضربوھن یعنی اور انہیں مارو" کے تحت صدر الافاضل سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "ضرب غیر شدید" (یعنی زیادہ شدید مار نہ ہو۔)

(خزائن العرفان صفحہ150، مطبوعہ ضیاء القرآن، لاہور)

امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''شوہر پر فرض ہے کہ اپنی عورت کو فسق سے روکے۔۔تو یہ مرد کہ انہیں منع نہیں کرتے خود فاسق ہیں اور فاسق کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور اسے امام بنانا گناہ ہے بلکہ جب اس کی عورت بازار میں ران کھولے پھرتی ہے اور وہ منع نہیں کرتا تو دیوث ہے۔۔ہاں یہ منع کرے روکے جس قدر اپنی قدرت اس رسم شنیع کے مٹانے سے ہے صرف کرے اور پھر عورت نہ مانے تو مرد پر الزام نہ رہے گا۔''

(فتاوی رضویہ ،جلد6،صفحہ484،رضا فائونڈیشن، لاہور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: ''اگر باہر نکلنے میں اس کے کپڑے خلافِ شرع ہوتے ہیں۔۔اور شوہر ان باتوں پر مطلع ہو کر باوصف بندوبست نہیں کرتا دیوث ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ۔''

(فتاوی رضویہ ،جلد6،صفحہ484،رضا فائونڈیشن، لاہور)

عورت کا بلاوجہ شرعی گھر سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔طبرانی اوسط کی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا''ان المرأة اذا خرجت من بيتها وزوجها كاره لذلك لعنها كل ملك في السماء وكل شيء تمر عليه غير الجن والانس حتى ترجع''ترجمہ:جو عورت اپنے گھر سے باہر جائے اور اس کے شوہر کو ناگوار ہو جب تک پلٹ کر نہ آئے آسمان میں ہر فرشتہ اس پر لعنت کرے اور جن وآدمی کے سوا جس جس چیز پر گزرے سب اس پر لعنت کریں۔

(المعجم الاوسط للطبرانی ،باب الالف،من اسمه أحمد،جلد1،صفحہ164،دار الحرمین،القاہرۃ)

یہ لعنت صرف اس صورت نہیں کہ عورت بے پردہ گھر سے نکلتی ہو بلکہ اگر بلا عذر شرعی باپردہ بھی گھر سے نکلتی ہے لیکن شوہر ناراض ہے تب بھی اس پر لعنت برستی ہے۔اگر اس

کے ساتھ بے پردگی بھی کرے تو اور زیادہ گناہ گار ہے۔ بے پردگی پر احادیث میں کئی وعید وارد ہے چنانچہ صحیح ابن حبان کی حدیث ہے "عن ابی هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صنفان من امتى من اهل النار لم ارهم قوم معهم سياط كاذناب البقر يضربون بها الناس و نساء كاسيات عاريات مائلات مميلات رؤوسهن كا سنمة البخت السمائلة لا يدخلون الجنة و لايجدون ريحها و ان ريحها ليوجد من مسيرة كذا و كذا" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں دو قسم کے لوگ جنہیں میں نے نہیں دیکھا جہنمی ہوں گے ایک تو وہ لوگ جن کے ہاتھ میں گائے کی دموں کی شکل کے کوڑے ہوں گے ان سے وہ لوگوں کو مارا کریں گے۔ دوسرے وہ کج رو نیم برہنہ اور اپنی طرف متوجہ کرنے والی عورتیں ہوں گی جن کے سر بختی اونٹوں کی ٹیڑھی کوہانوں کی طرح ہوں گے ایسی عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ اسکی خوشبو پا سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنے اور اتنے فاصلے پر پہنچ جاتی ہے۔

(صحيح ابن حبان ، باب وصف الجنة، جلد16، صفحہ500، مؤسسة الرسالة ،بيروت)

عورت پر جن باتوں کا علم حاصل کرنا فرض و واجب ہے اور گھر میں شوہر یا کوئی اور موجود نہیں جو اسے فرض علوم سیکھا سکے، تو اس صورت میں عورت کا گھر سے نکلنا اور کسی دینی ادارہ یا محفل میں جانا جہاں اسے نماز، روزہ، پردہ وغیرہ کے مسائل کا علم حاصل ہوگا، جائز ہے۔

تیسرا قدم: عورتوں کا مردوں سے کلام میں احتیاط

عورت کا مرد سے بات کرنے کا اسلامی طریقہ

قرآن پاک میں اللہ عزوجل نے ازواج مطہرات سے فرمایا ﴿ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اے نبی کی بیبیو تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر اللہ سے ڈرو تو بات میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا روگی کچھ لالچ کرے ہاں اچھی بات کہو۔ (سورۃ الاحزاب، سورۃ 33، آیت 32)

اس میں تعلیمِ آداب ہے کہ اگر بہ ضرورت غیر مرد سے پسِ پردہ گفتگو کرنی پڑے تو قصد کرو کہ لہجہ میں نزاکت نہ آنے پائے اور بات میں لوچ نہ ہو، بات نہایت سادگی سے کی جائے، عِفت مآب خواتین کے لئے یہی شایاں ہے۔لہٰذا عورت کو اگر مرد سے کلام کرنے کی جہاں ضرورت ہو وہاں زیادہ نرم لہجہ میں بات نہ کرے بلکہ اس انداز سے کرے کہ کوئی فتنہ نہ ہو۔

بلاوجہ جوان عورت کا مرد سے باتیں کرنا ممنوع ہے، پھر اگر عورت کا کلام نرم و شریں انداز میں ہو تو اور زیادہ ممنوع ہے اور اگر شہوت آئے تو ناجائز ہے۔احکام القرآن للجصاص میں احمد بن علی ابو بکر الرازی الجصاص الحنفی (المتوفی 370ھ) فرماتے ہیں "فکلامھا إذا کانت شابة تخشی من قلبھا الفتنة أولی بالنھی عنه" ترجمہ: نوجوان عورت کو اگر مرد سے کلام کرنے میں دل میں فتنے کا خدشہ ہو تو ممانعت اور زیادہ ہے۔ (أحکام القرآن، جلد5، صفحہ229، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اگر مرد کو عورت سے بات کرنے میں شہوت آئے

عورت کی نغمہ بھری آواز پردہ ہے جسے سننا جائز نہیں۔ اگر عورت بغیر نغمہ کے بات کرے لیکن مرد کو شہوت آتی ہے تو اس کا کلام سننا بھی حرام ہے۔ الموسوعۃ الفقہیہ میں ہے "أما إن كان صوت امرأة ، فإن كان السامع يتلذذ به ،أو حاف على نفسه فتنة حرم عليه استماعه ، و إلا فلا يحرم" ترجمہ: اگر عورت کی آواز ہے اور سننے والے کو اس سے لذت مل رہی ہے یا خود فتنے میں مبتلا ہونے کا خوف ہے تو اس آواز کو سننا حرام ہے ورنہ حرام نہیں ہے۔

(الموسوعة الفقهية الكويتية، جلد4، صفحہ90، دار السلاسل، الكويت)

مرد و عورت کا باہم سلام

اجنبیہ جوان عورت مرد کے سلام کا جواب اتنی آواز سے نہیں دے گی کہ مرد سن لے۔ الاختیار میں ہے "ويجب على المرأة رد سلام الرجل ولا ترفع صوتها لأنه عورة وإن سلمت عليه فإن كانت عجوزا رد عليها وإن كانت شابة رد في نفسه" ترجمہ: عورت پر مرد کے سلام کا جواب دینا واجب ہے اور عورت سلام کے جواب میں آواز بلند نہیں کرے گی کہ اسکی آواز پردہ ہے۔ اگر عورت سلام کرے تو اگر بوڑھی ہو تو (اونچی آواز میں) سلام کا جواب دیا جائے اور اگر عورت جوان ہو تو مرد دل میں جواب دے۔

(الاختيار، كتاب الكراهية، فصل في مسائل مختلفة، جلد4، صفحہ165، مطبعة الحلبي، القاهرة)

چوتھا قدم: عورت و مرد کا اپنی نظر کی حفاظت کرنا

شریعت نے نظر کی حفاظت کا بہت زیادہ حکم دیا ہے کہ شہوت کی ابتداء نظر سے

شروع ہوتی ہے اور دل سے ہوتی ہوئی شرمگاہ تک جاتی ہے۔اسی لئے امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا: ”جب نظر بہکتی ہے، تب دل بہکتا ہے، جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے۔“ (حیات اعلی حضرت، جلد1، صفحہ106، کشمیر انٹرنیشنل پبلیشرز، لاہور)

لہٰذا نظر کی حفاظت لازم ہے اور نظر کے مسائل پانچ قسم کے ہیں، مرد کا مرد کو دیکھنا، عورت کا عورت کو دیکھنا، عورت کا مرد کو دیکھنا، مرد کو عورت کو دیکھنا، میاں بیوی کا ایک دوسرے کے جسم کو دیکھنا:۔

(1) مرد کا مرد اور عورت کا عورت کو دیکھنا

مرد دوسرے مرد کو ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک نہیں دیکھ نہیں سکتا۔دوسروں کے سامنے بدن کے اس حصے کو چھپانا فرض ہے کہ کسی کو گھٹنا کھولے ہوئے دیکھے تو منع کرے اور ران کھولے ہوئے دیکھے تو سختی سے منع کرے اور شرم گاہ کھولے ہوئے ہو تو اسے سزا دی جائے گی۔اسی طرح عورت عورت کے جسم کو دیکھ سکتی ہے لیکن ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک نہیں دیکھ سکتی۔مسلم شریف میں ہے ”عن عبد الرحمن بن أبی سعید الخدری، عن أبیه، أن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال :لا ینظر الرجل إلی عورة الرجل، ولا المرأة إلی عورة المرأة، ولا یفضی الرجل إلی الرجل فی ثوب واحد ولا تفضی المرأة إلی المرأة فی الثوب الواحد“ ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرد مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے۔مرد مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے۔

(مسلم شریف، باب تحریم النظر إلی العورات، جلد1، صفحہ266، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

عورت صالح کو یہ چاہیے کہ اپنے کو بدکار عورت کے دیکھنے سے بچائے، یعنی اس کے سامنے دوپٹہ وغیرہ نہ اتارے کیونکہ وہ اسے دیکھ کر مردوں کے سامنے اس کی شکل و صورت کا ذکر کرے گی، مسلمان عورت کو بھی یہ حلال نہیں کہ کافرہ کے سامنے اپنا ستر کھولے۔ آج کل کئی نوجوان بلکہ بوڑھے بھی اپنی رانیں کھلی رکھے پھرتے ہیں۔ جبکہ ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ مرد کو چھپانا فرض ہے اور دوسروں کا ان کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ کنز العمال میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "من نظر إلى عورة أخيه متعمدا لم يقبل الله له صلاة أربعين ليلة " ترجمہ: جو قصداً اپنے بھائی کے ستر کی طرف نظر کرے اللہ عزوجل چالیس دن تک اس کی نماز کو قبول نہیں فرمائے گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، الإکمال من النظر، جلد5، صفحہ484، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

وہ ہیجڑے جو مردوں کے مشابہ ہوتے ہیں ان کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔ اگر دیکھنے میں شہوت آئے تو حرام ہے۔

(2) عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا

عورت کا اجنبی مرد کو دیکھنا جائز ہے جبکہ بغیر شہوت کے ہو۔ درمختار میں ہے "تنظر المرأة (من الرجل) كنظر الرجل للرجل (إن أمنت شهوتها) فلو لم تأمن أو خافت أو شكت حرم استحسانا كالرجل " ترجمہ: عورت کا مرد کو دیکھنا ایسے ہے جیسے مرد کا مرد کو دیکھنا (یعنی ناف سے لے کر گھٹنے تک کے علاوہ دیکھ سکتی ہے۔) اگر عورت کا شہوت سے امن ہو اگر امن نہیں یا شہوت کا خوف یا شک ہے تو استحساناً عورت کا مرد کو دیکھنا حرام ہے جیسے مرد کا مرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی النظر

والمس، جلد6، صفحہ 371، دار الفکر، بیروت)

(3) مرد کا اجنبیہ عورت کو دیکھنا

مرد کے لئے مطلقا عورت کو دیکھنا بسبب فتنہ ممانعت ہے اگرچہ شہوت نہ ہو۔ ردالمحتار میں ہے"وفی شرح الكرخی النظر إلى وجه الأجنبية الحرة ليس بحرام، ولكنه يكره لغير حاجة اهـ وظاهره الكراهة ولو بلا شهوة (قوله وإلا فحرام) أی إن كان عن شهوة حرم (قوله وأما فی زماننا فمنع من الشابة) لا لأنه عورة بل لخوف الفتنة" ترجمہ: شرح کرخی میں ہے کہ اجنبیہ عورت کے چہرے کی طرف نظر کرنا حرام نہیں ہے لیکن بغیر حاجت مکروہ ہے اور ظاہرا کراہت بغیر شہوت میں ہے۔ ورنہ شہوت ہو تو حرام ہے۔ باقی یہ کہ ہمارے زمانے میں نوجوان عورت کو چہرہ کھولنے سے منع کیا جائے گا اس لئے نہیں کہ چہرے چھپانا ضروری ہے بلکہ اس وجہ سے کہ چہرہ کھلا رکھنے میں فتنے کا خوف ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الحظر والاباحت، فصل فی النظر والمس، جلد6، صفحہ365، دار الفکر، بیروت)

عورت کے سر کے بال دیکھنا یا کلائیاں وغیرہ دیکھنا ناجائز وحرام ہے۔ اگر عورت پر اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے جبکہ فورا نظر پھیر لی جائے۔ سنن الترمذی میں ہے"عن جرير بن عبد الله قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن نظرة الفجائة فأمرنی أن أصرف بصری" ترجمہ: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اپنی نظر کو پھیر لو۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی نظرة الفجاءة، جلد 4، صفحہ 398، دار الغرب

الإسلامی ،بیروت)

امام احمد وابوداؤد وترمذی وداری رحمہم اللہ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا"یا علی لا تتبع النظرة النظرة فإن لك الأولى وليست لك الآخرة" ترجمہ:اے علی ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو۔(یعنی اگر اچانک بلاقصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔

(سنن الترمذی، کتاب الادب ،باب ما جاء فی نظرة الفجاءة،جلد 4،صفحہ 398،دار الغرب الإسلامی ،بیروت)

الزہر الفائح میں شمس الدین ابن الجزری (المتوفی 833ھ) لکھتے ہیں"وقال عليه الصلاة و السلام :من حفظ طرفه حفظ الله عليه أهله، ومن نظر إلى عورة أخيه المسلم هتك الله عورته، و كحله بالنار يوم القيامة "ترجمہ:جو اپنی نظر کی حفاظت فرمائے گا اللہ عزوجل اسکے اہل کی بھی حفاظت فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے ستر کو دیکھے گا اللہ عزوجل اس کے ستر کو بھی رسوا کرے گا اور قیامت والے دن اسے آگ کا سرمہ لگائے گا۔

(الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح ،صفحہ30،دار الکتب العلمیة، بیروت)

اسی کتاب میں ہے"وحكى عن الشبلي رحمه الله تعالى أنه قال :رأيت فتى فى الطواف تفرست فيه الخير، فنظر الفتى إلى امرأة كانت تطوف، وإذا بسهم قد أصاب عينه، فذهبت إليه وأخرجت من عينه السهم فإذا عليه مكتوب :نظرت بعينك إلى غيرنا فأعميناها، ولو نظرت بقلبك إلى غيرنا لكويناه "ترجمہ:حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے حکایت مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں

نے طواف کرتے ہوئے ایک نوجوان کو دیکھا جس کے باطن میں میں نے خیر دیکھی۔ اس نے ایک نوجوان عورت کی طرف نظر کی جو طواف کر رہی تھی کہ ایک تیر آ کر اس نوجوان شخص کی آنکھ پر لگا۔ میں اس کے پاس گیا اور وہ تیر اس کی آنکھ سے نکالا تو اس میں یہ لکھا تھا: تم نے ہمارے علاوہ کسی اور کی طرف نظر کی تو ہم نے اس آنکھ کو اندھا کر دیا، اگر تم اپنے دل سے ہمارے علاوہ کسی غیر کو دیکھتے تو ہم اس دل کو بھی داغ دیتے۔

(الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح ،صفحہ30،دار الکتب العلمیہ، بیروت)

مزید شمس الدین ابن الجزری (المتوفی 833ھ) لکھتے ہیں ''وقیل :أوحی اللہ تعالی إلی داود علیہ السلام۔۔۔ یا داود إنی جعلت فی النار قطعاً من الزجاج والرصاص لمن ینظر إلی ما لا یحل لہ .یا داود، من نظر إلی ما لا یحل لہ حرمت علیہ النظر إلی وجھی.

وحکی عن یحیی بن زکریا علیہما السلام أنہ قال لعیسی علیہ السلام :لا تکن حدید النظر إلی ما لا یحل لك فإنہ لن یزنی فرجك ما حفظت عینك، فإن استطعت أن لا تنظر إلی ثوب المرأۃ التی لا تحل لك فافعل، ولن تستطیع ذلك إلا بإذن اللہ تعالی ''ترجمہ: کہا گیا کہ اللہ عزوجل نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی یا داؤد! میں نے شیشہ اور سیسہ سے آگ کا ایک ٹکڑا بنایا ہے اس کے لئے جو اس چیز کو دیکھے جس کا دیکھنا اسے حلال نہیں ہے۔ اے داؤد! جس نے ایسی چیز کی طرف نظر کی جس کی طرف نظر کرنا حلال نہ تھا میں نے اس آنکھ پر اپنے دیدار کو حرام فرمایا۔

حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام سے حکایت کیا گیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: تیری نظر کی تیزی اس طرف نہ جائے جو تیرے لئے حلال نہیں۔ اگر تو

اپنی نظر کی حفاظت کرے گا تو تیری شرمگاہ زنا نہیں کرے گی۔ اگر تو اس کی طاقت رکھتا ہے کہ تو عورت کے کپڑے کی طرف نظر نہ کرے جس کی طرف نظر کرنا تیرے لئے حلال نہیں تو ایسا کر اور تو اس کی استطاعت نہیں رکھتا مگر اللہ عزوجل کی عطا سے۔

(الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح، صفحہ30، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اجنبیہ عورت پر اچانک نظر پڑنے پر نظر پھیر لینے کی فضیلت کے متعلق مسند احمد کی حدیث پاک میں ہے "عن أبی أمامة، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ینظر إلی محاسن امرأة أول مرة، ثم یغض بصرہ إلا أحدث اللہ لہ عبادة یجد حلاوتہا" ترجمہ: ابو امامہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن کی طرف نظر کرے پھر نظروں کو جھکا لے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایسی عبادت عطا فرمائے گا کہ جس کی لذت وہ پائے گا۔

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث أبی أمامة الباہلی الصدی، جلد36، صفحہ610، مؤسسة الرسالة، بیروت)

جو ہجڑے عورتوں کے مشابہ ہوتے ہیں ان کا حکم عورتوں کی طرح ہے کہ ان کے چہرے کی طرف نظر کرنا ممنوع ہے اور سر، کلائیاں، سینہ وغیرہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔

جوان عورت کا اپنے پیر کے سامنے بغیر پردہ آنا

جوان عورت کا اپنے پیر کے سامنے بھی بغیر پردے کہ آنا جائز نہیں ہے اور اگر شرعی پردہ کیا ہو لیکن چہرہ کھلا ہو تب بھی منع ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "پردہ کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے۔ فی الدر المختار تمنع المرأة الشابة من کشف الوجہ بین رجال لخوف الفتنة " درمختار میں ہے کہ جوان عورت کو اندیشہ فتنہ کی وجہ سے

مردوں کے سامنے چہرہ کشائی سے روکا جائے۔

اسی میں ہے "اما فی زماننا فمنع من الشابة قهستاني "لیکن ہمارے زمانے میں جوان لڑکی کو نقاب کشائی سے منع کیا گیا ہے۔قہستانی

اور بڑھیا کے لئے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں "فیہ ایضااما العجوز التی لاتشتھی فلا بأس بمصافحتھا ومس یدھا ان امن " اسی کتاب میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایسی بوڑھی عورت جو نفسانی یعنی جنسی خواہش نہ رکھتی ہو اس سے مصافحہ کرنے اور اس کے ہاتھ کو مس کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ اطمینان خاطر حاصل ہو۔

مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا اس کے اولیاء کے لئے باعث ننگ وعار یا خود اس کے واسطے وجہ انگشت نمائی ہو۔"فانا قدامرنا ان ننزل الناس منازلھم کما فی حدیث " ام المومنین الصدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وفی حدیث مرفوع "ایاك وما یسوء الاذن "اس لئے کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم لوگوں سے ان کے مراتب کے مطابق سلوک کریں جیسا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں آیا ہے اور ایک مرفوع حدیث میں ہے کہ اپنے آپ کو ان باتوں سے بچاؤ جو کانوں کو بری لگیں۔

خصوصا جبکہ اس کے سبب جانب اقربا سے احتمال ثوران فساد ہو "فان الفتنة اکبر من القتل" کیونکہ فتنہ برپا کرنا قتل سے بھی بڑا جرم ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔"

(فتاوی رضویہ،جلد22،صفحہ203،رضافائونڈیشن،لاہور)

جس سے نکاح کرنا ہو اسے ایک نظر دیکھنا

حدیث میں یہ آیا ہے کہ جس سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس کو دیکھ لو کہ یہ بقائے

محبت کا ذریعہ ہوگا۔ اسی طرح عورت اس مرد کو جس نے اس کے پاس پیغام بھیجا ہے دیکھ سکتی ہے، اگرچہ اندیشہ شہوت ہو مگر دیکھنے میں دونوں کی یہی نیت ہو کہ حدیث پر عمل کرنا چاہتے ہیں۔ مگر آج اتنا ایڈوانس ماحول ہے کہ دیکھنے کے ساتھ ساتھ منگنی سے پہلے لڑکا لڑکی ایک دوسرے کا انٹرویو لیتے ہیں، اکٹھے منگنی ہوتی ہے اور ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنائی جاتی ہے، پھر فون پر باتیں ہوتی ہیں اور پارکوں میں ملاقاتیں ہوتی ہیں۔ ماں باپ اور بھائیوں کو یہ سب پتہ ہوتا ہے اس کے باوجود وہ اس ناجائز فعل سے اپنے بچوں کو نہیں روکتے۔ پھر یہی لڑکا لڑکی جب فقط منگنی کے بعد ہی کھلے ماحول کے سبب بدفعلی کر بیٹھتے ہیں تو ماں باپ شرمندہ ہوتے ہیں۔

(4) مرد کا محارم عورتوں کو دیکھنا

جو عورتیں محرم ہیں ان کا چہرہ، سر، کلائی وغیرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے جبکہ بغیر شہوت ہو۔ بہار شریعت میں ہے: ''جو عورت اس کے محارم میں ہو اس کے سر، منہ، پنڈلی، بازو، کلائی، گردن، قدم کی طرف نظر کر سکتا ہے جب کہ دونوں میں سے کسی میں شہوت کا اندیشہ نہ ہو۔ محارم کے پیٹ، پیٹھ اور ران کی طرف نظر کرنا ناجائز ہے۔ اسی طرح گھٹنے اور کروٹ کی طرف نظر کرنا بھی ناجائز ہے۔ کان اور گردن اور شانہ اور چہرہ کی طرف نظر کرنا جائز ہے۔'' (بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ444، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(5) میاں بیوی کا ایک دوسرے کے جسم کو دیکھنا

میاں بیوی ایک دوسرے کو ایڑی سے چوٹی تک ہر عضو کی طرف نظر کر سکتے ہیں شہوت اور بلا شہوت دونوں صورتوں میں، ہاں بہتر یہ ہے کہ مقام مخصوص کی طرف نظر نہ کریں کیونکہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے اور نظر میں بھی ضعف پیدا ہوتا ہے۔ ترمذی شریف

کی حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابی کو فرمایا "احفظ عورتك إلا من زوجتك أو ما ملكت يمينك، فقال :الرجل يكون مع الرجل؟ قال :إن استطعت أن لا يراها أحد فافعل، قلت :والرجل يكون خاليا، قال :فالله أحق أن يستحيا منه" ترجمہ: اپنے ستر کی حفاظت کر مگر اپنی بیوی اور لونڈی سے۔ صحابی نے عرض کی: آدمی اگر آدمی کے ساتھ ہو تو ستر کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: کوشش کر کہ تیرے ستر (ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے تک) کو کوئی نہ دیکھ سکے۔ صحابی نے کہا: اگر آدمی اکیلا ہو تو کیا حکم ہے (یعنی تنہائی میں ستر ننگا رکھنے کا کیا حکم ہے؟) حضور علیہ السلام نے فرمایا: اللہ عزوجل اس کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

(سنن الترمذی، ابواب الادب، باب ما جاء فی حفظ العورۃ، جلد 4، صفحہ 394، دار الغرب الاسلامی، بیروت)

پانچواں قدم: خلوت سے اجتناب

اجنبیہ مرد و عورت کا تنہا ہونا حرام ہے

شرعی طور پر کسی مرد و عورت کا تنہائی والی جگہ پر ہونا خلوت ہے اور خلوت اجنبیہ عورت سے حرام ہے۔ علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں" الخلوة بالاجنبية حرام الا۔۔ كانت عجوزا شوهاء" ترجمہ: اجنبیہ کے ساتھ خلوت حرام ہے سوائے یہ کہ وہ عورت بہت زیادہ بوڑھی ہو۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب الحظر والاباحت، جلد 6، صفحہ 369، دار الفکر، بیروت)

صحیح مسلم میں ہے "عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم ألا لا يبيتن رجل عند امرأة ثيب إلا أن يكون ناكحا أو ذا محرم" ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: کوئی شخص شادی شدہ عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے مگر یہ کہ اس عورت کا محرم یا شوہر ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، جلد4، صفحہ1710، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

مرقاۃ المفاتیح میں ہے "والمراد من البيتوتة هنا التخلي ليلا كان او نهارا" ترجمہ: یہاں بیتوتۃ سے مراد خلوت اختیار کرنا ہے چاہے رات میں ہو یا دن میں۔

(مرقاة المفاتيح، باب النظر الى المخطوبة وبيان العورات، جلد5، صفحہ2051، دار الفكر، بيروت)

علامہ یحیٰ بن شرف الدین نووی فرماتے ہیں "وفي هذا الحديث تحريم الخلوة بالأجنبية وإباحة الخلوة بمحارمها وهذان الأمران مجمع عليهما" ترجمہ: اس حدیث میں اجنبی عورت کے ساتھ خلوت کی حرمت اور محرم عورت کے ساتھ خلوت کی اباحت کا بیان ہے اور ان دونوں باتوں پر اجماع ہے۔

(شرح النووي على المسلم، كتاب السلام، باب تحريم الخلوة بالأجنبية والدخول عليها، جلد14، صفحہ153، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

سنن ترمذی میں ہے "روي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يخلون رجل بامرأة إلا كان ثالثهما الشيطان" ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد جب عورت کے ساتھ خلوت میں ہو تو ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

(جامع ترمذي، كتاب الرضاع، باب ما جاء في كراهية الدخول على المغيبات، جلد3، صفحہ474، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

المعجم الکبیر للطبرانی میں ہے "عن أبي أمامة، عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إياكم والخلوة بالنساء، والذي نفسي بيده، ما خلا رجل وامرأة إلا

دخل الشيطان بينهما، وليزحم رجل خنزيرا متلطخا بطين، أو حمأة خير له من أن يزحم منكبه منكب امرأة لا تحل له "ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو عورتوں کے ساتھ خلوت سے بچو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے مرد وعورت تنہا نہیں ہوتے مگر شیطان ان دونوں میں داخل ہو جاتا ہے۔ آدمی خنزیروں کی بھیڑ میں مٹی یا کیچڑ میں آلودہ ہو جائے یہ اس سے بہتر ہے کہ بھیڑ میں اس کا کندھا ایک ایسی عورت کے کندھے کو لگے جو عورت اس کے لئے حلال نہیں ہے۔

(المعجم الكبير، باب الصاد، يحيى بن أيوب المصرى، جلد8، صفحه205، مكتبة ابن تيمية، القاہرة)

ترمذی شریف کی حدیث پاک ہے "عن جابر، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال :لا تلجوا على المغيبات، فإن الشيطان يجرى من أحدكم مجرى الدم، قلنا :ومنك؟ قال :ومنى، ولكن الله أعانني عليه فأسلم" ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے (یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی) ہم نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی مگر اللہ عزوجل نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی وہ (شیطان) مسلمان ہو گیا۔

(سنن الترمذى، ابواب الرضاع، باب ما جاء فى كراهية الدخول على المغيبات، جلد2، صفحه466، دار الغرب الإسلامى، بيروت)

صحیح بخاری کی حدیث پاک ہے "عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه و سلم قال (لا يخلون رجل بامرأة إلا مع ذى محرم) فقام رجل فقال يا رسول

الله امرأتي خرجت حاجة واكتتبت في غزوة كذا كذا قال (ارجع فحج مع امرأتك)" ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم کے علاوہ کوئی مرد عورت کے ساتھ تنہا نہ ہو۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری بیوی حج کرنے جارہی ہے اور میرا نام اتنے عرصے کے لئے جہاد (میں شرکت کرنے والوں) میں لکھ لیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا: "تم لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

(صحيح بخاري، كتاب النكاح باب لا يخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم والدخول على المغيبة، جلد5، صفحه2005، دار ابن كثير، اليمامة، بيروت)

مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے خواہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مقصد کے لئے ہی جمع ہوں مگر شیطان دونوں کو برائی پر ضرور ابھارتا ہے اور دونوں کے دلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زنا واقع کرا دے۔ اس لئے ایسی خلوت سے بہت ہی احتیاط چاہئے۔ گناہ کے اسباب سے بھی بچنا لازم ہے۔ بخار روکنے کے لئے نزلہ زکام کو روکو۔"

(مرأة المناجيح، جلد05، صفحه21، نعيمي كتب خانه، گجرات)

فیض القدیر میں ہے "(ألا لا يخلون رجل بامرأة) أي أجنبية (إلا كان الشيطان ثالثهما) بالوسوسة وتهييج الشهوة ورفع الحياء وتسويل المعصية حتى يجمع بينهما بالجماع أو فيما دونه من مقدماته التي توشك أن توقع فيه والنهي للتحريم" ترجمہ: خبردار! مرد اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو تو شیطان ان دونوں کا تیسرا ہوتا ہے، وسوسہ ڈالنے، شہوت ابھارنے، حیا ختم کرنے اور گناہ میں ڈالنے

کے ذریعے۔ یہاں تک ان دونوں کو زنا یا اس تک پہنچانے والے معاملات میں ڈال دیتا ہے۔اور یہ ممانعت تحریم کے لئے ہے۔

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ،جلد01،صفحہ787،مکتبۃ الإمام الشافعی،الریاض)

عورت کی نوکری کی شرائط

جو عورتیں نوکریاں کرتی ہیں ان کے لئے بھی حرام ہے کہ اپنے کلیگ یا بوس کے ساتھ کسی کمرے میں تنہائی میں بیٹھیں اور ان کے سامنے بے پردہ ہوں۔اعلیٰ حضرت عورت کے لئے نوکری کرنے کی شرائط کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:”یہاں پانچ شرطیں ہیں:۔

(1) کپڑے باریک نہ ہوں جن سے سر کے بال یا کلائی وغیرہ ستر کا کوئی حصہ چمکے۔

(2) کپڑے تنگ وچست نہ ہو جو بدن کی ہیأت ظاہر کریں۔

(3) بالوں یا گلے یا پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصہ ظاہر نہ ہو۔

(4) کبھی نامحرم کے ساتھ کسی خفیف دیر کے لئے بھی تنہائی نہ ہوتی ہو۔

(5) اس کے وہاں رہنے یا باہر آنے جانے میں کوئی مظنہ فتنہ نہ ہو۔

یہ پانچ شرطیں اگر جمع ہیں تو حرج نہیں اور ان میں ایک بھی کم ہے تو حرام۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22،صفحہ248،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

قریبی غیر محرم رشتہ دار سے خلوت زیادہ خطرناک ہے

پھر خلوت میں جتنا قریبی غیر محرم رشتہ دار ہو اتنا ہی زیادہ خطرہ ہے۔بخاری شریف کی حدیث مبارک ہے ”وعن عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وآله وسلم قال ایاکم والدخول علی النساء فقال

رجل من الانصار افرائیت الحمو قال الحمو موت " ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اجنبی عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔

(بخاری شریف، کتاب النکاح، باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم والدخول علی المغیبة، جلد5، صفحہ 2005، دار ابن کثیر، الیمامۃ، بیروت)

محدثین رحمہم اللہ نے "الحمو" میں دیور، شوہر کے چچا کے بیٹے، بھتیجے، بھانجے و دیگر قریبی رشتہ داروں کو شامل کیا ہے۔ عمدۃ القاری میں ہے "الحمو أخو الزوج وما أشبهه من أقارب الزوج ابن العم ونحوه وقال النووی المراد من الحمو فی الحدیث أقارب الزوج غیر آبائه وأبنائه لأنهم محارم للزوجة یجوز لهم الخلوة بها ولا یوصفون بالموت قال وإنما المراد الأخ وابن الأخ والعم وابن العم وابن الأخت ونحوهم ممن یحل لها تزوجیه لو لم تکن متزوجة وجرت العادة بالتساهل فیه فیخلو الأخ بامرأة أخیه فشبهه بالموت " ترجمہ: "حمو" سے مراد شوہر کا بھائی اور شوہر کے دیگر رشتہ دار جو دیور سے مشابہ ہوں وہ مراد ہیں جیسے چچا کا بیٹا وغیرہ۔ امام نووی نے فرمایا حدیث میں "حمو" سے مراد شوہر کے آباء اور بیٹے نہیں کیونکہ یہ عورت کے محارم ہیں اور ان سے عورت کا خلوت کرنا جائز ہے اور ان کے ساتھ موت کو موصوف نہیں کیا جائے گا۔ حمو موت ہونے سے مراد شوہر کے بھائی، اس کے بھائی کا بیٹا، چچا کا بیٹا، بہن کا بیٹا وغیرہ مراد ہیں جن سے عورت کا نکاح جائز ہوتا ہے جب وہ اس شخص کے نکاح میں نہ رہے۔ لوگ ان رشتہ داروں کے متعلق تساہل کرتے ہیں اور دیور بھابھی سے خلوت کرتا ہے جو موت سے مشابہ ہے۔

(عمدة القاری، کتاب النکاح،باب لا یخلون رجل بامرأة إلا ذو محرم والدخول علی المغیبة، جلد20،صفحہ 213،دار إحیاء التراث العربی،بیروت)

اگر محرم کے ساتھ بھی خلوت سے شہوت آتی ہے تو اس کے ساتھ بھی خلوت حرام ہے۔

چھٹا قدم: نیکوں کی صحبت اختیار کرنا

نیکوں کی صحبت اور باعمل پیر کی بیعت بھی حرام افعال سے بچاتی ہے۔ بخاری شریف کی حدیث پاک ہے حضور علیہ السلام نے فرمایا"مثل الجلیس الصّالح و الجلیس السوء، کمثل صاحب المسك و کیر الحداد، لا یعدمك من صاحب المسك إما تشتریه، أو تجد ریحه، و کیر الحداد یحرق بدنك، أو ثوبك، أو تجد منه ریحا خبیثة" ترجمہ: اچھے مصاحب اور برے ہمنشین کی کہاوت ایسی ہے جیسے مشک والا اور لوہار کی بھٹی کے۔ مشک والا تیرے لئے نفع سے خالی نہیں یا تو تو اس سے خریدے گا کہ خود بھی مشک والا ہو جائے گا ورنہ خوشبو تو ضرور پائے گا۔ اور لوہار کی بھٹی تیرا گھر پھونک دے گی یا کپڑے جلادے گی یا کچھ نہیں تو اتنا ہوگا کہ تجھے بدبو پہنچے گی۔

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب فی العطار، جلد3،صفحہ63،دار طوق النجاة،مصر)

کامل پیر سے نسبت زنا سے بچاتی ہے

کئی بزرگوں کے متعلق مشہور ہے کہ انہوں نے روحانی طور پر آکر اپنے مرید کو زنا سے بچایا۔ روایتوں میں یہاں تک لکھا ہے کہ جب پاک ہستی حضرت یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے اپنی طرف دعوت دی تو آپ کے والد محترم حضرت یعقوب علیہ السلام کے شکل میں حضرت جبرائیل امین بطور رہنما حاضر ہوئے چنانچہ نزہۃ المجالس میں عبد الرحمٰن بن عبد السلام الصفوری (المتوفی 894ھ) لکھتے ہیں" فی قوله تعالی لو لا أن رأی برهان ربه

قیل أنه رأى شخصا خرج من حائط فکتب بسم الله الرحمن الرحیم ولا تقربوا الزنا إنه کان فاحشة الآیة فتحول یوسف علیه السلام إلى الحائط الآخر وإذا بالقلم یکتب وإن علیکم لحافظین کراما کاتبین فتحول إلى الحائط الآخر له إذا بالقلم یکتب یعلم خائنة الأعین فتحول إلى الحائط الآخر فکتب کل نفس بما کسبت رهینة فنظر إلى الأرض فکتب إننی معکما أسمع وأرى فنظر إلى سقف البیت فرأى جبریل فی صورة یعقوب عاضا على إصبعه فوقع یوسف مغشیا علیه من الحیاء وقیل رأى الجب الذی کان فیه فقیل له یا یوسف أنسیت هذا وقیل رأى حوراء من الجنة فتعجب من حسنها فقال لمن أنت فقالت لمن لا یزنی ''ترجمہ: اللہ عزوجل کے اس قول ''اگر اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا۔'' کے متعلق کہا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو دیوار سے نکلا تو اس نے لکھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام دوسرے دروازے کی طرف مڑے تو اس پر قلم کے ساتھ لکھتا ہے: اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں، معزز لکھنے والے۔ حضرت یوسف علیہ السلام اور دروازے کی طرف مڑے تو وہاں قلم کے ساتھ یہ لکھا: اللہ جانتا ہے چوری چھپے کی نگاہ۔ دوسرے دروازے کی طرف متوجہ ہوئے تو وہاں لکھا: ہر جان اپنی کرنی میں گروی ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے زمین پر دیکھا تو لکھا: میں تمہارے ساتھ ہوں سنتا اور دیکھتا۔ جب چھت کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ جبرائیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کی شکل میں اس طرح کھڑے تھے کہ اپنی انگلی دانتوں میں لئے کاٹ رہے تھے (یعنی یہ اشارہ بچے رہنے کی طرف اشارہ تھا) حضرت یوسف علیہ السلام پر حیا کے سبب غشی طاری

ہوگئی۔ کہا گیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے وہ کنواں دیکھا جس میں ڈالے گئے تھے اور ان سے کہا گیا کہ کیا آپ اس کو بھول گئے ہیں۔ کہا گیا حضرت یوسف علیہ السلام نے جنت میں حور کو دیکھا اور اس کے حسن سے تعجب کیا اور اسے فرمایا تو کس کے لئے ہے، اس حور نے جواب دیا: جو زنا نہ کرے۔

(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، جلد1، صفحہ102، المطبعہ الکاستلیۃ، مصر)

پھر پیر اگر غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ جیسا ہو تو بات ہی کچھ اور ہے۔ حضور غوث پاک کی سیرت پر لکھی گئی مستند کتاب "بہجۃ الاسرار" میں ہے: "حضرت سید ابوالعباس احمد بن شیخ ابوعبداللہ محمد بن الغنائم محمد حسینی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میرے والد نے دمشق میں فرمایا کہ ہمارے شیخ محی الدین عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مرید کو ستر (70) مرتبہ خواب میں احتلام ہوا۔ وہ ہر دفعہ ایک ایسی عورت کو دیکھتا ہے جس کو پہلے نہ دیکھا تھا۔ ان میں سے بعض عورتوں کو تو پہچانتا تھا اور بعض کو نہیں پہچانتا تھا۔

جب صبح ہوئی تو وہ شیخ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا کہ اس کی شکایت کرے۔ تب اس کے ذکر کرنے سے پہلے ہی فرمایا کہ تم اس کو برا نہ مانو کیونکہ "انی نظرت الی اسمك فی اللوح المحفوظ مراتب فیه انك تزنی سبعین مرة بفعلانة فعلانة" میں نے لوح محفوظ میں تیرے نام کو دیکھا تھا اور اس میں یہ تھا کہ تو ستر (70) بار فلاں فلاں عورت سے زنا کرے گا۔

آپ نے ان عورتوں کا نام وحال بھی اس کے سامنے بیان کیا، پھر فرمایا "فسألت اللہ تعالیٰ حتی حول عنك ذالك من القظة الی النوم" میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا، جس نے تیرے لئے بیداری سے وہ نیند کی طرف بدل دیا۔"

(امام الاولیاء، ترجمہ بہجۃ الاسرار، صفحہ236، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور)

حرفِ آخر

حرفِ آخر یہی ہے کہ زنا دنیا و آخرت کی بربادی ہے اور پاکیزہ زندگی دنیا و آخرت میں فائدہ بخش ہے۔ زنا ایسا نشہ ہے کہ اگر ایک بار کیا تو پھر بار بار اور اگر ایک بار نہیں تو پھر کبھی نہیں۔

کیا ہم پسند کرتے ہیں کہ کوئی ہماری بہن بیٹی سے عشق کرے؟

آج جوانی کی مستی میں عشق معشوقی و بے حیائی کی جارہی ہے، لوگوں کی عزت کو پامال کیا جارہا ہے۔ اپنے آپ کو رانجھا، مجنوں، پنوں سمجھا جارہا ہے اور جو عشق میں رکاوٹ ڈالتا ہے اسے وِلن سمجھا جارہا ہے، کیا کبھی یہ سوچا ہے کہ کوئی دوسرا ہماری بہن، بیٹی سے بھی عشق کرسکتا ہے، اس سے بدکاری کرسکتا۔ آج اگر کسی نوجوان سے پوچھا جائے کہ تمہاری گرل فرینڈز کتنی ہیں؟ تو وہ بڑی خوشی وفخر سے بتائے گا کہ اتنی اتنی ہیں، اگر اسی سے یہ پوچھا جائے کہ تمہاری بہن کے بوائے فرینڈز کتنے ہیں تو فوراً آگ بگولہ ہوجائے گا۔ ایک مسلمان کیوں نہیں سوچتا کہ جس طرح مجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی میری بہن، بیٹی سے عشق کرے اسی طرح دوسرے بھی پسند نہیں کرتے۔ الترغیب والترہیب میں ہے ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے "أتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلام شاب فقال: یا رسول اللہ ائذن لی فی الزنا فصاح الناس وقالوا :مه .فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :أقروہ، أدنوہ .فأتی حتی جلس بین یدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم :أتحبه لأمك؟ قال :لا .قال :وکذا الناس لا یحبون لأمھاتھم .أتحبه لابنتك؟ قال :لا .قال :وکذلك لا یحب الناس لبناتھم، أتحبه لأختك؟ قال :لا .قال :وکذلك الناس لا یحبون

لأخواتهم .أتحبه لعمتك؟ قال :لا .قال :و كذلك الناس لا يحبون لعماتهم.
أتحبه لخالتك؟ قال :لا .قال :و كذلك الناس لا يحبون لخالاتهم؛ فاكره لهم
ما تكره لنفسك و حب لهم ما تحب لنفسك .فقال :يا رسول الله ادع الله أن
يطهر قلبي .فوضع رسول الله صلى الله عليه و سلم يده على صدره فقال :
اللهم اغفر ذنبه، وطهر قلبه و حصن فرجه .قال :فلم يكن يلتفت إلى شيء"

ترجمہ: ایک جوان حاضر خدمت اقدس ہوا اور آ کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے زنا کی اجازت دیجئے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے ڈانٹا اور اسے روکا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اسے قریب بلایا یہاں تک کہ وہ آپ کے قریب آ گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص تیری ماں سے زنا کرے؟ عرض کی: نہ۔ فرمایا: اسی طرح لوگ بھی نہیں چاہتے کہ ان کی ماؤں سے زنا کیا جائے۔ کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بیٹی سے زنا کیا جائے؟ اس نے عرض کی نہیں۔ فرمایا: اسی طرح لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لئے اسے پسند نہیں کرتے۔ فرمایا: کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری بہن سے زنا کیا جائے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: اسی طرح لوگ اپنی بہنوں کے متعلق اسے پسند نہیں کرتے۔ حضور علیہ السلام نے اس سے پوچھا کیا تو پسند کرتا ہے کہ تیری پھوپھی سے زنا کیا جائے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا: اسی طرح لوگ بھی اپنی پھوپھیوں سے زنا ہونے کو پسند نہیں کرتے۔ پوچھا کیا تو اپنی خالہ کے متعلق پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا لوگ بھی پسند نہیں کرتے کہ ان کی خالاؤں کے ساتھ زنا کیا جائے۔ تو جو تو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے دوسرے کے حق میں بھی اسے ناپسند کر اور جو اپنے لئے پسند کرتا ہے لوگوں کے لئے بھی وہی پسند کر۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم ! اللہ عزوجل سے دعا کریں کہ میں دل کو پاک کردے۔ حضور علیہ السلام نے اپنا دست اقدس اس کے سینہ پر رکھا اور دعا کی: الٰہی عزوجل! اس کے گناہ معاف فرما اور اس کے دل سے زنا کی محبت نکال دے۔ وہ صاحب فرماتے ہیں اس کے بعد میں زنا کی طرف متوجہ نہ ہوا۔

(الترغیب والترہیب، باب الزنای، باب الترہیب من الزنا، جلد2، صفحہ228، دار الحدیث، القاہرۃ)

آج اپنی نظر کی حفاظت کرلو کل کو تمہارے گھر والوں کی حفاظت ہوگی

اگر آج لوگوں کی بہن، بیٹیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ ہماری بھی بہن، بیٹیوں کی عزت کو اللہ عزوجل محفوظ فرمائے گا۔ اگر آج کسی کی عزتوں کو پامال کریں گے کل اپنے ساتھ بھی یہی کچھ ہوگا۔ غذاء الألباب فی شرح منظومۃ الآداب میں شمس الدین ابو العون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی (المتوفی 1188ھ) لکھتے ہیں "قال الإمام ابن مفلح فی الآداب الکبری :قال بعض العباد :نظرت امرأۃ لا تحل لی فنظر زوجتی من لا أرید" ترجمہ: امام ابن مفلح نے آداب کبریٰ میں فرمایا: ایک عابد نے فرمایا کہ میں نے ایسی عورت کو دیکھا جسے دیکھنا میرے لئے حلال نہ تھا تو میری بیوی کو بھی دیکھا گیا جس کو میں پسند نہیں کرتا تھا۔

(غذاء الألباب فی شرح منظومۃ الآداب، جلد2، صفحہ 439، مؤسسۃ قرطبۃ، مصر)

زنا ایک قرض ہے

بزرگوں نے فرمایا کہ زنا ایک قرض ہے جو اس کے گھر والے چکائیں گے۔ غذاء الألباب فی شرح منظومۃ الآداب میں شمس الدین ابو العون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی (المتوفی 1188ھ) لکھتے ہیں:۔

من یزن فی قوم بألفی درہم   فی أہلہ یزنی بربع الدرہم

إن الـزنـا ديـن إذا استقـرضتـه　　كـان الـوفـا مـن أهـل بيتك فـاعلم

ترجمہ: جو کسی سے دو ہزار درہم کے عوض زنا کرے گا اس کے اہل میں سے چوتھائی درہم کے عوض زنا کیا جائے گا۔ بے شک زنا ایک قرض ہے، اگر تو اسے قرض لے گا تو جان لے اس کی ادائیگی تیرے گھر والے ادا کریں گے۔

(غذاء الألباب فی شرح منظومة الآداب، جلد2، صفحہ440، مؤسسة قرطبة، مصر

اس کی تصدیق حدیث پاک سے بھی ہوتی ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" من زنی زنی بہ" ترجمہ: جو زنا کرے گا اس سے بھی زنا کیا جائے گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، الفرع الأول فی الوعید علی الزنا، جلد5، صفحہ456، مؤسسة الرسالة، بیروت)

الزواجر عن اقتراف الکبائر میں ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 974ھ) لکھتے ہیں" أن الزنا له ثمرات قبيحة :منها أنه يورد النار و العذاب الشديد، و أنه يورث الفقر و أنه يؤخذ بمثله من ذرية الزاني، ولما قيل لبعض الملوك ذلك أراد تجربته بـابـنة له و كانت غاية في الجمال أنزلها مع امرأة فقيرة و أمرها أن لا تمنع أحدا أراد التـعـرض لها بأي شيء شاء ثم أمرها بكشف وجهها و أنها تطوف بها في الأسـواق فامتثلت فما مرت بها على أحد إلا و أطرق رأسه عنها حياء و خجلا، فـلـمـا طـافـت بها المدينة كلها ولم يمد أحد نظره إليها حتى قربت بها من دار الملك لتريد الدخول بها فأمسكها إنسان وقبلها ثم ذهب عنها، فأدخلتها على الـملك فسألها عما وقع فذكرت له القصة فسجد لله شكرا وقال الحمد لله ما وقع مني في عمري قط إلا قبلة لامرأة وقد قوصصت بها" ترجمہ: بے شک زنا کہ

نتائج بہت قبیح ہے، اسکا عذاب شدید ہے زانی آگ پر پیش کیا جائے گا اور زانی فقر و فاقہ کا شکار ہوگا اور جو اس نے لوگوں سے زنا کیا اس کی زانی اولاد سے اس کا بدلہ لیا جائے گا۔ جب یہ (بدلے والی) بات کسی بادشاہ کو بتائی گئی تو اس نے اس کا تجربہ اپنی بیٹی پر کرنا چاہا۔ اس کی بیٹی بہت خوبصورت تھی۔ اس نے اپنی بیٹی کو ایک فقیر عورت کے ساتھ بھیجا اور اپنی بیٹی کو حکم دیا کہ اپنا چہرہ کھلا رکھے اور بازاروں پر چکر لگائے، جو شخص اس سے کچھ کرنا چاہے اس سے کوئی تعرض نہ کرے (یعنی جو بھی اس سے جو حرکت کرنا چاہتا ہے یہ اسے وہ کرنے دے۔) تو اس کی بیٹی جہاں سے بھی گزرتی لوگ شرم و حیا سے نگاہیں جھکا لیتے۔ اس نے پورا شہر گھوم لیا اور کسی نے اس کی طرف نظر نہ کی، جب وہ بادشاہ کے گھر کے قریب ہوئی کہ اس میں داخل ہو تو اسے ایک شخص نے اسے پکڑا اور اس کا بوسہ لے لیا اور پھر چلا گیا۔ جب بیٹی گھر میں داخل ہوئی تو بادشاہ نے اس سے سارا ماجرا پوچھا تو اس نے سب کچھ بتا دیا۔ بادشاہ نے سن کر سجدہ شکر ادا کیا اور کہا کہ الحمد للہ عزوجل! میں نے ساری زندگی کسی سے زنا نہیں کیا مگر یہ کہ ایک مرتبہ ایک عورت کا بوسہ لیا تھا، جس کا بدلہ آج پورا ہو گیا۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد2، صفحہ222، دار الفکر، بیروت)

اسی طرح کا ایک واقعہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر روح البیان میں کچھ اس طرح بیان کیا ہے ”حکی انہ کان رجل سقاء بمدینة بخاری یحمل الماء الی دار صائغ مدة ثلاثین سنة و کان للذلك الصائغ زوجة صالحة فی نهاية الحسن والبهاء فجاء السقاء علی عادته یوما وأخذ بیدها وعصرها فلما جاء زوجها من السوق قالت ما فعلت الیوم خلاف رضی الله تعالی فقال ما صنعت فالحت فقال جاء ت امرأة الی دکانی و کان عندی سوار فوضعته فی ساعدها

فاعجبنی بیاض یدھا فعصرتھا فقالت اللہ اکبر ھذہ حکمۃ خیانۃ السقاء الیوم فقال الصائغ أیتھا المرأۃ انی تبت فاجعلینی فی حل فلما کان من الغد جاء السقاء وتاب وقال یا صاحبۃ المنزل اجعلینی فی حل فان الشیطان قد أضلنی فقالت امض فان الخطأ لم یکن إلا من الشیخ الذی فی الدکان فاقتص اللہ منہ فی الدنیا‘‘ ترجمہ: بخاریٰ شہر کا ایک شخص تیس سال تک ایک سنار کے گھر پانی بھرتا رہا۔اس سنارے کی ایک صالحہ بیوی تھی جو انتہائی خوبصورت اور مانوس کن تھی۔ایک دن حسب معمول پانی والا آیا تو اس نے اس عورت کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے دبایا۔جب اس کا شوہر بازار سے آیا تو عورت نے پوچھا کہ آج تم نے اللہ عزوجل کی کونسی نافرمانی کی ہے؟ شوہر نے کہا کوئی نافرمانی نہیں کی۔ جب عورت نے اصرار کیا تو شوہر نے بتایا کہ آج ایک عورت میری دکان پر آئی اس کے پاس ایک کنگن تھا جو اس نے بازو سے اتار کر رکھا۔میں نے اس کے بازو کی سفیدی کو دیکھ کر تعجب کیا اور اسے دبالیا۔(یہ سن کر سنار کی) بیوی نے کہا: اللہ اکبر یہی حکمت تھی پانی والے کی آج خیانت کرنے میں۔سنار نے کہا تو جو کوئی عورت ہے میں اس سے توبہ کرتا ہوں اور مجھے اس گناہ سے معافی دیدے۔جب اگلا دن آیا تو پانی والا آیا اور اس نے توبہ کی اور کہا اے گھر کے مالک! مجھے معاف کردے، بے شک شیطان نے مجھے گمراہ کردیا۔عورت نے کہا چلا جا! بے شک یہ خطا میرے شوہر سے ہوئی جس کا اللہ عزوجل نے اسے دنیا میں بدلا دے دیا۔ (روح البیان، جلد4، صفحہ150، دار الفکر، بیروت)

زنا سے بچنے کا نسخہ

لوگوں میں ایک جملہ بہت مشہور ہے کہ اپنی اولاد اور پرائی عورت ہمیشہ خوبصورت لگتی ہے۔اگر غور کیا جائے کہ آخر پرائی عورت اور اپنی بیوی میں فرق کیا ہے؟ تو

ثابت ہوگا کہ یہ صرف شیطانی چکر ہے کہ جس نے لوگوں کو برائی میں پھنسا رکھا ہے۔ جامع ترمذی کی حدیث پاک ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "إن المرأة إذا أقبلت أقبلت فی صورة شیطان، فإذا رأی أحدکم امرأة فأعجبته، فلیأت أهله فإن معها مثل الذی معها" ترجمہ: بے شک عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے۔ جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور اسے وہ عورت اچھی لگے تو وہ اپنے بیوی کے پاس آئے کہ اس کی بیوی کے پاس بھی وہی کچھ ہے۔

(سنن الترمذی، ابواب الرضاع، باب ما جاء فی الرجل یری المرأة تعجبه، جلد 3، صفحہ 456، مصطفی البابی الحلبی، مصر)

اس بات کو اگر ہم پلے باندھ لیں تو یقیناً زنا کو کسی حد تک معاشرے سے ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ زنا میں شیطانی لذت ہے مگر برکت نہیں اور بیوی کے پاس اگرچہ زنا جیسی لذت نہ ہو لیکن برکت ضرور ہے۔ پاکیزہ بیویوں کو چھوڑ کر بدکار عورتوں پر آنے والے ایسے ہیں جیسے تازہ اور پاکیزہ گوشت چھوڑ کر گلا سڑا گوشت کھانے والے، اسی طرح حلال اور پارسا شوہروں کو چھوڑ کر بدکار لوگوں کے پاس آنے والیاں ایسی ہی ہیں۔ تفسیر روح البیان میں معراج کی رات گناہگاروں کے متعلق دکھائے گئے احوال میں یہ بھی ہے "وکشف له عن حال الزناة بضرب مثل فاتی علی قوم بین أیدیهم لحم نضیج فی قدور ولحم نیء ایضا فی قدور خبیث فجعلوا یأکلون من ذلك النیء الخبیث ویدعون النضیج الطیب فقال (ما هذا یا جبریل) قال هذا الرجل من أمتك یکون عنده المرأة الحلال الطیب فیأتی امرأة خبیثة فیبیت عندها حتی یصبح والمرأة تقوم

من عند زوجها حلالا طیبا فتأتی رجلا خبیثا فتبیت عندہ حتی تصبح" ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زانیوں کا حال ایک مثال کے ذریعے یوں دکھایا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک ایسی قوم کے پاس سے گزر ہوا جن کے سامنے ایک طرف دیگچیوں میں پاکیزہ پکا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے اور دوسری طرف گلا سڑا خراب گوشت رکھا ہے، وہ لوگ اس پاکیزہ گوشت کو چھوڑ کر گلے سڑے گوشت کو کھا رہے تھے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے جبریل یہ کیا ماجرا ہے؟ عرض کی: یہ آپ کی امت کا وہ آدمی ہے جس کے پاس اس کی اپنی حلال پارسا بیوی ہے وہ اسے چھوڑ کر بدکار عورت کے پاس آ کر صبح تک رات گزارتا ہے، اور وہ عورت ہے جو اپنے حلال پارسا شوہر کو چھوڑ کر بدکار شخص کے ہاں صبح تک رات گزارتی ہے۔

(تفسیر روح البیان، ج5، ص110، دار الفکر، بیروت)

دعا ہے کہ اللہ عزوجل مجھے، میری آنے والی نسلوں، ناشر، قارئین اور مسلمانوں کو اس زنا جیسے منحوس فعل سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

---- المصادر والمراجع ----

مصنف کا نام　کتاب کا نام　مکتبہ کا نام　سن اشاعت

(1) القرآن

(2) ابن الملقن سراج الدین ابو حفص عمر بن علی المصری، البدر المنیر فی تخریج الأحادیث والأثار، دار الہجرۃ، الریاض، 1425ھ۔2004ء

(3) إسماعیل بن محمد بن الفضل بن علی الأصبہانی، الترغیب والترہیب، دار الحدیث، القاہرۃ، 1414ھ۔1993ء

(4) ابوالحسن علی بن عثمان الجلابی الہجویری، کشف المحجوب، ضیاء القرآن، لاہور، 2010ء

(5) ابوالحسن علی بن عمر، سنن الدار قطنی، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1424ھ۔2004ء

(6) ابوالخیر ابن الجزری، الزہر الفائح فی ذکر من تنزہ عن الذنوب والقبائح، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1406ھ۔1986ء

(7) ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن محمد الجوزی، صید الخاطر، دار القلم، دمشق، 1425ھ۔

(8) ابوالقاسم عبدالملک بن محمد البغدادی، امالی ابن بشران، دار الوطن، الریاض، 1418ھ

(9) ابوالمظفر منصور بن محمد السمعانی، تفسیر القرآن السمعانی، دار الوطن، الریاض، 1418ھ

(10) ابوبکر احمد البیہقی، شعب الإیمان، مکتبۃ الرشد، الریاض، 1423ھ۔2003ء

(11) ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق، مسند البزار، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، 2009ء

(12) ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن المبارک، الزہد والرقائق لابن المبارک، دار الکتب العلمیہ، بیروت

(13) ابوبکر عبدالرزاق، مصنف عبدالرزاق، المجلس العلمی، الہند

(14) ابوبکر عبداللہ، مصنف ابن ابی شیبۃ، مکتبۃ الرشد، الریاض، 1409ھ

(15)ابوحنظلہ محمد اجمل عطاری قادری، کاوش، ترجمہ بہجۃ الاسرار بنام امام الاولیاء، مکتبہ اعلیٰ حضرت، لاہور، 1432ھ-2012ء

(16)ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ،الدینار من حدیث المشائخ الکبار، مکتبۃ القرآن، القاہرۃ

(17)ابوعبداللہ محمد بن سلامۃ ،مسند الشہاب، مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت، 1407ھ-1986ء

(18)ابوبکر محمد بن الحسین بن عبداللہ الآجری البغدادی، ذم اللواط، مکتبۃ القرآن، القاہرۃ

(19)ابو بکر محمد بن جعفر بن محمد الخرائطی السامری ،اعتلال القلوب للخرائطی ، نزار مصطفیٰ الباز، الریاض، 1421ھ-2000ء

(20)ابوجعفر الطبری، جامع البیان فی تاویل القرآن، مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت، 1420ھ

(21)ابوداؤدسلیمان بن داؤد، مسندابی داؤدالطیالسی ، دارہجر، مصر 1419ھ-1999ء

(22)ابوزکریایحیٰ نووی، شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1392ھ

(23)ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن المبارک ،الزہد والرقائق لابن المبارک، دار الکتب العلمیۃ ،بیروت

(24)ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ،مسند الإمام احمد بن حنبل، مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت، 1421ھ-2001ء

(25)ابوعبداللہ الحاکم ،المستدرک ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت، 1411ھ-1990ء

(26)ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عثمان بن قَایماز الذہبی ،الکبائر، دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت

(27)ابوعبداللہ محمد بن عمر الرازی ،التفسیر الکبیر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ

(28)ابومحمد محمود عینی ،البنایہ شرح الہدایہ ، دار الکتب العلمیۃ ، بیروت، 1420ھ-2000ء

(29)ابومحمد محمود بن احمد عینی، عمدۃ القاری، دار احیاء التراث العربی، بیروت

(30)ابونعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن إسحاق ،حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء ،السعادۃ بجوار محافظۃ ،مصر،1394ھ-1974ء

(31)ابویعلی احمد بن علی الموصلی ،مسند ابی یعلی ،دار المامون للتراث ،دمشق ،1404ھ

(32)احمد بن الحسین بن علی البیہقی ،السنن الصغیر للبیہقی ،جامعۃ الدراسات الإسلامیۃ ،کراچی ،1410ھ-1989ء

(33)احمد بن الحسین ،سنن الکبری للبیہقی ،دار الکتب العلمیۃ ،بیروت ،1424ھ-2003ء

(34)احمد بن الحسین بیہقی ،شعب الإیمان ،مکتبۃ الرشد ،ریاض ،1423ھ-2003ء

(35)احمد بن علی ابو بکر الرازی الجصاص ،احکام القرآن للجصاص ،دار إحیاء التراث العربی ،بیروت ،1405ھ

(36)احمد بن علی عسقلانی ،المواہب اللدنیۃ ،المکتب الاسلامی ،بیروت

(37)احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی ،الزواجر عن اقتراف الکبائر ،دار الفکر ،بیروت ،1407ھ

(38)احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیتمی ،الصواعق المحرقۃ علی اہل الرفض والضلال والزندقۃ ،مؤسسۃ الرسالۃ ،بیروت ،1417ھ-1997ء

(39)احمد رضا خان ،فتاوی رضویہ ،رضا فاؤنڈیشن ،لاہور

(40)احمد رضا خان ،کنز الایمان ،مکتبۃ المدینہ ،کراچی

(41)احمد یار خان نعیمی ،مراۃ المناجیح ،نعیمی کتب خانہ ،گجرات

(42)اسماعیل حقی ،تفسیر روح البیان ،دار الفکر ،بیروت

(43)امجد علی اعظمی ،بہار شریعت ،ضیاء القرآن ،لاہور 1416ھ-1995ء

(44)جمعیت علماء اورنگ زیب عالمگیر ،فتاوی ہندیہ ،دار الفکر ،بیروت ،1310ھ

(45)حسن بن منصور قاضی خان ،فتاوی قاضیخان علی ہامش الہندیہ ،مکتبہ رشیدیہ ،کوئٹہ

(46) حصکفی، درمختار مع ردالمحتار، دارالفکر، بیروت، 1421ھ۔2000ء

(47) زین الدین بن ابراہیم بابن نجیم، البحرالرائق، دارالکتاب الاسلامی، بیروت

(48) زین الدین عبدالرحمٰن بن احمد بن رجب بن الحسن الحنبلی، التخویف من النار والتعریف بحال دارالبوار، مکتبۃ المؤید، دمشق، 1409ھ۔1988ء

(49) زین الدین عبدالرحمٰن، فتح الباری لابن رجب، مکتبۃ الغرباء الاثریۃ، المدینۃ النبویۃ

(50) زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف المناوی القاہری، التیسیر بشرح الجامع الصغیر، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض، 1408ھ۔1988ء

(51) زین الدین محمد المدعو بعبد الرؤوف، فیض القدیر، المکتبۃ التجاریۃ الکبری، مصر، 1356ھ

(52) سلیمان بن احمد ابوالقاسم الطبرانی، المعجم الاوسط، دارالحرمین، القاہرۃ، 1415ھ

(53) سلیمان بن احمد ابوالقاسم الطبرانی، المعجم الکبیر، مکتبۃ ابن تیمیۃ، القاہرۃ

(54) سلیمان بن احمد الطبرانی، مسند الشامیین، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1405ھ

(55) سلیمان بن الاشعث ابوداود السجستانی، سنن ابوداؤد، المکتبۃ العصریۃ، بیروت

(56) شمس الدین، ابوالعون محمد بن احمد بن سالم السفارینی الحنبلی، غذاء الالباب فی شرح منظومۃ الآداب، مؤسسۃ قرطبۃ، مصر، 1414ھ۔1993ء

(57) عبدالرحمٰن جلال الدین السیوطی، التعقبات علی الموضوعات، مکتبہ اثریہ، سانگلہ ہل

(58) عبدالرحمٰن بن عبدالسلام الصفوری، نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس، المطبعۃ الکاستلیۃ، مصر، 1283

(59) عبدالعزیز بن محمد بن عبدالمحسن السلمان، موارد الظمآن لدروس الزمان

(60) عبداللہ بن محمود بن مودود الموصلی، الاختیار لتعلیل المختار، مطبعۃ الحلبی، القاہرۃ

(61) عبدالوہاب شعرانی، الطبقات الکبریٰ للشعرانی، مصطفیٰ البابی مصر

(62)علی بن محمد بن ابراہیم الخازن ،لباب التاویل فی معانی التنزیل،دار الکتب العلمیۃ ، بیروت،1415ھ

(63)عثمان بن علی،تبیین الحقائق ،المطبعۃ الکبری الامیریۃ ،القاہرۃ،1313ھ

(64)علی بن حسام الدین المتقی الہندی، کنز العمال،مؤسسۃ الرسالۃ ،بیروت، 1989ء

(65)علی بن سلطان محمد القاری ،المعروف ملا علی قاری،الاسرار المعرفۃ المعروف بالموضوعات الکبرٰی،مؤسسۃ الرسالۃ ،بیروت

(66)علی بن سلطان محمد القاری،مرقاۃ المفاتیح،دار الفکر،بیروت،1422ھ-2002ء

(67)فرید الدین عطار،تذکرۃ الاولیاء،صفحہ 46،ضیاء القرآن،لاہور

(68)محمد امین بن شامی،ردالمحتار،دار الفکر،بیروت،1421ھ-2000ء

(69)محمد بن احمد السرخسی،المبسوط للسرخسی،دار المعرفۃ،بیروت،1414ھ-1993ء

(70)محمد بن اسماعیل،صحیح بخاری،دار طوق النجاۃ،مصر،1422ھ

(71)محمد بن جریر بن یزید الطبری ،جامع البیان فی تاویل القرآن،مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت،1420ھ-2000ء

(72)محمد بن حبان،صحیح ابن حبان،مؤسسۃ الرسالۃ ،بیروت،1414ھ-1993ء

(73)محمد بن عیسی الترمذی،سنن الترمذی،مصطفی البابی الحلبی ،مصر،1395ھ-1975ء

(74)محمد بن محمد الغزالی ابو حامد،احیاء العلوم،دار المعرفہ،بیروت

(75)محمد بن محمد الغزالی،مکاشفۃ القلوب،مکتبہ اسلامیات،لاہور

(76)محمد بن فرامرز بن علی،درر الحکام شرح غرر الاحکام،دار احیاء الکتب العربیۃ

(77)محمد بن یزید ابو عبد اللہ القزوینی،سنن ابن ماجہ،دار احیاء الکتب العربیۃ

(78)محمد ظفر الدین بہاری،حیاتِ اعلیٰ حضرت،کشمیر انٹرنیشنل پبلیشرز،لاہور،1424ھ

(79) محمود بن احمد بن عبد العزیز، المحیط البرہانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1424ھ

(80) محمود بن عبد اللہ الحسینی الالوسی، روح المعانی، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1415ھ

(81) مسلم بن الحجاج ابو الحسین القشیری، صحیح مسلم، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

(82) محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن قیم الجوزیۃ، روضۃ المحبین ونزہۃ المشتاقین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1403ھ، 1983ء

(83) نعیم الدین مراد آبادی، خزائن العرفان، مکتبۃ المدینہ، کراچی

(84) محمد بن عبد الہادی التتوی السندی، حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، دار الجیل، بیروت

(85) نور الدین علی بن ابی بکر الہیثمی، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، دار الفکر، بیروت، 1412ھ

(86) وزارۃ الاوقاف والشئون الإسلامیۃ الکویت، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، 1427ھ

جلد 1 تا 23، الطبعۃ الثانیۃ، دار السلاسل، الکویت

جلد 24 تا 38، الطبعۃ الاولی، مطابع دار الصفوۃ، مصر

جلد 39 تا 45، الطبعۃ الثانیۃ، طبع الوزارۃ

(87) وہبۃ الزحیلی، الفقہ السلامی والادلۃ، دار الفکر، سوریۃ، دمشق

عنقریب منظرِ عام پر آنے والی ادارے کی دیگر معرکۃ الآراء کتب

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف
1	حُجیت فقہ	مولانا محمد انس رضا قادری
2	دفاعِ سنیت وحنفیت	مولانا محمد انس رضا قادری
3	قرض کے احکام	مولانا محمد اظہر عطاری
4	مسجد انتظامیہ کیسی ہونی چاہیے؟	مولانا محمد اظہر عطاری
5	امام مسجد کیسا ہونا چاہیے؟	مولانا محمد اظہر عطاری
6	علم نافع (ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ)	مترجم مولانا محمد اظہر عطاری

علومِ حدیث کی روشنی میں عقائد اہل سنت اور فقہ حنفی کا دفاع

دفاع سنیت و حنفیت

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

عقائدِ اہل سنت اور فقہ حنفی کا قرآن وحدیث سے ثبوت

اہل سنت واحناف کے دلائل کے فنی حیثیت

غیر مقلدوں کے دلائل اور اعتراضات کے مستند جوابات

ابو احمد محمد انس رضا قادری
تخصُص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃُ العالمیہ
ایم ۔اے اسلامیات، ایم ۔اے پنجابی، ایم۔ اے اردو

مکتبہ فیضان شریعت ،لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حُجّیتِ فقہ

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

فقہ کی حجیت کا قرآن وحدیث سے ثبوت، فقہ کی تاریخ، فقہ کے بنیادی وثانوی مآخذ
اُصول فقہ اوراس کی تدوین، فقہی اختلافات کی وجوہات، اجتہاد وتقلید
غیر مقلدوں اوران کی تفقہ کا تنقیدی جائزہ، فتویٰ کی اسلام میں حیثیت
عصر حاضر میں فقہ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات
مستقبل اور موجودہ دور کے نام نہاد مجتہد

ابو احمد محمد انس رضا قادری
تخصُص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃُ العالمیہ
ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے پنجابی، ایم۔اے اردو

مکتبہ فیضان شریعت، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرض کے احکام

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

فقہ کے تمام ابواب میں موجود قرض کی صورتیں، قرض کے جدید مسائل

لیزنگ، بنک اور قرض، C,C (کیش کریڈٹ) حج وعمرہ بذریعہ بنک، چیک، انشورنس

سکیورٹی وایڈوانس، ملکی معاملات اور قرض، انعامی بانڈز، اسکیمیں، ٹیکس، گروی، لکی، بولی والی

کمیٹی، Mony Exchangers، U,Fone Lone (ہنڈی) ادائیگی قرض کے وظائف،

اس کے علاوہ اور بہت کچھ

ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی
تخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیہ

مکتبہ فیضان شریعت، لاہور

0334-3298312

قطع تعلقی

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

صلہ رحمی کے فضائل، قطع تعلقی کے عذابات

قطع تعلقی کی جائز وناجائز صورتیں

بدمذہبوں، فاسق وفاجر سے قطع تعلقی کا حکم

مصنف

ابواحمد محمد انس رضا قادری

تخصص فی الفقہ الاسلامی، الشہادۃ العالمیۃ

ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے پنجابی، ایم۔اے اردو

ناشر

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہارِ طریقت

اس کتاب میں آپ پڑھیں گے۔۔۔

تصوف کی تعریف ومفہوم،تصوف پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات

اسلامی اور غیر اسلامی تصوف کا تقابلی جائزہ،طریقت کی تعریف واحکام،بیعت کا ثبوت

شانِ اولیاء اللہ،پیری مریدی کے احکام،جعلی پیروں کی پہچان

مصنف

ابواحمد محمد انس رضا قادری

تخصُص فی الفقہ الاسلامی،الشہادۃُ العالمیۃ

ایم۔اے اسلامیات،ایم۔اے پنجابی، ایم۔اے اردو

ناشر

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسامُ الحرمین

اور

مخالفین

دیوبندی مولوی الیاس گھمن کی کتاب ''حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ'' کا جواب

ابو احمد محمد انس رضا قادری
تخصُص فی الفقہ الاسلامی، شہادۃُ العالمیہ،
ایم ۔اے اسلامیات، ایم ۔اے پنجابی، ایم۔ اے اردو

مکتبہ فیضانِ شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام زفر بن ھذیل

اس کتاب میں آپ پڑھیں

امام زفر کی سیرت کے مختلف پہلو

آپ کے فتاوی جات (مفتی بہ مسائل)

آپ سے مروی احادیث کا ترجمہ و تفصیل

فقہ حنفی میں آپ کا مقام و مرتبہ

علامہ ابن عابدین شامی کا رسالے کا خلاصہ

امام احمد رضا خاں کا آپ کے مؤقف کی تائید پر تحقیقی رسالہ

مصنف: ابو اطہر محمد اظہر عطاری المدنی

مکتبہ فیضان شریعت داتا دربار مارکیٹ، لاہور

طلاقِ ثلاثہ
کا
تحقیقی جائزہ

مکتبہ فیضانِ شریعت